

بدون تصدیق و تائید کتب خانہ احمدیہ کراچی

مؤرخِ ہند

سلطین ہندوستان کی مقبرہ و مستند کتب تاریخ پرچہ

اُن کے مصنفین کے تذکرے

مؤلف

حکیم شمس الدین قادری

ماہر آثار قدیمہ

حیدرآباد دکن

مطبع نظام دکن میں طبع ہو کر دفتر سالہ تاریخ شائع ہوئی

۱۹۳۳ء

نیت

مورخین ہند

سلاطین ہندوستان کی مختصر و مستند کتب تاریخ پر تبصرے
اور

ان کے مصنفین کے تذکرے

مؤلف

حکیم سید اسد قادری ماہر اناجیہ

۲۲/۷۸
۷۸
۲۰۱۱

مُحَمَّدٌ

جناب مولوی سید محمد مہدی صاحب

معتبر باب حکومت سرکار عالی

کے نام نامی واسم گرامی سے

اُن کے عنایات مخلصانہ کے اظہارِ شکر میں

یہ ناپختہ تالیف

منسوب و معنون کی جاتی ہے

ہدیہ ماتنگ دستاں راجشکم کمبہیں

از مروت بر سر خوان تہی سرپوش باش

خاکسار حکیم شمس الدین قادری

پیش لفظ

نوشہ

سراجِ حسین

نواب امین جنگ بہادر

کے ، سی ، آئی ، ای ۔ سی ، اسی ، آئی

ایم ، اے ۔ بی ، ایل ۔ ایل ، ایل ، ڈی

یہ کتاب ایک قسم کی تاریخِ تاریخ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی ہند کے
مستند مورخین کون کون تھے ۔ ہر ایک نے کونسی تاریخ کیوں اور کب لکھی ۔ ایسی
معلومات ان اصحاب کے لئے یقیناً مفید ہیں جو تاریخ کو تاریخ سمجھا پڑھتے ہیں ۔
تاریخ کو تاریخ سمجھنے کے معنی وہی جو ایک ضرب المثل سے پائے جاتے ہیں جسکو

جنرل سرپرسی سیکس نے اپنی تاریخ ایران کی دو ضخیم جلدوں کا عنوان قرار دیا ہے۔

تاریخ آئینہ گزشتہ سنت و درس حال
تاریخ وہی اچھی ہوتی ہے جو کسی ملک کے حالات سابقہ کو صاف و
ستھرے طور سے مثل آئینہ بتائے۔ اس کے اچھے پڑھنے والے وہی ہیں جو ان
حالات سابقہ کا مقابلہ اپنے ملک کے موجودہ حالات سے کر کے سبق نکالتے
ہیں کہ اپنے ملک میں کونسی بات اصلاح طلب ہے اور کس طور سے اس میں
تنظیم ہونی چاہیے۔

لارڈ مورلے نے جو برٹش پارلیمنٹ کے ایک مشہور وزیر ہند تھے اپنے ایک
لکچر میں کہا تھا میں اس تاریخ کو نہیں پڑھتا ہوں جس سے مجھے اپنے زمانے کے لئے
کوئی درس نہیں ملتا ہے۔ البتہ اس مقولہ سے بڑھکر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ تاریخ
اگر بیکار نہ ہو تو بھی ناقص ضرور ہوگی جس سے فال نہیں نکل سکتی کہ آئندہ اسے
ملک کی کیا حالت ہوگی یا جس سے اپنے ملک میں آئندہ مداخلت نہ والی باتوں کے کوئی
قرآن ظاہر نہ ہوں۔ لہذا میں مذکور الصدر ضرب المثل کی توسیع یوں کر دینگا
تاریخ آئینہ گزشتہ درس حال است و فال مستقبل

غرض یہ کتاب جو میرے قابل دوست مولوی حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری نے
لکھی ہے ان شائقین کیلئے نہایت اچھی ہے جو ہند کی تاریخ پڑھکر سوچتے سمجھتے ہیں کہ
اس سے اپنے لئے کوئی سبق حاصل کر لیں، اور کچھ نہ کچھ فال پیش آتی ہو یا حالتوں کی
نسبت نکالیں۔ ایسے شائقین کو اکثر یہ خیال آتا ہوگا آیا تاریخ جو انکے مطالعہ
میں ہے معتبر ہے یا کیا؟ دوسرے الفاظ میں آیا وہ گزشتہ زمانے کے واقعات کو
آئینہ کی مانند جمع و صاف بتاتی ہے یا کیا، تاکہ اس سے درس حال کا انستزاع
فال مستقبل کی التشریح ہو۔

فہرست مضامین

ہندوستان کی عام تاریخیں

۹	ملانظام الدین احمد ہروی	طبقات اکبری
۱۲	✓ ملا عبد القادر بدایونی	مختار التواریخ
۱۴	شیخ عبدالحی محدث دہلوی	ذکر الملوک (تاریخ حقی)
۱۵	شیخ نورالحی مشرقی	زبدۃ التواریخ
۱۶	مسحکیم محمد قاسم فرشتہ	تاریخ فرشتہ
۱۹	منشی سوجان رائے	خلاصۃ التواریخ
۲۱	نامعلوم	مختصر التواریخ

ہندوستان کی جغرافیائی تاریخیں

۲۲	رائے پترن	جمار گلشن
۲۴	لالہ لکھمی ناراین شفیق	تحقیق رائے ہندوستان

سلاطین دہلی کی تاریخیں

۲۶	نظام الدین سن نظامی نیشاپوری	ساج المآثر
	ابن خرداد دہلوی	خزائن الفتوح
۲۷	مولانا ضیاء الدین برنی	تاریخ فیروز شاہی
۲۸	قاضی منہاج الدین جوزجانی	طبقات ناصری
۳۰	شمس بلراج عقیف	تاریخ فیروز شاہی

ضمیمہ

ضمیمہ

تاریخ مبارک شاہی

لوہی و سوری خاندان کی تاریخیں

۳۱

خواجہ نعمت اللہ ہروی

مخزن افغانی

۳۳

خواجہ عبد اللہ

تاریخ داودی

سلاطین تیموریہ کی تاریخیں

بابر (۹۹۹ھ - ۹۳۷ھ)

۳۵

مرزا عبد الرحیم خاں خاندان

تزک بابری

ہمایون (۹۳۷ھ - ۹۶۳ھ)

۳۷

جوہر آفتاب چی

مذکرۃ الوقعات

۳۸

گلبدن بیگم

ہمایون نامہ

اکبر (۹۶۳ھ - ۱۰۱۲ھ)

۳۹

شیخ البواقل علانی

اکبر نامہ

۴۰

شیخ البواقل علانی

آئین اکبری

۴۱

امیر حسینی بلگرامی

سوانح اکبری

جہانگیر (۱۰۱۲ھ - ۱۰۳۷ھ)

۴۲

شہنشاہ نور الدین جہانگیر

توزک جہانگیری

۴۳

محمد شریف معتمد خاں

اقبال نامہ جہانگیری

۴۶

عزت خاں مرزا کام گار حسینی

آثر جہانگیری

شاہ جہاں (۱۰۳۷ھ - ۱۰۶۹ھ)

۴۶	مرزا محمد امین تفریحی	بادشاہ نامہ
۴۷	ملا عبدالحمد لاہوری و محمد ارشد خاں	بادشاہ نامہ
۴۹	ملا محمد صالح کنبوہ	عمل صالح (شاہ جہاں نامہ)
۵۰	عنایت خاں مرزا محمد طاہر ارشد	شاہ جہاں نامہ
۵۱	محمد بدیع رشید خاں	اطالیف الاخبار

اوزنگ زیب عالمگیر (۱۰۶۶-۱۱۱۵ھ)

۵۲	مرزا محمد کاظم قزوینی	عالمگیر نامہ
۵۳	شعاب الدین طالش	تاریخ آشام
۵۴	نعمت خاں عالی مرزا محمد شیرازی	وقایع گوگلڈہ
۵۵	عاقل خاں رازی میر محمد عسکری	واقعات عالمگیری
۵۶	مستعد خاں محمد ساقی	آثر عالمگیری

جانشینان اوزنگ زیب عالمگیر

۵۷	نعمت خاں عالی مرزا محمد شیرازی	بہادر شاہ نامہ
۵۸	نواب ارادت خاں واضح	تاریخ ارادت خاں
۵۹	میر غلام علی خاں دہلوی	شاہ عالم نامہ
۶۰	رائے منالال	تاریخ شاہ عالم
۶۱	محمد خیر الدین الہ آبادی	عجرت نامہ

سلاطین تیموریہ کی عالم تاریخین

۶۴	میر محمد ہاشم خانی خاں	منتخب اللباب
۶۷	میر غلام حسین خاں طباطبائی	سیر المتاخرین
۷۰	محمد علی خاں الفاضل	تاریخ مظفری
۷۲	مہاراجہ کلیاں سنگھ	خلاصۃ التواریخ

امراء تیموریہ کے تذکرے

ضمیمہ	ملا عبدالباقی بہاؤندی	تاریخ جیحی
۷۵	صمصام الدین شاہ نواز خاں	تاریخ امراء
۷۸	نشتی کیوں رام	تذکرۃ الامراء

سلاطین ہلی کے معصوم فرماں رواؤں کی تاریخیں

۷۹	محمد بن علی الکدینی	سندہ
۸۱	سید محمد معصوم نانی	پہلے نام منہاج المسالک تاریخ سندہ
۸۳	ملا محمد اعظم	کشمیریہ دولت کشمیر
۸۵	شاہ ابوتراب ولی	گجرات
۸۶	سکندر بن محمد متھو	تاریخ گجرات
۸۹	علی محمد خاں مرزا محمد حسن	مراۃ سکندری مراۃ احمدی

سلاطین بہمنیہ و ممشاہیہ

۹۱	علی بن عزیز اللہ طباطبائی	برہان التاثر
----	---------------------------	--------------

سلاطین علوی شاہیہ

- ۹۳ تذکرۃ الملوک رفیع الدین ابراہیم شیرازی
۹۴ بسا تین السلاطین محمد ابراہیم زمبیری

سلاطین قطب شاہیہ

- ۹۷ تاریخ سلطان محمد قطب شاہ نام معلوم
۹۹ حدیقتہ السلاطین نظام الدین احمد شیرازی

سلاطین قطب شاہیہ و شاہان آصفیہ

- ۱۰۰ تاریخ ظفرہ لالہ گردہاری لالہ
۱۰۰ حدیقتہ العالم میر عالم شوستری
۱۰۱ قطب نامے عالم سید ابوتراب رضوی
۱۰۳ گلزار آصفیہ حکیم غلام حسین خاں دہلوی

شاہان آصفیہ

- ۱۰۴ سوانح دکن منعم خاں ہدانی
۱۰۶ آثار آصفیہ لالہ کچھی ناراین شفیق
۱۰۷ آصف نامہ شاہ تجلی علی حیدر آبادی
۱۰۸ گلزارستان آصفیہ سید التفات حسین بنارسی

مرہٹہ

- ۱۰۹ وقایع جنگ مرہٹہ امن الدولہ نواب علی ابراہیم خاں
۱۱۰ بسایط الغنائم لالہ کچھی ناراین شفیق

اودھ

- ۱۱۱ عباد السعادت سید غلام علی خاں نقوی

افغانستان

گل رحمت

ننگستان رحمت

ننگساله

ریاض السلاطین

منظر نامہ

کرناٹک

توزک والا جہی

میسور

نشان حیدری

کازنامہ حیدری

۱۱۳

محمد سعادت یار خاں

۱۱۳

محمد مستجاب خاں

۱۱۴

غلام حسین زید پوری

۱۱۵

ننشی کرم علی

۱۱۶

سید برہان خاں ہاٹھی

۱۱۸

حسین علی کرمانی

۱۱۹

ملا عبد الرحیم صفی پوری

اوراق مابعد کو ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے کسی طویل
تہذیب یا مقدمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف اس قدر بتا دینا ضروری ہے کہ
شایقین تاریخ کو ہندوستان کے دور اسلامی کے حقیقی اور معتبر مستند ماخذات کی
جانب متوجہ کرنے کے لئے یہ اوراق مرتب کئے گئے ہیں۔ اور ان میں فارسی
زبان کی ایسی تاریخوں کے توضیحی تبصرے مرقوم ہیں جو عہد تالیف سے ہمارے
عہد تک مشہور و متداول اور قابل استناد سمجھے گئے ہیں۔

ہم نے تبصروں کے لئے صرف ایسی کتابیں انتخاب کی ہیں جو چھپ گئی
ہیں، اور ہر جگہ مل جاتی ہیں۔ یا اون کے مخطوطے ہندوستان کے بڑے بڑے
کتب خانوں میں محفوظ ہیں اور اون تک باسانی رسائی ہو سکتی ہے۔ یا ان کے
ترجمے انگریزی یا اردو زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ ایسی کتابوں کو ہم نے ارادہ
چھوڑ دیا ہے جن کا مہیا کرنا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ یہ چھوٹی سی کتاب شایقین تاریخ کے لئے ایک رہنما کا
کام دیگی، اور اس کی مدد سے انھیں معلوم ہو جائے گا کہ ہندو اسلامی کے
مختلف ادوار کی نسبت کن کن کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ اور مختلف
خاندانوں اور مختلف اقطاع کے حکمرانوں کی نسبت کون کونسی کتابیں کارآمد

ہو سکتی ہیں۔

ان اوراق کی ترتیب و تدوین میں ہم نے اون تمام کتابوں سے استفادہ کیا ہے جن کے تجربے مرقوم ہیں۔ سوا ان کے دوسرے متفرق معلومات کے اخذ کرنے میں ہم نے جو کتابیں استعمال کی ہیں اون میں سے بعض ضروری کتابوں کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

پروفیسر ولسن کی کتاب محذورہ کرنل سیکٹری مطبوعہ ۱۸۱۸ء۔

سرجان الیٹ کا بائبلو گرافیکل انڈکس۔ مطبوعہ کلکتہ۔

سرجان الیٹ کی تاریخ ہندوستان مطبوعہ لندن۔

ڈاکٹر لیزر کا مضمون ہندوستان کی تاریخ پر مندرجہ سال اشیا تک سٹی آف بنگال۔

ڈاکٹر ریو کی فہرست مخطوطات فارسی متعلقہ محذورہ۔ برٹش میوزیم۔

ڈاکٹر میتھی کی فہرست مخطوطات فارسی متعلقہ کتب خانہ انڈیا آفس

مارلی کی فہرست مخطوطات تاریخی مطبوعہ لندن۔

گارسن دی ناسی کی تاریخ ادبیات ہندی و ہندوستانی۔

مولانا غلام علی آزاد و بلکرمی کی مائٹرا کرام مطبوعہ آگرہ۔

سر و آزاد و طبع لاہور

رحمن علی ریوانی کا تذکرہ علمائے ہند مطبوعہ لکھنؤ۔

قدرت اللہ خاں گوپا موی کی نتایج الافکار مطبوعہ مدراس۔

حکیم شمس الدین قادری

حیدر آباد دکن

۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء

مورخین ہند عام تاریخیں

طبقات اکبری
تصنیف ملا نظام الدین احمد بن محمد مقیم ہروی

ہندوستان کے حکومت اسلامیہ کی عام تاریخ ہے۔ جس میں امیر ناصر الدین
سبکتگین کے آغاز حکومت (۶۹۷ھ تا ۷۱۷ھ) سے جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے
اڑتیسویں سال جلوس (۱۵۷۳ء) تک واقعات ہیں۔
اس کا مصنف ملا نظام الدین احمد بن محمد مقیم ہروی شیخ الاسلام خواجہ عبد
انصاری (تولد ۹۹۶ھ وفات ۱۰۹۳ھ) کی اولاد سے ہے جو ہرات کے مشہور
بزرگ اوپر ہرات کے لقب سے مشہور تھے۔ محمد مقیم ابتداً بابر بادشاہ کے زمانہ میں

دفعہ دیوانی میں ملازم ہوا۔ بابر کی وفات کے بعد جب ہمایوں نے گجرات فتح کیا اور مرزا عسکری کو وہاں کا گورنر بنایا تو مرزا محمد مقیم کو اُس کا وزیر مقرر کر دیا۔ ہمایوں جب شیر شاہ سے شکست کھا کر ایران کو چلا گیا تو یہ بھی اُس کے ہمراہ موجود تھا۔

نظام الدین اکبری تخت نشینی (۹۶۳ھ) سے چار یا پانچ سال پہلے ۹۵۸ھ یا ۹۵۹ھ میں پیدا ہوا اور سن رشد کو پہنچ کر شاہی لشکر میں ملازم ہو گیا۔ اکبر نے اپنے جلوس کے اونیسیویں سال (۹۹۱ھ) اعتماد خان کو گجرات کا صوبہ دار مقرر کیا تو نظام الدین کو صوبہ کا بخشی بنادیا۔ اور اس نے کئی سال اس خدمت کو نیک نامی کے ساتھ انجام دیا۔ جلوس کے سینتیسویں سال (۱۰۱۸ھ) مرزا جعفر آصف خاں روستائیوں کی ہم پر روانہ ہوا تو نظام الدین لشکر کا میر بخشی قرار پایا۔ جلوس کے اونتالیسویں سال ۱۰۲۳ھ صفر سنہ ۱۰ کو پینتالیس سال کی عمر میں تپ محرقہ سے اس نے انتقال کیا۔ اور لاہور میں مدفون ہوا۔ ملا عبدالقادر بدایونی کے ساتھ اس کے دو تانہ تعلقات تھے۔ ملا خاں نے اس کی وفات کا حال افسوس ناک الفاظ میں لکھا ہے۔ اور ذیل کا قطعہ تاریخ منظم کیا ہے منتخب التواریخ طبع لکھنؤ ص ۲۷۲۔

رفت میرزا نظام دیں احمد سوے عقبی وچیت وزیرا رفت
گوہراوز بسکہ عالی بود درجوار ملک تعالی رفت
قادری یافت سال تارخیش گوہر بے بہا زد نیار رفت
نظام الدین نے سنہ ۱۰۱۸ھ میں جلوس اکبری کے سینتیسویں سال اس کتاب کی تالیف شروع کی اور سنہ ۱۰۲۳ھ کے اخیر ایام میں اپنی وفات سے چند ماہ پہلے اختتام کو پہنچایا اور اٹھائیس کتابوں سے جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے اس کی ترتیب و تدوین میں مدد ملی

(۱) تاریخ ہمینی (۲) زین الاخبار (۳) روضۃ الصفا (۴) تلح الماثر
(۵) خزائن الفوج (۶) تعلق نامہ (۷) طبقات نامری (۸) تاریخ فیروز شاہی

(۹) فتوحات فیروز شاہی	(۱۰) تاریخ مبارک شاہی	(۱۱) تاریخ فتح السلاطین	(۱۲) تاریخ محمود شاہی دہلی
(۱۳) تاریخ محمود شاہی دہلی	(۱۴) تاریخ محمود شاہی گجراتی	(۱۵) تاریخ محمود شاہی گجراتی	(۱۶) تاریخ محمدی
(۱۷) تاریخ بہادر شاہی	(۱۸) تاریخ بہمنی	(۱۹) تاریخ ناصری	(۲۰) تاریخ مظفر شاہی
(۲۱) تاریخ میراجید دغلا	(۲۲) تاریخ کشمیر	(۲۳) تاریخ سندھ	(۲۴) تاریخ بابری
(۲۵) واقعات بابری	(۲۶) تاریخ ابراہیم شاہی	(۲۷) واقعات شتاتی	(۲۸) واقعات ہمایونی

طبقات اکبری ایک مقدمہ نو طبقات اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے۔

مقدمہ در ذکر سلاطین آل بکتگین ۱۱۸۶ء - ۱۵۸۲ء
 طبقہ اول - ذکر سلاطین دہلی - سلطان معز الدین محمد بن سام کے زمانہ سے اکبر کے اترتویں سال جلوس تک - ۱۵۸۲ء - ۱۵۹۳ء

طبقہ دوم - ذکر سلاطین دکن	۱۵۸۲ء - ۱۵۹۳ء
طبقہ سوم - ذکر سلاطین گجرات	۱۵۹۳ء - ۱۶۰۰ء
طبقہ چہارم - ذکر سلاطین بنگالہ	۱۶۰۰ء - ۱۶۰۷ء
طبقہ پنجم - ذکر سلاطین مالوہ	۱۶۰۷ء - ۱۶۰۹ء
طبقہ ششم - ذکر سلاطین جونپور	۱۶۰۹ء - ۱۶۱۲ء
طبقہ ہفتم - ذکر سلاطین سندھ	۱۶۱۲ء - ۱۶۱۵ء
طبقہ ہشتم - ذکر سلاطین کشمیر	۱۶۱۵ء - ۱۶۱۷ء
طبقہ نہم - ذکر سلاطین بلقان	۱۶۱۷ء - ۱۶۲۳ء

خاتمہ - ذکر مضامین خصوصیات ہندوستان

طبقات اکبری اگرچہ تاریخی اخلاط سے خالی نہیں ہے اور بالخصوص اس میں نین کی غلطیاں کثرت سے موجود ہیں لیکن باوجود اس کے ہندوستان کی عام تاریخوں میں ایک خاص وقت اور اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ سب سے پہلی کتاب ہے جو اس موضوع پر

تصنیف ہوئی ہے اور اس کا طرز ترتیب اس درجہ پسندیدہ ہے کہ مورخین مابعد نے اسی کا اتباع کیا ہے۔ نثر نے اپنی مشہور تاریخ بالکل اسی کے نمونہ پر لکھی ہے۔ یہ ہی کتاب بدایونی کی منتخب التواریخ کا انداز ہے۔ مصنف ماثریجی نے اس کے تاریخی اقتباسات کثرت سے اپنی تاریخ میں لکھی ہیں۔ قریب قریب یہ ہی حال خلاصۃ التواریخ۔ لب التواریخ اور بہت سی دوسری تاریخوں کا ہے۔

طبقات اکبری ۱۵۶۵ء میں مطبع نول کشور میں چھپی ہے۔ مسٹر ڈے نے اس کا ابتدائی حصہ جس میں فیروز شاہ کے عہد حکومت تک حالات ہیں ۱۵۱۲ء میں سلسلہ کتب ہندیہ میں چھپوایا ہے اور اس کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے جو ۱۹۱۲ء میں اسی سلسلہ میں چھپ کر شائع ہوا ہے۔

بلاک مین کا ترجمہ آئین اکبری جلد اول ص ۲۲۰۔ الیت کا انڈکس ص ۱۸۰ تا ص ۱۸۲۔ ایلیٹ کی تاریخ جلد پنجم ص ۷۶ تا ص ۱۷۷۔ ریوج ص ۲۲۰ تا سولیس کا مضمون ہندوستان کی تاریخوں پر مندرجہ رسالہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال سلسلہ جدید جلد سوم ص ۴۵۱۔

(۲)

منتخب التواریخ

تصنیف ملامحمد القادر بدایونی

ہندوستان کی عام تاریخ ہے اس میں سلاطین غزنویہ کے آغاز حکومت سے اکبر کے چالیسویں سال جلوس سلسلہ تک دہلی کی سلطنت اسلامیہ کے حالات تحریر ہیں۔
 ملا صاحب ۹۴۷ھ یا ۹۴۹ھ میں بدایون کے قصبہ توندہ میں پیدا ہوئے۔
 شیخ مبارک ناگوری کے شاگرد تھے۔ ۹۸۰ھ میں جمال خاں قورچی اور عین الملک شیرازی کی سفارش سے اکبر کے دربار میں پہنچے۔ چار شنبہ کے روز نماز میں بادشاہ کی امامت کیا

کرتے تھے۔ اس لئے ان کا لقب امام اکبر بادشاہ ہو گیا تھا۔ ۲۳ جہادی الشانی سنہ ۱۰۲۰ کو بدایون میں ان کا انتقال ہوا ہے (خزانہ عامرہ صفحہ ۲۳۲) ان کے مفصل حالات کے لئے دیکھئے بلاک مین کا ترجمہ آئین اکبری جلد اول ص ۱۰۴۔ اور مولانا آزاد دہلوی کی دربار اکبری۔ ص ۱۱۹

ملا صاحب نے اس تاریخ میں ایواب و فصول قائم نہیں کئے ہیں لیکن ان کے مضامین اپنی نوعیت کے لحاظ سے از خود تین مختلف حصوں میں منقسم ہو گئے ہیں۔

(۱) سلاطین دہلی کے واقعات۔ امیر ناصر الدین بیکتگیں کے زمانہ (۱۲۹۶ء سے ۱۳۰۹ء) ہمایون کی وفات (۱۵۱۲ء) تک

(۲) جلال الدین اکبر کے حالات تحت نشینی سے چالیسویں سال جلوس تک

(۳) شاہیر عہد کا تذکرہ۔ اس میں ان امرا و فقراء علما حکما اور شعرا کا احوال مذکور ہے جو اکبر کے معاصر اور ہندوستان میں گذرے ہیں۔

یہ کتاب (سنہ ۱۰۴۰ھ) میں تصنیف ہوئی ہے۔ اور اس میں ملا صاحب نے سلاطین کے حالات تاریخ مبارک شاہی اور طبقات اکبری سے اخذ کیے ہیں۔ شعرا کا تذکرہ علماء والدو قزوینی کی تفائیس الماثر سے منتخب کیا ہے۔ اس کا کارآمد حصہ وہ ہے جس میں عہد اکبری کے واقعات ہیں اور اس کو ملا صاحب نے اپنے معنی مشاہدات کی بنا پر تحریر کیا ہے۔

منتخب التواریخ سنہ ۱۲۸۰ھ میں بہ مقام لکھنؤ ایک جلد میں چھپی ہے۔ قریب قریب اسی زمانہ میں ڈاکٹر نائلس نے تین جلدوں میں سلسلہ کتب ہندیہ میں بہ مقام کلکتہ سنہ ۱۸۶۲ء

سے ۱۸۶۹ء عرصہ چھ سال میں چھپوایا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ سنہ ۱۸۹۵ء سے ۱۹۱۴ء تک

تین جلدوں میں سلسلہ کتب ہندیہ میں شائع ہوا ہے۔ پہلی جلد کورنگنگ نے دوسری کو لوئی نے اور تیسری کو ہیگ نے ترجمہ کیا ہے۔ اس سے پہلے ڈاکٹر ولسن نے صرف اس حصہ کا ترجمہ کیا تھا جس میں اکبر کے حالات ہیں اور یہ ڈاکٹر موصوف کے مجموعہ

تصنیفات کی دوسری جلد میں ص ۲۷۹ سے ص ۴۰۰ تک موجود ہے۔ اردو میں مولوی احتشام الدین مراد آبادی نے ترجمہ کیا ہے جو ۱۸۵۹ء میں مطبع نول کشور لکھنؤ میں چھپا ہے۔

ناسولیس کا مضمون ص ۴۵۵۔ ایلیت کا اندکس ص ۲۱۹ تا ص ۲۵۸۔ ایلیت

کئی تاریخ جلد پنجم ص ۴۷۷ تا ص ۵۴۹

(۳) ذکر الملوک

تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی

ہندوستان کی عام تاریخ ہے۔ سلطان مغز الدین محمد بن سام کے زمانہ سے تہنشا اکبر کے جلوس تک واقعات ہیں۔

شیخ عبدالحق ہندوستان کے علمائے عظام سے ہیں۔ علوم دینیہ میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ غنوان شباب میں حج بیت اہد کے لیے حجاز کا سفر کیا اور وہاں شیخ عبدالوہاب متقی کے حلقہ درس میں شریک ہو کر علم حدیث کی تکمیل کی۔ ۹۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۵۲ھ میں جہانگیر کے عہد میں انتقال کیا۔ علوم دینیہ اور بالخصوص حدیث۔ سیر اور تصوف میں بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں جن کی مجموعی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔

سبحۃ المرجان ص (۵۲) مائر الکرام ص ۱۲ تذکرہ علمائے ہند ص ۱۰۹

آپ نے مشائخین اور فقرائے ہندوستان کا ایک مبسوط و مفصل تذکرہ لکھا ہے۔ جو اخبار الاخیار کے نام سے موسوم ہے اس میں مشائخین کے حالات ہیں اور ۱۲۸۳ھ اور ۱۲۸۴ھ میں دوبار دہلی میں طبع ہوا ہے

دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد بن سام کے فتح ہندوستان سے سلطان ناصر الدین

محمود بن شمس الدین اتمش کے جلوس تک جو زمانہ گزرا ہے اس کے حالات طبقات نامہ سے ماخوذ ہیں۔ عیاش الدین بلبن سے فیروز شاہ تک آٹھ بادشاہوں کا تذکرہ تاریخ فیروز شاہ سے منقول ہے۔ اس کے بعد اکبر کے جلوس تک جن بادشاہوں نے حکومت کی ہے ان کے واقعات معتبر روایات اور سنی مشاہدات کی بنا پر تحریر کئے ہیں۔

یہ کتاب جلوس اکبر کے چالیسویں سال سنہ ۹۷۱ھ میں تصنیف ہوئی ہے اور شیخ نے جس بیت سے اس کی تاریخ نکالی ہے وہ ذیل میں درج ہے۔

ناقص چوقاد سال تاریخش را از ذکر ملوک یا زودہ ناقص گن
ذکر ملوک کے اعداد (۱۰۶۶) ہیں۔ ان سے (۱۱) عدد ناقص کریں تو سنہ ہجری حاصل ہوتا ہے۔

مضامین کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

- | | |
|------------------------|-----------------------|
| (۱) تذکرہ سلاطین دہلی | (۲) ذکر سلاطین بنگالہ |
| (۳) ذکر سلاطین جون پور | (۴) ذکر سلاطین مالوہ |
| (۵) ذکر سلاطین گجرات | (۶) ذکر سلاطین دکن |
| (۷) ذکر سلاطین ملتان | (۸) ذکر سلاطین کشمیر |

شیخ نے اس کتاب کا نام ذکر الملوک رکھا ہے۔ لیکن عام طور پر تاریخ حقّی کے نام سے مشہور ہے۔

ایلیٹ کا انڈکس ص (۲۷۳) تا ص (۲۸۰) ایلیٹ کی تاریخ جلد ششم ص (۱۷۵)

تا ص (۱۸۱) ریو جلد اول ص ۲۲۴ مارلے ص (۶۲)

شیخ فرید بخاری (وفات ۸۰۲ھ) جہانگیر کے دربار میں ایک جلیل القدر امیر گذرا اس کی فرمائش سے شیخ کے فرزند نور الحق مشرقی نے ہندوستان کی ایک مختصر تاریخ لکھی اس کا نام زبدۃ التواریخ ہے اور سنہ ۱۰۰۰ھ میں تمام ہوئی ہے۔ یہ تاریخ حقیقت میں ذکر الملوک

کا ترجمہ شدہ نسخہ ہے۔ اس میں نور الحق نے زمانہ تصنیف تک سلاطین دہلی اور ان کے ہم عصر بادشاہوں کا تذکرہ اضافہ کر دیا ہے۔ ایلٹ کی تاریخ جلد ششم ص (۱۸۲)۔ ریو جلد اول ص (۲۲۳)

(۲)

تاریخ فرشتہ

تصنیف حکیم محمد قاسم فرشتہ ابن غلام علی ہندو شاہ استرآباد

ہندوستان کی عام تاریخ ہے۔ جس میں قدیم زمانہ سے شانہ تک واقعات ہیں۔ فرشتہ سنہ ۹۶۰ کے قریب استرآباد میں پیدا ہوا۔ ابتدائے عمر میں اپنے والد کے ساتھ ہندوستان میں آکر احمد نگر میں مقیم ہوا۔ اس وقت احمد نگر میں مرتضیٰ نظام شاہ (سنہ ۹۶۶ء) کی حکومت تھی باپ اور بیٹا دونوں نے دربار میں رسائی حاصل کر لی۔ مرتضیٰ شاہ نے ہندو شاہ کو اپنے فرزند میرا حسین کا اتالیق مقرر کر دیا۔ مرتضیٰ کے بعد میرا حسین برسر حکومت ہوا اور کم و بیش ایک سال حکومت کرنے کے بعد سنہ ۹۹۷ میں معزول کر دیا گیا۔ میرا حسین کے عہد میں فرشتہ احمد نگر میں مقیم رہا۔ اس کے بعد وہاں سے نکل کر سنہ ۹۹۸ میں بیجاپور میں آیا اور عادل شاہی دربار میں باریاب ہو گیا۔ سلطان ابراہیم عادل شاہ (سنہ ۹۸۵ء) کے حکم سے اس نے اپنی تاریخ لکھتی شروع کی جو سنہ ۱۰۱۱ میں اختتام کو پہنچی اور اسے گلشن ابراہیمی کے نام سے موسوم کیا۔ لیکن یہ نام عام طور پر مشہور نہیں ہوا۔ فرشتہ کا سال وفات معلوم نہیں۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس نے بہت بڑی عمر پائی ہے۔ کیونکہ اس نے خاندیس کی سلطنت فاروقیہ کے انقرض کا تذکرہ کرتے ہوئے بہادر خاں فاروقی کی وفات کا ذکر کیا ہے جو جاگیر کے عہد میں سنہ ۱۰۳۳ میں واقع ہوئی ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ فرشتہ سنہ ۱۰۳۰ میں بقید حیات

موجود تھا۔

فرشتہ نے تاریخ کے علاوہ ایک کتاب علم طب میں لکھی ہے جس کا نام دستور الاطباء ہے اس میں ہندوؤں کے طریق علاج اور ہندی ادویہ کے انفعال و خواص بیان کئے ہیں۔ یہ کتاب امرتسر میں ۱۹۰۷ء میں چھپی ہے۔

فرشتہ نے اپنی تاریخ (۳۳) کتابوں سے اخذ کی ہے ان میں سے (۲۵) کتابیں وہی ہیں جو طبقات اکبری کا ماخذ ہیں انکے علاوہ دس کتابوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) لمحات طبقات ناصر علی شیخ عین الدین بیجا پوری (۲) تاریخ بناگتی (مطبوعہ نسخہ میں غلطی سے تاریخ بنائے گیتی لکھا گیا ہے) (۳) سرچ التواریخ ملا محمد لاری (۴) تاریخ ملا احمد ہمتوی (۵) حبیب السیر (۶) تاریخ حاجی محمد قندھاری (۷) نواید الفوائد (۸) خیر المجالس (۹) خیر العارفین (۱۰) طبقات اکبری فرشتہ نے اپنی تاریخ کو ایک مقدمہ بارہ مقالے اور ایک خاتمہ پر تقسیم کیا ہے۔

مقدمہ - ذکر راجگان ہنود - کیفیت ظہور اسلام در بلاد ہندوستان

مقالہ اول - ذکر سلاطین لاہور

مقالہ دوم - ذکر سلاطین دہلی - سلطان مغزالدین محمد بن سام کے زمانہ سے اکبری وفات تک -

مقالہ سوم - ذکر سلاطین دکن -

روضہ اول - ذکر سلاطین بہمنیہ

روضہ دوم - ذکر سلاطین بیجا پور ملقب بہ عادل شاہ

روضہ سوم - ذکر سلاطین احمد نگر ملقب بہ نظام شاہ

روضہ چہارم - ذکر سلاطین ملنگانہ ملقب بہ قطب شاہ

روضہ پنجم - ذکر شامان برار ملقب بہ بجا شاہ

روضہ ششم - ذکر شامان بیدر ملقب بہ برید شاہ

- مقالہ چہام - ذکرستان گجرات
 مقالہ پنجم - ذکرستان مالوہ
 مقالہ ششم - ذکرسلاطین خاندیں
 مقالہ ہفتم (۱) ذکرسلاطین بنگالہ
 (۲) ذکرسلاطین جون پور
 مقالہ ہشتم - ذکرسلاطین ملتان
 مقالہ نہم - ذکرسلاطین سندھ
 مقالہ دہم - ذکرسلاطین کشمیر
 مقالہ یازدہم - ذکرحکام ملیار و کیفیت پرتگیزان ہندوستان
 مقالہ دوازدہم - ذکرشاہجین ہندوستان
 خاتمہ - کیفیت ہندوستان

ایلیٹ کانڈکس ص ۳۱ تا ص ۳۹ ایلیٹ کی تیاری جلد ششم
 جلد ششم ص ۲۰۴ تا ص ۳۳۶ ریو-ج اول ص ۲۲۵-۲۲۶ ص ۲۷۵ تا ص ۲۸۵
 بمبئی کے گورنر اور شہور مورخ لارڈ الٹسٹن نے تیاری فرشتہ کو نہایت اہتمام کے
 ساتھ بڑی قطع کی دو ختم جلدوں میں ۱۸۳۲ء میں بمبئی میں چھپوایا ہے۔ اس کے بعد لکھنؤ
 کے مطبع نشی نو لکھنؤ نے اس کے متعدد ایڈیشن شائع کئے ہیں۔ (۱۸۶۲ء ۱۸۶۵ء ۱۸۸۴ء)
 انگریزی میں اس کے متعدد ترجمے ہوئے ہیں۔ اسکندریہ نے مقالہ اول و دوم
 کا ترجمہ کیا ہے جس میں سلاطین لاہور و دہلی کا تذکرہ ہے۔ اور تیاری ہندوستان کے نام
 سے ۱۸۶۸ء میں بہ مقام لندن دو جلدوں میں چھپا ہے۔ میجر اسکاٹ نے مقالہ سوم
 کا ترجمہ کیا ہے جس میں سلاطین دکن کے حالات ہیں اور ۱۸۸۶ء میں تیاری دکن کے نام سے
 دو جلدوں میں چھپا ہے۔ انڈرسن نے گیارھویں مقالہ کا ترجمہ کیا ہے جس میں ملیار

حالات ہیں اور اکاؤنٹ آف ملیبار کے عنوان سے کلکتہ کے رسالہ ایشیاٹک سلیسنی میں ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا ہے۔ کامل کتاب کا ترجمہ میس برگس نے چار جلدوں میں کیا ہے جو ۱۸۲۹ء میں بہ مقام لندن اور ۱۸۹۶ء میں بہ مقام کلکتہ چھپا ہے۔

اردو میں بھی اس کے متعدد ترجمے ہوئے ہیں۔ کامل کتاب کا ترجمہ دو ضخیم جلدوں میں ۱۸۹۰ء میں مطبع منشی نول کٹور میں طبع ہوا ہے۔ مولوی حیدر علی بجنوری نے سر رشتہ تعلیم پنجاب کی فرمائش سے ابتدائی تین مقالوں کا ترجمہ کیا ہے جو دو جلدوں میں بہ مقام بجنور طبع ہوا۔ پہلی جلد میں سلاطین لاہور و دہلی کے حالات ہیں اور اس کا نام تحفۃ الملوک ہے۔ دوسری جلد میں سلاطین بہمنیہ کا ذکر ہے اور اسے سلطان التواریخ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اس میں ایک ترجمہ حیدر آباد کی عثمانیہ یونیورسٹی کے سر رشتہ تالیف و ترجمہ نے شائع کیا ہے۔ مترجم کا نام فدا علی طالب ہے۔ اس کی دو جلدیں شائع ہوئی ہیں جن میں ابتداء سے سلطان جلال الدین لکھنوی کی وفات تک واقعات ہیں۔ کتاب کے آخر میں ایک حصہ تعلیقات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں تاریخی حواشی مترجم نے اور جغرافیائی حواشی مولوی سید ہاشمی فرید آبادی نے لکھے ہیں۔

۵

خلاصۃ التواریخ

تصنیف منشی سوجان رائے ساکن بٹالہ

ہندوستان کی عام تاریخ۔ جس میں قدیم زمانہ سے اورنگ زیب عالمگیر کی تخت نشینی تک واقعات ہیں۔

مصنف کے نام میں اختلاف ہے الیٹ نے سوجان رائے اور کارن دی ٹاسی نے

سوجان رائے لکھا ہے۔ بعض قلمی نسخوں میں کاتبوں نے جو خاتمے لکھے ہیں ان سے آخر لکھ

بیان کی صحت ظاہر ہوتی ہے۔ سو جان رائے نے اس تاریخ کے علاوہ اور بھی کتابیں تصنیف کی ہیں مثلاً شاہ نامہ فردوسی کا شعر خلاصہ جو سنہ ۱۰۳۰ھ میں تمام ہوا ہے خلاصۃ الانشا جس میں فن انشا کی چوبیس کتابوں سے اخذ کر کے نامور انشا پردازوں کے مختلف تہیرات جمع کئے ہیں۔ خلاصۃ المکاتیب جس میں خطوط نویسی کے آداب و قواعد مذکور ہیں۔

مصنف نے خلاصۃ التواریخ کی تالیف میں چھبیس کتابوں سے مدد لی ہے اور دو سال کے عرصہ میں جلوس عالمگیری کے چالیسویں سال سنہ ۱۱۰۰ھ کے اخیر ایام میں اس کو تمام کیا ہے۔

مضامین کی ترتیب و تقسیم اس طرح پر ہے۔

۱۔ ہندوستان کا جغرافیہ

۲۔ تاریخ راجگان ہندوستان۔ راجہ جدبہتر کے زمانہ سے فتوحات اسلام تک

۳۔ تاریخ سلاطین ہندوستان۔ امیر ناصر الدین بکتگین کے زمانہ سے ابراہیم لودھی کے انقراض تک۔

۴۔ تاریخ سلاطین تیموریہ۔ بابر بادشاہ کے فتح ہندوستان سے اورنگ زیب عالمگیر کی تخت نشینی تک۔

مصنف نے سلاطین ہندوستان کے حالات بیان کرتے ہوئے ضمناً ان کے معاصر سلاطین کا تذکرہ بھی لکھ دیا ہے مثلاً ابراہیم کے حالات میں سلاطین ملتان کا ذکر آیا ہے۔ ابراہیم کے حالات میں سلاطین مالوہ، گجرات، بنگال، کشمیر، سندھ، اور دکن کے واقعات مرقوم ہیں۔

ڈاکٹر جان گل گرسٹ کی فرمائش سے اس کے ابتدائی حصہ کو جس میں ہندوستان کا جغرافیہ اور راجگان ہندوستان کا تذکرہ مذکور ہے۔ میر شیر علی افسوس نے سنہ ۱۸۵۰ء میں زبان اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام آرائش محفل رکھا ہے۔

خلاصۃ التواریخ کو مولوی طفر حسن نے سنہ ۱۹۱۰ء میں دہلی میں چھپوایا ہے۔ آرائش محفل

۱۸۷۱ء میں کلکتہ میں اور ۱۸۶۹ء میں لکھنؤ میں چھپی ہے۔ اس کا جغرافیائی حصہ بطور انتہائی
کے جان شکرپیر نے اپنے مجموعہ منتخبات ہندی میں شامل کیا ہے جو ۱۸۷۰ء میں بہ مقام
لندن طبع ہوا ہے۔

مارلے ص ۶۹۔ ایلپیٹ کی تاریخ جلد ہشتم ص ۵ تا ص ۱۲۔ ناسولیس کا مضمون
ص ۴۲۳۔ گارن دی ناسی کی تاریخ ادب ہندی و ہندوستانی جلد اول ص ۳۱۔ ایتھی ۱۹۲۲ء
ہندوستان کی غیر مشہور تاریخوں میں ایک مختصر التواریخ بھی ہے۔ جو شاہ جہان کے
عہد میں تصنیف ہوئی ہے۔ اس میں راجہ جدرہ شتر کے زمانہ سے شاہ جہاں کے جلوس تک
سلاطین دہلی کے حالات مذکور ہیں (ایلپیٹ کی تاریخ جلد ہشتم ص ۱) ایلپیٹ کا بیان ہے کہ
سوجان رائے نے اسی کتاب پر اپنی تاریخ کا ننگ بنیاد رکھا ہے اور اس کے اغلب
اجزاکو لفظ بہ لفظ اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ یہاں تک کہ اصل عبارتوں کے ساتھ وہ
اشعار بھی خلاصۃ التواریخ میں بجنبہ موجود ہیں جنہیں مختصر التواریخ کے مصنف نے کتاب میں
موقع بہ موقع درج کئے ہیں۔ یہ ہی کیفیت سیر المتاخرین کی ہے اس کی پہلی جلد میں جو مقدمہ
سیر المتاخرین کے نام سے موسوم ہے مصنف نے بعض عبارتوں کو ترمیم کر کے خلاصۃ التواریخ
کو حرف بحرف نقل کر لیا ہے۔

جغرافیائی تاریخ

چهار گلشن

تصنیف رائے چترمن

ہندوستان کی جغرافیائی تاریخ۔ جس میں قدیم زمانہ سے ۱۷۰۰ء تک واقعات ہیں۔ مصنف نے اس کو وزیر غازی الدین خاں بہادر کی فرمائش سے ۱۷۰۰ء میں جبکہ احمد شاہ ابدالی نے دہلی پر دوسری بار حملہ کیا تھا تصنیف کیا اور اخبار النواہر اس کا نام رکھا لیکن اس کا مسودہ پریشان و پراگندہ حالت میں تھا۔ جس کو مصنف کے پوتے غشی خاں نے ۱۷۰۰ء میں از سر نو مرتب کیا اور مصرعہ ذیل سے اس کی تاریخ نکالی۔

دایما سیراب باد اچار گلشن در جہاں

یہ کتاب چار فصلوں میں منقسم ہے۔ ہر فصل گلشن کے نام سے موسوم ہے اور اسی مناسبت چار گلشن کہلاتی ہے۔

گلشن اول۔ ہندوستان کے پندرہ صوبوں کا بیان (۱) دہلی (۲) اکبر آباد

(۳) لاہور (۴) ملتان (۵) تہ (۶) کشمیر (۷) ادریسہ (۸) بنگالہ

(۹) بہار (۱۰) الہ آباد (۱۱) اودھ (۱۲) اجمیر (۱۳) گجرات۔

(۱۲) مالوہ (۱۵) کابل

گلشن دوم دکن کے چھ صوبوں کا بیان (۱) برار (۲) خاندیس (۳) اورنگ آباد
(۴) بیجاپور (۵) گولکنڈہ (۶) بیدر

گلشن سوم - ہندوستان کے راستوں کا بیان - جو دہلی سے مختلف صوبوں تک
گزرتے ہیں۔

گلشن چہارم - مسلمان اور ہندو فقرا کے مختلف فرقوں کا تذکرہ۔

گلشن اول میں سلاطین ہندوستان کی تاریخ راجہ جید پٹنر کے زمانہ سے
شاہ جہاں ثانی کے جلوس تک تحریر ہے۔ گلشن دوم میں دکن کے
حب ذیل شاہی خاندانوں کا تذکرہ مرقوم ہے۔

(۱) سلاطین بہمنیہ (۲) سلاطین عادل شاہیہ (۳) سلاطین نظام شاہیہ

(۴) سلاطین قطب شاہیہ (۵) سلاطین عادل شاہیہ (۶) سلاطین برید شاہیہ

(۷) سیواچی اور سمبہاچی کا احوال

ہر صوبہ میں جس قدر زیارت گاہیں - شاہی قلعے - دریا - پہاڑ - مشہور مقام - ضلعے - پرتے
واقع ہیں ان کی تفصیل بھی درج ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ شہروں کے تخت میں ان شاہیر
صوفیہ کا تذکرہ بھی لکھا ہے جو یہاں مدفون ہیں۔

ایڈٹ کی تاریخ جلد ششم ص ۲۵۵ ریو جلد اول ص ۲۳

پروفیسر جادو ناتھ سرکار نے اپنی کتاب ہندوستان بعد از مرگ زیب میں اس
کتاب کے بہت سے جغرافیہ اقتباس نقل کیے ہیں۔

حقیقتِ ہندوستان

تصنیف لالہ بھیمی ناراین شفیق

یہ کتاب بھی مثل چارگلش کے ہندوستان کی جغرافیہ تیار ہے اور ۱۹۰۴ء میں

حیدرآباد میں تصنیف ہوئی ہے۔

مصنف اس کا نواب نظام الملک آصف جاہ اول کے دیوان لالہ منارام کا فرزند اور میر غلام علی آزاد بلگرامی کا شاگرد ہے۔ ۲ صفر ۱۲۵۰ھ کو اوزنگ آباد میں اس کی ولادت ہوئی تھی۔ تیارخ و تراجم میں اس نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً (۱) تہذیب شگرت۔ دکن کی تیارخ ہے (۲) مائر آصفی۔ شاہان آصفیہ کی تیارخ ہے۔ (۳) بساط الغنائم۔ مرہٹوں کی تیارخ ہے (۴) مائر حیدری۔ حیدر علی اور اس کے نامور فرزند ٹیپو سلطان کی تیارخ ہے (۵ و ۶) گل رخا اور شام غریباں۔ فارسی شعر کے تذکرے ہیں (۷) چمنستان شعراء اروو شعر کا تذکرہ ہے۔

لالہ منارام اپنے زمانہ دیوانی میں ممالک اور جمعیت کے محفل و مدخل کا ایک گوشوارہ مرتب کیا تھا۔ مصنف نے ولیم پیٹرک کی فرمائش سے اس گوشوارہ کو از سر نو ترتیب دیا۔ اور اس کی توضیح کے لئے یہ کتاب تصنیف کی۔

یہ کتاب چار مقالوں میں منقسم ہے۔

مقالہ اول۔ اس میں محفل و مدخل کا گوشوارہ برج ہے۔

مقالہ دوم۔ اس میں ہندوستان کے حسب ذیل صوبوں کا بیان ہے۔

(۱) شاہ جہاں آباد (۲) اکبر آباد آگرہ (۳) الہ آباد (۴) اودھ

(۵) بہار (۶) بنگالہ (۷) اڑیسہ (۸) مالوہ (۹) جمیر (۱۰) گجرات

(۱۱) تہ (۱۲) ملتان (۱۳) لاہور (۱۴) کشمیر (۱۵) کابل

مقالہ سوم۔ اس میں دکن کے حسب ذیل صوبوں کا بیان ہے

(۱) خاندیس (۲) برار (۳) اوزنگ آباد (۴) بیدر

(۵) بیجاپور (۶) حیدر آباد

مقالہ چہارم۔ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کی مختصر تاریخ سلطان مغالدین

محمد بن سام کے زمانہ سے سنہ ۱۲۰۰ ہجری تک جبکہ شاد عالم بادشاہ
ثانی ہندوستان میں برسر حکومت تھا۔ دس جلد دوم ص ۱۲۷

ریو جلد اول ۲۳۸

اس کا ایک نفیس نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے فن تیاریج
ص ۵۰ اور فہرست میں اس کا نام غلطی سے خلاصۃ الہند
درج ہو گیا ہے۔

سلاطین دہلی کی تاریخیں

تاج المائر

تصنیف نظام الدین حسن نظامی نیشاپوری
 سلطنت دہلی کی سب سے قدیم اور پہلی تاریخ ہے۔ اس میں دہلی کے پہلے مسلمان سلطان
 امیر قطب الدین ایبک اور اس کے جانشین سلطان شمس الدین التمش کے عہد حکومت کے
 چھٹیس سالہ واقعات مذکور ہیں جو ۷۵۰ھ سے ۸۰۷ھ تک گزے ہیں۔
 روضۃ الصفا اور کشف الطنون میں اس کے مصنف کا نام صدر الدین محمد
 بن حسن نظامی لکھا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ نام اصل نسخہ کے کاتب کا ہے اور اس
 کاتب نے کتاب پر جو خاتمہ لکھا ہے اس میں مصنف کا نام نظام الدین حسن نظامی نیشاپوری
 درج ہے۔ حمدانہ مستوفی کی تاریخ گزیدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حسن نظامی مشہور ادیب اور
 شاعر نظامی عروضی سمرقندی مصنف چار مقالہ کا فرزند تھا۔

کتاب کی ابتداء فتح اجیر سے ہوئی ہے (۷۵۰ھ) اخیر واقعہ جس پر کتاب کا خاتمہ
 ہوا ہے۔ ۸۰۷ھ میں شاہزادہ ناصر الدین محمود کا صوبہ دار لاہور مقرر ہونا ہے۔

تاج المآثر نایاب کتاب ہے۔ اس کے قلمی نسخے شاذ و نادر میں آتے ہیں۔ کتابخانہ
آصفیہ میں اس کا ایک بہترین نسخہ موجود (فن تیاری ص ۲۸۳) اور ایلٹ کی دوسری
جلد میں اس کا مختصر ترجمہ شامل ہے۔

ایلٹ کی تیاری جلد دوم ص ۲۰۴۔ ڈاکٹر ناموسی کا مضمون جلد دوم ص ۲۰۲
ریو جلد اول ص ۳۲۰

۹

تیاری فیروز شاہی

تصنیف مولانا ضیاء الدین برنی

سلطنت دہلی کے آٹھ بادشاہوں کی تیاری جس میں سلطان غیاث الدین بلبن
کے جلوس (۱۱۹۳ء) سے سلطان فیروز شاہ کے چھٹے سال جلوس (۱۳۵۵ء) تک واقعات ہیں۔
مولانا ضیاء الدین سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین اولیا (وفات ۱۳۵۵ء) کے مرید
مشہور شاعر خواجہ امیر خسرو کے دوست اور سلطان محمد بن تھلک کے ندیم تھے۔ سلطان کی وفات
کے بعد فیروز شاہ کے دربار میں تقرب حاصل کیا۔ اسی زمانہ میں اپنی تیاری لکھی۔ یہ تیاری ۱۳۵۵ء
میں تمام ہوئی ہے اس وقت مولانا کی عمر چوتھ سال کی تھی۔ اس حاب سے معلوم ہوتا ہے کہ
۱۳۵۵ء میں یا اس کے قریب زمانہ میں ان کی ولادت ہوئی ہے۔ سال وفات معلوم نہیں
۱۳۵۵ء کے بعد ان کا انتقال ہوا ہے اور شیخ نظام الدین اولیا کے جواریں مدون ہوں۔
اخبار اللاحد ص ۱۰۰ تذکرہ علمائے ہند ص ۹۷۔

تیاری فیروز شاہی طبقات ناصری کا مکملہ ہے۔ قاضی منہاج الدین نے طبقات کو
۱۳۵۵ء میں ختم کیا ہے۔ فیروز شاہی کی ابتدا غیاث الدین بلبن کے جلوس سے ہوئی ہے
یوں ۱۱۹۳ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد ۱۳۵۵ء تک جبکہ فیروز شاہی تصنیف ہوئی ہے

پچانوے سال کا زمانہ گزرا ہے اور اس عرصہ میں حسب ذیل آٹھ بادشاہ برسر حکومت ہوئے ہیں جن کا مفصل تذکرہ تحریر ہے۔

۶۶۸ھ	۶۶۴ھ	۱۔ سلطان غیاث الدین بلبن
۶۸۹ھ	۶۶۸ھ	۲۔ سلطان معز الدین کیتباد
۶۹۵ھ	۶۸۹ھ	۳۔ سلطان جلال الدین فیروز
۷۱۶ھ	۶۹۵ھ	۴۔ سلطان علاء الدین محمد شاہ
۷۲۰ھ	۷۱۶ھ	۵۔ سلطان قطب الدین مبارک شاہ
۷۲۵ھ	۷۲۰ھ	۶۔ سلطان غیاث الدین تغلق شاہ
۷۵۲ھ	۷۲۵ھ	۷۔ سلطان محمد بن تغلق شاہ
۷۹۰ھ	۷۵۲ھ	۸۔ سلطان فیروز شاہ

مرحوم سر سید احمد خاں نے فیروز شاہی کی تصحیح کی ہے۔ اور ڈاکٹر ناسوئیس کے اہتمام سے ۱۸۶۲ء میں یہ مقام کلکتہ طبع ہو کر سلسلہ کتب ہندیہ میں شائع ہوئی ہے۔ انگریزی میں کامل کتاب کا ترجمہ کسی قدر اختصار کے ساتھ پروفیسر ڈوسن نے کیا ہے۔ جو ایلٹ ہسٹری کی جلد سوم میں شامل ہے۔

ایلٹ کی تاریخ جلد سوم ص ۹۱۹۔ جلد ششم ص ۸۸۴۔ ریو جلد اول ص ۳۳۳ جلد دوم ص ۹۱۹ و ص ۹۲۰

سر سید نے فیروز شاہی پر ایک مبسوط دیباچہ بھی لکھا ہے۔ جس میں ان تمام تاریخوں کا حال ہے جو شانِ ہند کے متعلق اس سے پہلے اور فیروز شاہ کے حال میں اس کے بعد لکھی گئی ہیں اور اس کے بعد ضیاء الدین برنی کی سوانح عمری لکھی ہے۔ یہ دیباچہ سائیکس سوسائٹی کے اخبار کی پہلی جلد میں شائع ہوا ہے (حیات جاوید حصہ اول ص ۷۲) میں طبقات ناصری دنیا کی عام تاریخ ہے اور اسے قاضی منہاج الدین بن سراج الد

جوزجانی نے ۱۵۰۰ء میں تصنیف کیا ہے۔ اس میں ابتداء آفرینش عالم و آدم سے زمانہ تصنیف تک انبیاء علیہم السلام قدیم شان ایران خلفائے اسلام اور ان کے ہمعصر سلاطین عالم کے واقعات مذکور ہیں۔

منہاج الدین کے آبا و اجداد جوزجان کے رہنے والے تھے۔ اور انھیں آل شنب (سلاطین غور) کے دربار میں تقرب خاص حاصل تھا۔ اس کی ماں شاہزادی ماہ ملک بنت سلطان غیاث الدین محمد بن سام کی رضائی بہن تھی۔ اسی تقرب سے شاہی محل سراپس منہاج الدین کی پرورش ہوئی تھی۔ سلطان شمس الدین اہمش اور اس کے جانشینوں نے منہاج الدین کو عسکر شاہی کا قاضی بنا دیا تھا۔ اخیر زمانہ میں جبکہ سلطان ناصر الدین محمود حکمران اور غیاث الدین بلبن صاحب اقتدار تھا اس کو خوب عروج حاصل ہو گیا تھا۔ اور بلبن نے جو اس کا سرپرست تھا صدر جہاں کا خطاب دیکر قاضی القضاۃ بنا دیا تھا۔

طبقات ناصریتیں ۱ طبقات میں منقسم ہے۔ ان میں آٹھ طبقے ہندوستان سے تعلق رکھتے ہیں اور ۱۵۰۰ء میں سلسلہ کتب ہندیہ میں طبع ہوئے ہیں۔

طبقہ ہارونم۔ ذکر سلاطین آل سبکتگین۔ امیر ناصر الدین سبکتگین کے آغاز حکومت سے خسرو ملک تک جس کے زمانہ میں اس خاندان کا انقراض ہوا۔

طبقہ ہفتم۔ ذکر سلاطین شنبانیہ۔ پہلی شاخ کا تذکرہ جس کی حکومت علاقہ غور میں تھی۔

طبقہ ہشتم۔ ذکر سلاطین شنبانیہ۔ دوسری شاخ کا تذکرہ جس کی حکومت علاقہ طخارستان میں تھی۔

طبقہ نوزدہم۔ ذکر سلاطین شنبانیہ۔ تیسری شاخ کا تذکرہ جس کی حکومت علاقہ غزنین و بامیان میں تھی۔

طبقہ لستم۔ ذکر سلاطین ہندوستان۔ قطب الدین ایبک اور اس کے ہمعصر

حکامان اقطاع ہندوستان مثلاً ناصر الدین قباچہ والی سندھ و بلتان
بہاء الدین ظفر ل والی بلیانہ - تختیار خلجی والی بنگالہ اور ان کے جانشینوں
کے حالات -

طبقہ سبکدہ - ذکر سلاطین دہلی - سلطان شمس الدین لہنس کے آغاز حکومت سے
سلطان ناصر الدین محمود کے پندرہویں سال جلوس تک
طبقہ سبکدہ دوم - ذکر ملوک شمس - ان حکام کا تذکرہ جو سلطان شمس الدین لہنس
اور اس کے جانشینوں کے طرف سے وقتاً فوقتاً ہندوستان کے مختلف
اطلاع میں مقرر ہوئے ہیں -

طبقہ سبکدہ سوم - چنگیز خاں کا خروج اور مغلیہ حملوں کا تذکرہ -
بایسویں طبقہ کے اختتام سے تاریخ فیروز شاہی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے -

تاریخ فیروز شاہی

تصنیف شمس سراج عقیف

ضیاء الدین برنی کی تاریخ کا مکملہ ہے - اس میں سلطان فیروز شاہ کے واقعات جلوں
(۱۷۷۷ء) سے وفات (۱۷۹۷ء) تک تحریر ہیں - ابتدا میں مختصر سالیان بادشاہ کی ابتدائی
زندگی کا برج ہے - اس کے علاوہ کتاب میں مختلف مقامات پر وہ حالات بھی تحریر کئے ہیں
جو فیروز شاہ نے اپنے زمانہ میں انتظام سلطنت اور امور رفاہ خلائق کے متعلق انجام دئے تھے -
یہ کتاب ۱۷۷۷ء میں یا اس کے بعد قریب تر زمانہ میں تصنیف ہوئی اور ۱۷۹۷ء میں
سلسلہ کتب ہندیہ میں شائع ہوئی ہے - پروقیہ دوسن نے اس کا ترجمہ کیا ہے جو الیمپٹ کی
تاریخ کی جلد سوم میں صفحہ ۲۶۷ سے صفحہ ۳۷۳ تک چھپا ہے -

لودھی اور سوری خاندان کی تاریخیں

۱۱

مخزن افغانی

تصنیف خواجہ نعمت اللہ بن حبیب اللہ ہروی

اقوام افغانہ کی تاریخ ہے اور سلسلہ میں خان جہاں خاں لودھی کی فرمائش سے تصنیف ہوئی ہے۔

جہانگیر کے واقعات بیان کرنے سے پہلے مصنف نے جو تہدید لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کا والد حبیب اللہ پینتیس سال تک اکبر کے دربار میں ملازم اور دفتر خالصہ میں کار گزار تھا۔ خود مصنف نے جہانگیر کے عہد میں سولہ سال تک وقائع نویسی اور دیگر سرکاری خدمات انجام دئے تھے۔ سولہ میں کسی وجہ سے شاہی ملازمت چھوڑ کر خان جہاں خاں لودھی کا توسل پیدا کیا اور اس کی فرمائش سے ۲۰ رزی الحجہ ۱۰۲۲ء کو علاقہ برار کے قصبہ ملکا پور میں اس کی تصنیف شروع کی اور اس میں کتب ذیل سے مضامین اخذ کئے۔

(۱) تاریخ طبری (۲) تاریخ گزیدہ (۳) تاریخ جہانگشاہی (۴) تاریخ شاہ شجاع

(۵) تاریخ نظام شاہی (۶) مطلع الانوار (۷) معدن الاخبار (۸) طبقات اکبری

(۹) تاریخ ابراہیم شاہی تصنیف مولانا محمد بن ابراہیم کالوانی (۱۰) تاریخ مولانا متاشقی دہلوی

(۱۱) تاریخ شیر شاہی تصنیف شیخ عباس شردانی وغیرہ

یہ کتاب ایک مقدمہ سات ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ۔ اس میں بنی اسرائیل اور ان کے جدا جدا حضرت یعقوب بن ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔

باب اول۔ اس میں حسب ذیل مضامین ہیں۔

ملک طاووت اور حضرت سلیمان کا تذکرہ

بیت المقدس پر نبوت نصر کا تسلط اور وہاں سے بنی اسرائیل کا جلاوطن

ہو کر علاقہ غور میں آنا اور یہاں سے منتقل ہو کر کوہ سلیمان اور دیار روہ

میں آباد ہونا۔

باب دوم۔ اس میں حضرت خالد بن ولید کا تذکرہ اور ان مختلف روایات کا بیان ہے

جو ان کی نسبت کتب تواریخ میں مذکور ہیں۔

باب سوم۔ اس میں لودھی خاندان کی تاریخ ہے۔

(۱) احوال سلطان بھلول دہلوی

(۲) احوال سلطان سکندر ابن بھلول لودھی

(۳) احوال سلطان ابراہیم بن سکندر لودھی

باب چہارم۔ اس میں بسوری خاندان بسوری کی تاریخ ہے۔

(۱) احوال شیر شاہ بسوری

(۲) احوال اسلام شاہ بن شیر شاہ بسوری

(۳) احوال فیروز شاہ بن یلیم شاہ بن شیر شاہ بسوری

(۴) احوال محمد عادل شاہ

(۵) سلیمان کرانی اور اُس کے جانشینوں کے حالات
باب پنجم۔ اس میں خان جہان خاں لودھی اور اُس کے اجداد کا تذکرہ ہے۔
باب ششم۔ اس میں اقوام افغانہ کے انساب ہیں۔

(۱) سلسلہ تربتی کا بیان

(۲) سلسلہ تبتی کا بیان

(۳) سلسلہ غرغشی کا بیان

(۴) سلسلہ کرانی کا بیان

باب ہفتم۔ اس میں سلطان نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ کا تذکرہ ہے۔
خاتمہ۔ اس میں لودھی شاہین اور حضرات صوفیہ کا تذکرہ ہے جو طائفہ افغانہ سے
 پروفیسر ڈورن نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۸۲۹ء میں

لندن میں چھپا ہے۔ ایلٹ ہسٹری جلد ۵ ص ۲ تا ص ۶۷

(۱۲)

تیاخ داودی

دہلی کے سلاطین سے صرف لودھی اور سورجی بادشاہوں کی تیاخ ہے۔ سلطان بہلول
 لودھی کے حالات سے اس کا آغاز اور سلطان داود شاہ کی وفات پر خاتمہ ہوا ہے۔

کتاب میں اس کے مصنف کا نام مذکور نہیں ہے لیکن ایلٹ کی تحریر کے بموجب ایک
 شخص غیر مشہور نے جس کا نام عبد اللہ ہے اسے تصنیف کیا ہے۔

اس کتاب میں جہانگیر کا تذکرہ بادشاہ وقت کی حیثیت سے آیا ہے اور کئی
 جگہ مصنف نے طبقات اکبری اور تریخ فرشتہ کا حوالہ دیا ہے اس سے یقین ہوتا ہے کہ
 یہ کتاب جہانگیر کے عہد میں تصنیف ہوئی ہے۔

کتاب میں حسب ذیل سلاطین کا ذکر ہے۔

لودھی خاندان (۱) سلطان بہلول لودھی

(۲) سلطان سکندر لودھی

(۳) سلطان ابراہیم لودھی

سوری خاندان (۱) شیر شاہ بن فرید بن جن سور

(۲) اسلام شاہ بن شیر شاہ

(۳) محمد عادل شاہ

(۴) داؤد شاہ

عادل شاہ پر سوری خاندان کی تاریخ ختم اور کرانی خاندان کی تاریخ شروع ہوتی ہے
آٹھ سال کی حکومت کے بعد شہ فیہ میں عادل شاہ کا انتقال ہوتا ہے اور حکومت اُس کے
فرزند شیر خاں کے قبضہ میں آتی ہے۔ اس کے عہد میں سلیمان کرانی ترقی پا کر سلطنت پر
تسلط حاصل کرتا ہے اور یہ خود اور اس کا فرزند دس سال تک برسر حکومت رہتے ہیں۔ پھر
حکومت داؤد شاہ کے تصرف میں آتی ہے اس کے بعد داؤد شاہ کا حال مصنف نے تفصیل
کے ساتھ لکھا ہے اور اس کا خاتمہ اوس لڑائی پر ہوا ہے جو شہ فیہ میں مغلوں اور داؤد شاہ
کے مابین ہوئی ہے اور جس میں داؤد شاہ مارا جاتا ہے۔ خان جہاں خاں کے حکم سے اس کا
سر اکبر کے دربار میں بھیجا جاتا ہے اور کرانی خاندان کی حکومت ختم ہو جاتی ہے۔ مصنف نے
اس واقعہ کی تاریخ مصرعہ ذیل میں نکالی ہے :-

ملک سلیمان زو داؤد رفت

سلاطین تیموریہ کی تاریخیں

بابر (۸۹۹ھ تا ۹۳۰ھ)

(۱۳)
ترک باری

مترجمہ مرزا عبدالرحیم خان خاناں فرزند بہرام خاں
شہنشاہ ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ کی خود نوشتہ سوانح عمری جس کو مرزا عبدالرحیم
خان خاناں نے شہنشاہ اکبر کے حکم سے ۹۹۵ھ میں ترکی زبان سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا
مرزا عبدالرحیم خان خاناں اکبر کا مشہور پسر سالار ہے۔ ۱۲ صفر ۹۶۲ھ کو لاہور
میں پیدا ہوا اور جلوس جہانگیری کے اکیسویں سال ۱۰۳۶ھ کو بہتر سال کی عمر میں انتقال کیا
ذی علم آدمی تھا۔ عربی فارسی ترکی اور ہندی زبانیں خوب جانتا تھا۔ ملا عبدالباقی
بہاؤندی نے مائثر جمعی کے نام سے ایک ضخیم کتاب اس کے حالات میں لکھی ہے۔ توذک
جہانگیری صفحہ ۱۲۹ بلاک میں ترجمہ آئین اکبری جلد اول ص ۲۳۴ تا صفحہ ۲۳۹۔ مائثر الامرا
جلد اول ص ۶۹۳ تا صفحہ ۷۱۳۔

بابر از محمد ^{۱۵۱۹} کو پیدا ہوا اور ^{۱۵۱۹} ہریا پور جادی الاول ^{۱۵۱۹} کو آگرہ میں انتقال کیا۔ فرشتہ جلد اول صفحہ ۱۹۱ و صفحہ ۲۱۱۔ اقبال نامہ جہانگیری جلد اول صفحہ ۲۰۔ اس کی حکومت ^{۱۵۱۹} سے شروع ہو کر ^{۱۵۳۰} میں ختم ہوتی ہے۔ اس عرصہ میں اس نے تین مختلف علاقوں میں حکومت کی ہے۔

بحیثیت بادشاہ فرغانہ ^{۱۵۱۹} تا ^{۱۵۲۰}

بحیثیت بادشاہ کابل ^{۱۵۱۹} تا ^{۱۵۲۰}

بحیثیت تہنشاہ ہندوستان ^{۱۵۲۰} تا ^{۱۵۳۰}

ترک بابرری کا آغاز ^{۱۵۱۹} ہرمضان ^{۱۵۱۹} سے ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے باپ کے مرنے پر فرغانہ میں حکمراں ہوا ہے۔ اس کے بعد ^{۱۵۲۰} کے خاتمہ تک مسلسل واقعات ملتے ہیں۔ ^{۱۵۲۰} سے ^{۱۵۲۱} تک وقفہ ہے یہ پندرہ سال کا وہ زمانہ ہے جو کابل میں بسر ہوا ہے اس دوران میں صرف ^{۱۵۲۰} کے وقائع مختصر الفاظ میں ملتے ہیں۔ ^{۱۵۲۱} سے کتاب کے ختم ہونے تک واقعات کا سلسلہ برابر قائم رہتا ہے۔ ہندوستان کی فتح ملک کے حالات اور قیام سلطنت کے بعد جو حادثات پیش آئے ہیں وہ سب تفصیل سے مذکور ہیں۔

ترکی نسخہ کو المنسکی نے ^{۱۵۲۰} میں قازان میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ بیوج کی سعی و کوشش سے ایک قدیم علمی نسخہ جو نواب سالار جنگ بہادر کے کتب خانہ میں موجود ہے عکس کے ذریعہ ^{۱۵۲۰} میں سلسلہ یادگار مسٹر گب میں شائع ہوا ہے۔ فارسی ترجمہ ^{۱۵۲۰} میں بھی طبع ہوا ہے۔

اصل ترکی سے فرانسیسی میں باویٹ دی کوٹریل نے ترجمہ کیا جو بہ مقام پیرس ^{۱۵۲۰} میں شائع ہوا ہے۔ انگریزی میں بیوج نے ترجمہ کیا جو چار جلدوں میں بمقام لندن ^{۱۵۲۰} میں چھپا ہے۔

فارسی ترجمہ سے انگریزی میں جان لیڈن نے ترجمہ کیا۔ ولیم ارلکن نے

اس کی اصلاح کی اور ایک مقدمہ اور بہت سے مفید حواشی کے ساتھ ۱۸۳۶ء میں چھپوایا۔ اس کے بعد سر لیوی کنگ نے اسے از سر نو ترتیب دیکر ۱۸۹۲ء میں لندن میں طبع کیا۔

ایک تیموری شاہزادے مرزا نصیر الدین حیدر نے فارسی ترجمہ سے اردو زبان میں ترجمہ کیا اور جان لیڈن کے انگریزی ترجمہ سے اس کی مطابقت کرنے کے بعد ۱۹۱۲ء میں دہلی میں طبع کرایا۔

ایلیٹ جلد چارم ص ۲۳۲ تا ص ۳۰۷۔ ریو جلد اول ص ۲۴۴۔ ایتھنز ۱۹۰۶ء

ہمایون (۱۵۵۶ء تا ۱۵۵۷ء)

۱۴ تذکرۃ الوقعات

تصنیف جوہر آفتاب چچی

ہمایون بادشاہ کا تذکرہ جو اس کی وفات کے تیس سال بعد ۱۵۷۹ء میں ترتیب

اس کا مصنف جوہر ہمایون کا آفتاب چچی تھا۔ اور اس خدمت کو اُس نے

بادشاہ کی حضور میں سالہا سال انجام دیا ہے۔ ہمایون نے اپنی حکومت کے آخری

۱۵۶۲ء کے قریب اسے ہیبت پور کا فوجدار بنا دیا تھا۔ پھر اکبر کے ابتدائی زمانہ میں ترقی کر کے پنجاب اور ملتان کا خزانہ دار ہو گیا۔ ایلیٹ جلد پنجم ص ۳۶ تا ص ۴۹، ریو جلد اول

مولانا اللہ داد سرہندی نے جوہر کے اس تذکرہ کو اصلاح و ترمیم کے بعد از سر نو

ترتیب دیکر ”تایخ ہمایونی“ نام رکھا اور اس کے مضامین چار ابواب میں تقسیم کئے۔

باب اول۔ ہمایون بادشاہ کے جلوس سے اکبر کی ولادت تک جو ۱۵۵۶ء

میں واقع ہوئی ہے۔

باب دوم۔ ہمایوں کا شیرشاہ سے شکست پانے کے بعد شاہ طہماسپ صفوی کی ملاقات کے لئے جانب خراسان روانہ ہونا۔

باب سوم۔ ہمایوں کا ایران سے جانب قندھار واپس ہونا۔

باب چہارم۔ ہمایوں کا ہندوستان پر حملہ کی تیاری کرنا۔

فرشتہ نے جوہر کے تذکرہ کا نام واقعات ہمایونی لکھا ہے۔ مولانا اللہ فاؤ کا اصلاح کیا ہوا نسخہ تیار ہمایونی کہلاتا ہے

اسکن نے جوہر کے اصل نسخہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا جس کو میجر اسٹوارٹ نے اصلاح دیکر ۱۹۳۲ء میں یہ مقام لندن چھپوایا۔

۱۵

ہمایوں نامہ

تصنیف گلبدن بیگم دختر طہر الدین محمد بابر شاہ

۱) بابر اور ہمایوں کا تذکرہ ہے۔ اکبر بادشاہ کی فرمائش سے گلبدن بیگم نے اسے مرتب کیا ہے ہمایوں نے ۹۶۲ھ میں اپنے بھائی مرزا کامران کو بابر کی خون ریزی اور بدعہدی سے تنگ آکر اندھا کرادیا تھا اس واقعہ پر اس کتاب کا خاتمہ ہوا ہے۔

۲) گلبدن بیگم جیسا کہ دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے بابر کی وفات کے وقت آٹھ سال کی تھی اس اعتبار سے ۹۶۹ھ میں اس کی ولادت ہوئی اور اکبر کی تخت نشینی ۹۶۳ھ کے وقت چونتیس سال کی عمر تھی۔

۳) ۹۵۲ھ میں اس کا عقد خواجہ خضر خاں سے ہوا۔ ۹۸۲ھ میں اپنی چھوٹی بیگم سلطان بیگم کے ہمراہ زیارت بیت اللہ کے لئے عازم حجاز ہوئی۔ ہر ذی الحجہ ۱۰۸۲ھ کو آگرہ

میں اس کا انتقال ہوا۔

(۱۸) ہمایوں نامہ چھوٹی سی کتاب ہے اسے سرزمینوج نے سنہ ۹۰۳ھ میں بہ مقام لندن چھپوایا ہے جس کے ساتھ انگریزی ترجمہ اور بہت سے مفید و کارآمد تاریخی اور سوانحی حواشی بھی اضافہ کئے ہیں۔

اکبر (سنہ ۹۶۳ھ - ۱۰۱۴ھ)

(۱۶)

اکبرنامہ

تصنیف شیخ ابوالفضل علامی ابن شیخ مبارک ناگوری

اکبر کے عہد حکومت کی مبسوط و مفصل تاریخ ہے۔ ابوالفضل در محرم سنہ ۹۵۸ھ کو اگرہ

میں پیدا ہوا۔ اور سنہ ۹۷۱ھ میں دربار میں باریاب ہوا۔ بادشاہ نے ابتدا میں دفتر انشاء اس کو تفویض کیا۔ رفتہ رفتہ ترقی کر کے عہدہ وزارت پر فائز ہو گیا۔ ۴۰ھ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ کو شہزادہ سلیم کے املا سے راجہ راج سنگھ نے نواح اوجین میں مار ڈالا۔

ابوالفضل نے اکبر نامہ کو جلوس اکبری کے اکتالیسویں سال سنہ ۱۰۰۲ھ میں تمام کیا اس کے بعد سنہ ۱۰۱۴ھ تک اس میں واقعات اضافہ کئے اور مضامین کے لحاظ سے دو جلدوں پر منقسم کیا۔

جلد اول دفتر اول۔ اس میں امیر تیمور کے زمانہ سے ہمایوں کی وفات تک اکبر کے آبا و اجداد کا تذکرہ ہے۔

دفعہ دوم اس میں اکبر کی تخت نشینی سے سترھویں سال جلوس تک واقعات جلد دوم۔ دفتر اول۔ اس میں جلوس کے اٹھارویں سال سے چھیالیسویں

سال تک واقعات ہیں۔

نشی محمد صالح نے شاہ جہاں کے عہد میں بطور مکملہ جلد دوم کا دفتر دوم مرتب کیا ہے جس میں چھیالیسویں سال جلوس سے وفات تک واقعات ہیں لیکن یہ مکملہ مشہور و مقبول نہیں ہوا۔

اکبر نامہ سلسلہ کتب ہندیہ میں ۸۴۳ھ سے ۸۸۴ھ تک کلکتہ میں اور ۱۸۶۶ء میں لکھنؤ میں چھپا ہے۔ انگریزی میں بیوج نے ترجمہ کیا ہے۔ جو ۱۸۹۶ء سے ۱۹۲۱ء تک کلکتہ سے شائع ہوا ہے۔

ایلیٹ جلد پنجم ص ۱۰۲ مارلے ص ۱۰۸ دی ساسی جلد دہم ص ۱۹۹

آئین اکبری

تصنیف شیخ ابوالفضل علامی

اکبر نامہ کا ضمیمہ ہے۔ اس میں اکبر کے چھیالیس سالہ نظم و نسق کی تاریخ سلطنت کا صوبہ دار جغرافیہ تحریر ہے۔ خاتمہ میں مصنف نے اپنے حالات لکھے ہیں۔ ۱۸۵۵ء میں یہ کتاب تمام ہوئی ہے۔

سر سید احمد خاں نے اس کو صحیح کر کے ۱۸۵۸ء میں غدر سے پہلے تین جلدوں میں چھپوایا تھا اور اس میں کثرت سے تاریخی اور توضیحی حواشی اضافہ کئے تھے۔ دوسری جلد غدر میں تلف ہو گئی۔ پہلی اور تیسری جلدیں کیا اب اور شاذ و نادر مل جاتی ہیں۔ بلاک مین نے سلسلہ کتب ہندیہ میں ۸۶۴ھ سے ۸۸۴ھ تک کلکتہ میں کامل کتاب کو چھپوایا ہے اس کے ساتھ حواشی وغیرہ نہیں ہے۔ مطبع مشی نو کشور لکھنؤ سے اس کے وہ ایڈیشن شائع ہوئے ہیں۔ پہلا ایڈیشن راجہ ہندو رنکھ والی پٹیلہ کی فرمائش سے

۱۸۶۹ء میں طبع ہوا ہے۔ مرحوم سرسید کے تصحیح کردہ نسخہ کی نقل ہے۔ دوسرا ایڈیشن ۱۸۸۶ء میں چھپا ہے۔ بلاک مین والے نسخہ کے مطابق ہے۔

انگریزی میں پہلے پہل فرانس گلائڈ وٹن نے ترجمہ کیا جو ۱۸۳۷ء میں لندن کیا چھپا ہے اس کے بعد دوسرا ترجمہ یارنجی اور تنقیدی حواشی کے ساتھ سلسلہ کتب ہند میں ۱۸۶۸ء سے ۱۸۹۲ء تک یہ مقام کا کتبہ طبع ہوا ہے۔ پہلی جلد کا بلاک مین نے دوسری اور تیسری جلد کا حیرٹ نے ترجمہ کیا اور ولیم اروین نے ان کا انڈکس بنایا ہے۔

۱۸ سوانح اکبری

تصنیف امیر سید حسینی بلگرامی
اکبر کی بہترین سوانح عمری ہے جس میں پیدائش سے جلوس کے چوبیسویں سال تک (۱۶۰۷ء) واقعات مرقوم ہیں۔

اس کا مصنف مولانا غلام علی آزاد کا بیروہ ہے اس نے شعر و سخن اور صرف و نحو کے متعلق کئی مفید و کارآمد رسالے تصنیف کئے ہیں مثلاً تحقیق الاصطلاحات منتخب النسخ، منتخب النسخ، منتخبات العروض وغیرہ

جیسا کہ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے ابو الفضل علامی کے اکبر نامہ پر اس کی بنیاد قائم کی ہے اور اس کی اتفق و مسجع عبارت کو آسان زبان میں ادا کر کے اس کا اختصار کیا ہے لیکن کتب ذیل سے بھی اس کی ترتیب میں امداد ملی ہے۔ منتخب التواریخ، ملایع القادر بدایونی، طبقات اکبری، تلخیص فرشتہ، اکبر نامہ شیخ الہدای فیضی مصنف مدارالافاضل یا اثر الامرا اور اس کا مکملہ مناشات ابو الفضل کے چار دفتر

مصنف کا بیان ہے کہ ابو الفضل کے مناشات میں ایسی تاریخی معلومات کثرت کے ساتھ

موجود ہیں جن کا ذکر عام تاریخی تصنیفات میں نہیں ہے اور ان سے اکبر کے عہد حکومت پر غیر معمولی روشنی پڑتی ہے مصنف کو تعجب ہے کہ ان نثات سے اس وقت تک کسی مصنف نے کیوں استفادہ نہیں کیا۔

یہ کتاب ولیم کرک پیٹریک کی فرمائش سے تصنیف ہوئی ہے اور مصنف نے اس کا نام اس طرح لکھا ”غزیر الملک مغیر الدولہ بہادر شوکت جنگ ولیم کرک پاتریک لس ولیم کرک پیٹریک بہت سی مشرقی اور ہندوستانی زبانوں کا ماہر تھا۔ لازڈ کا نوا جب میسور کی جنگ (۱۷۹۲ء) میں مصروف تھا تو کرک پیٹریک اُس کے یہاں فارسی زبان کی خدمت مترجمی پر مامور تھا اور اس نے ٹیپو سلطان کے روزنامے اور مراسلات کا فارسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔ ۱۷۹۷ء میں ہندوستان سے ولایت چلا گیا اور ۱۸۱۲ء میں اس کا انتقال ہوا۔

بلاک مین نے آئین اکبری کے ترجمہ (جلد اول ص ۳۱۶) میں لکھا ہے کہ اہل ہندوستان نے اکبر کے متعلق جو تاریخی لکھی ہیں ان میں ایک بہترین اور بلند پایہ کتاب ہے۔ فرید معلوات حاصل کرنے کے لئے دیکھیے۔ ایمیٹ جلد ہشتم ص ۱۹۳۔ ریو جلد سوم ص ۹۳۔ اس کا ایک بہترین نسخہ ۱۷۲۷ء کا لکھا ہوا یاکنی پور کے کتب خانہ مشرقیہ میں موجود ہے

جہانگیر ۱۶۰۳ء

توزک جہانگیری

جہانگیر کا مبسوط و مفصل تذکرہ جس کو خود بادشاہ نے تحریر کیا ہے۔ توزک کے دو نسخے مروج ہیں۔ اور دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لیکن ان کو عام طور پر بادشاہ

سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک کو سب نے بالاتفاق خود بادشاہ کی تصنیف تسلیم کیا ہے۔ اس نسخے کے واقعات تخت نشینی سے سترھویں سال جلوس تک خود بادشاہ نے قلم بند کئے ہیں۔ اس کے بعد بادشاہ کے حکم سے معتد خاں نے سلسلہ تصنیف کو جاری رکھا اور انیسویں سال کے اوائل تک واقعات لکھے اور انھیں بادشاہ کے ملاحظہ میں پیش کرنے کے بعد شامل کتاب کیا۔ بعد ازاں محمد شاہ بادشاہ (۱۷۱۳ء تا ۱۷۴۷ء) کے زمانے میں مرزا محمد ہادی نے اس میں بادشاہ کی وفات تک واقعات معتبر کتابوں سے اخذ کر کے اضافہ کئے اور ابتدا میں ایک مقدمہ تحریر کیا اور اس میں ولادت سے تخت نشینی تک مختصر حالات درج کئے اس طرح پر ایک طویل مدت میں توڑک کا یہ نسخہ تکمیل پا کر اختتام کو پہنچا۔

یہ نسخہ دو جلدوں میں منقسم ہے۔ جلوس کے تیرھویں سال بادشاہ کے حکم سے بارہ سالہ واقعات ایک جلد میں ترتیب دئے گئے۔ اور اسے جلد اول قرار دیا اس کے بعد جو واقعات ضمیمہ تحریر میں آئے وہ جلد دوم قرار پائے۔

اس مکمل نسخے کو ڈاکٹر سر سید احمد خاں نے ۱۸۶۴ء میں بہ مقام علیگڑھ چھپوایا اس کے بعد ۱۹۲۵ء میں مطبع منشی نول کشور سے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ نواب ہر ایم خاں والی ٹونک کی فرمائش سے مولوی احمد علی رام پوری نے اردو میں ترجمہ کیا جو ۱۹۲۹ء میں نظامی پریس کانپور میں چھپا ہے۔

انگریزی میں سب سے پہلے جیمز انڈرسن نے جلد اول کے بعض اقتباسات کا ترجمہ کیا جو ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ بابت ۱۸۶۶ء جلد دوم ص ۱ تا ۹۹ میں شائع کئے اس کے بعد فرانس گلائیڈ ویٹن نے اس کے متعدد حصوں کا ترجمہ اپنی تاریخ ہندوستان جلد اول ص ۶۶ میں شامل کیا کوئی نے کامل کتاب کا ترجمہ شروع کیا جس کا کچھ حصہ ۱۸۸۹ء میں سلسلہ کتب ہندیہ میں طبع ہوا لیکن نام تمام رہ گیا۔ راجر جس نے ابتداء کے دوازدہ سالہ واقعات ترجمہ کئے جس کو

بیروج نے مرتب کر کے ۱۹۰۹ء سے ۱۹۱۲ء تک دو جلدوں میں یہ مقام لندن چھپوایا۔
توزک کا دوسرا نسخہ ۱۹۲۹ء پر تمام ہوا ہے۔ اس میں جہانگیر کی پندرہ سالہ عہد
حکومت کے واقعات مذکور ہیں۔ میجر ڈیوڈ پرائس نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا جو ۱۹۲۹ء
میں انٹریٹل ٹرانزیشن فنڈ کی طرف سے لندن میں طبع ہوا ہے۔

ان دونوں کے اصلی اور غیر اصلی ہونے کی نسبت ارباب تحقیق نے مختلف رائیں
ظاہر کی ہیں۔ نسخہ ثانی میں چونکہ کثرت سے بعید از قیاس اور دور از کار واقعات ہیں
اس لئے غلبہ آراء اس کے غیر اصلی ہونے کی تائید و توثیق کرتا ہے۔

توزک کے متعدد نام مشہور ہیں۔ مثلاً: ایچ سلیم شاہی، تیاج جہانگیری، واقعات
جہانگیری، کا زمانہ جہانگیری، مقالات جہانگیری وغیرہ لیکن اس کا اصلی نام جیسا کہ خود جہانگیر
نے تجویز کیا ہے۔ جہانگیر نامہ ہے۔ ایلیٹ جلد ششم ص ۲۵ تا ص ۳۹ مارلے ص ۱۱۱

(۲۰) اقبال نامہ جہانگیری

تصنیف محمد شریف معتمد خاں مکملہ نویں تزک جہانگیری
جہانگیر اور اس کے آبا و اجداد کی مہبوط و مفصل تیاج ہے۔ امیر تمبور کے عہد سے جہانگیر
کی وفات تک واقعات ہیں

محمد شریف معتمد خاں جہانگیر کے مشہور امرا سے ہے۔ بادشاہ نے اپنے جلوس کے تیسرے
سال معتمد خاں کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سترہویں سال شہزادہ خرم جب دکن کی ہم پر دہا
ہوے تو بادشاہ نے معتمد خاں کو منصب بخشی گری عطا فرما کر شاہنواز کے ساتھ روانہ کیا
اور جب اس ہم سے واپس آیا تو بادشاہ تزک کا مکملہ لکھنے کے لئے مامور کیا۔ شاہ جہاں نے تخت
نشین ہونے کے بعد میر بخشی کا عہدہ عطا کیا۔ جلوس شاہ جہاں کے سترہویں سال ۱۶۲۹ء
۱۶۲۹ء

کو اس کا انتقال ہوا۔ (عمل صالح جلد ۲ ص ۳۱۱)

معتد خاں نے اقبال نامہ کو جلوس بنگلہ دہلی کے پہلے بیسویں سال ۱۲۹۰ء میں بہ مقام کشمیر مرتب و مدون کیا اس کے بعد جہانگیر کی وفات تک واقعات کو مسلسل اضافہ کرتا رہا۔

اقبال نامہ تین جلدوں میں منقسم ہے۔

جلد اول میں بیسویں سے ہمایوں کی وفات تک واقعات ہیں بالخصوص ہمایوں کے حالات کو خوب شرح و بسط کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

جلد دوم میں اکبر کے حالات ابتدائے وفات تک ہیں۔

جلد سوم میں جہانگیر کی ۲۱ سالہ عہد حکومت کے واقعات ہیں۔

معتد خاں جلد اول و دوم کو ابو الفضل علامی کے اکبر نامہ نظام الدین احمد کی طبقات

اکبری اور عطا بیگ کی تاریخ اکبری سے اخذ کیا ہے جلد سوم میں اپنے مشاہدات اور چشم دید واقعات قلمبند کئے ہیں۔

اقبال نامہ کا کامل نسخہ ۱۸۶۵ء میں مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں چھپا ہے صرف جلد

سوم جس میں جہانگیر کے حالات ہیں ۱۸۶۵ء میں بہ مقام کلکتہ سلسلہ کتب ہندیہ میں

اور ۱۸۹۱ء میں بہ مقام لکھنؤ مطبع نول کشور میں چھپی ہے۔

راجہ راجیشور راوا صفر نے جلد سوم کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو کارنامہ جہانگیری

کے نام سے کارخانہ پیہ اخبار لاہور میں ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔

ایلیٹ جلد ششم ص ۴۰۰۔ مارلے ص ۱۲۰۔ ناسولیس ص ۴۵۵۔ ریو جلد اول ص ۲۵۵

جلد سوم ص ۹۲۲

ماثر جہانگیری

تصنیف مرزا کامگار حسینی الخاطب بہ غرت خاں

جہانگیر کی تاریخ ہے جس میں یوم ولادت سے تاریخ وفات تک واقعات ہیں اس کا مصنف مرزا کامگار جہانگیر کے اہل دربار سے تھا۔ شاہ جہاں نے اپنے عہد حکومت میں اس کو غرت خاں کا خطاب دیکر دہلی کا صوبہ دار مقرر کیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد تہمت کا صوبہ دار مقرر ہوا اور اسی جگہ ۱۶۵۷ء میں انتقال کیا۔ ماثر الامرا میں اس کے حالات تحریر ہیں۔

مصنف نے دیباچہ میں اس کی وجہ تصنیف یہ بیان کی ہے کہ جہانگیر نے اپنے حالات میں خود ایک کتاب جہانگیر نامہ لکھی ہے۔ جس کی ابتدا تخت نشینی سے ہوئی ہے اور آخری چند سال کے حالات وفات تک اس میں نہیں ہیں اس لئے مصنف نے اس کتاب کو تصنیف کیا اور اس میں جہانگیر کا مفصل تذکرہ تحریر کیا۔ دیباچہ کے بعد نسب نامہ مذکور ہے جس کی ابتدا امیر تمور سے کی ہے۔ اس کے بعد ولادت سے تخت نشینی تک حالات ہیں۔ پھر عہد حکومت کے بائیس سالہ واقعات کو قلمبند کیا ہے۔ خاتمہ میں جہانگیر کی وفات اور شاہ جہاں کی تخت نشینی کا ذکر ہے۔

الفاظ نور الدین محمد جہانگیر بادشاہؒ سے جہانگیری تاریخ وفات نکالی ہے۔

شاہ جہاں کے تیرے سال جلوس میں ۱۶۵۷ء کو یہ کتاب تمام ہوئی ہے اور ماثر جہانگیری اس کا تاریخی نام ہے۔

ایلیٹ جلد ششم ص ۳۱ تا ص ۴۴ ناسولیس جلد سوم ص ۴۶ ریو جلد اول ص ۲۵۶

شاہجہاں سنہ ۱۰۶۹ھ

(۲۲)

بادشاہ نامہ

تصنیف مرزا محمد امین بن ابوالحسن قزوینی
شاہجہاں کی مفصل تاریخ ہے جس میں دور اول کے وہ سالہ واقعات مذکور ہیں
اس کا مصنف جو مرزا امینائی قزوینی کے نام سے مشہور ہے ایران سے
ہندوستان میں آکر جلوس کے پانچویں سال شاہجہاں کے دربار میں ملازم ہو گیا۔ جلوس
کے آٹھویں سال جب بادشاہ نے اپنے عہد حکومت کی تاریخ لکھوانا چاہا تو اس کو درباری
موضع قرار دیا۔

اس کتاب کی ابتدا ایک مقدمہ سے ہوئی ہے جس میں شاہجہاں کی ولادت کا
بیان اور اس کا نسب نامہ جہانگیر سے امیر تیمور تک مذکور ہے۔ اس کے بعد اصل تاریخ کا
آغاز ہوتا ہے جس میں دور اول کے وہ سالہ واقعات مذکور ہیں۔ خانہ میں شاہ عہد
کا تذکرہ ہے۔

ایلیٹ جلد ہفتم ص ۱۷۰ جلد اول ص ۲۵۸ مارے ص ۱۲۱

(۲۳)

بادشاہ نامہ

شاہجہاں کے سی سالہ عہد حکومت کی مفصل تاریخ جو خود بادشاہ کے حکم سے لکھی گئی ہے
جلد اول میں پہلے دور کے وہ سالہ واقعات تخت نشینی سنہ ۱۰۳۷ھ سے سنہ

تک مذکور ہیں۔

جلد دوم میں دوسرے دور کے وہ سالہ واقعات ۱۰۶۷ء سے ۱۰۷۵ء تک ہیں۔
جلد سوم میں تیسرے دور کے وہ سالہ واقعات ۱۰۷۵ء سے ۱۰۸۶ء تک ہیں۔
پہلی دو جلدیں ملا عبد الحمید نے لکھی ہیں یہ شخص لاہور کا باشندہ اور شیخ ابوالفضل عثمانی
کاشاگر تھا سلسلہ میں اس کا انتقال ہوا ہے بادشاہ نے اکبر نامہ کی طرز پر جب اپنے عہد کی
تاریخ لکھوانا چاہا تو عبد الحمید کو پٹنہ سے بلا کر اس خدمت پر مامور کیا تھا۔ ضعف و پیری کی
وجہ سے عبد الحمید آخر کے وہ سالہ واقعات لکھنے سے مجبور ہو گیا تو بادشاہ نے محمد وارث
کو سلسلہ جاری رکھنے کا حکم دیا۔ اس نے دور سوم کے واقعات ۱۰۸۶ء سے ۱۰۹۶ء تک تحریر
کئے اور اسے بادشاہ نامہ کی جلد سوم قرار دیا۔

محمد وارث ملا عبد الحمید کاشاگر تھا اور بادشاہ نے اُسے وارث خاں کا خطاب دیا
اور نگ زیب عالمگیر کے تیسویں سال جلوس میں ۱۰ اربیع الاول ۱۰۹۱ء کو ایک طالب علم
نے قلم تراش سے زخمی کر کے اس کو مار ڈالا (ماثر عالمگیری ص ۱۹۲)

بادشاہ نامہ کا جس قدر حصہ معرض تحریر میں آتا اس پر نواب سعد اللہ خاں علی
کی اصلاح ہوا کرتی تھی۔ ۱۰۷۶ء میں جب سعد اللہ خاں کا انتقال ہو گیا تو یہ خدمت ملا علی اللہ
توفی مخاطب بہ فاضل خاں کے تفویض ہوئی۔ ایلیٹ جلد ہفتم ص ۲۳ تا ۲۷ و ص ۱۲۱
مارلے ص ۱۲۲ تا ۱۲۵ کا مضمون جلد ۳ ص ۲۶۲ ریو جلد اول ص ۲۶۰۔

بادشاہ نامہ کی پہلی دو جلدیں سلسلہ کتب ہندیہ میں بہ تمام کلکتہ ۱۸۶۶ء و
۱۸۶۹ء میں چھپ گئی ہیں۔ تیسری جلد نایاب ہے اور شاذ و نادر مل جاتی ہے اس کے
دو نسخے جو خوشخط لکھے ہوئے ہیں۔ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہیں۔ فن تاریخ ص ۲۳۵

عمل صالح

تصنیف محمد صالح کنبوہ

شاہجہاں کے عہد حکومت کی مبسوط و مفصل تاریخ ہے اور سلسلہ میں تصنیف ہوئی ہے محمد صالح منشی غایت احمد مصنف بہار دانش کا چھوٹا بھائی اور عہد شاہجہاں کا مشہور مصنف ہے اس نے ایک بہترین کتاب فارسی شعر و سخن کے متعلق لکھی ہے جس کا نام بہار سخن ہے۔ پروفیسر ڈوسن نے میر صالح کشفی کو عمل صالح کا مصنف سمجھا جو فارسی کا مشہور شاعر اور خطاط ہے لیکن یہ غلطی ہے کیونکہ کشفی نے ۱۰۶۱ھ میں انتقال کیا اور اس کے نو سال بعد سلسلہ میں یہ کتاب تصنیف ہوئی ہے اور اس کا مادہ تاریخ ہے ”لطیفہ فیض الہی“

عمل صالح کا دوسرا نام شاہ جہاں نامہ ہے۔ اس کی ابتدا میں بطور مقدمہ آباؤ اجداد کے حالات بابر کے زمانہ سے شروع کئے ہیں۔ جس میں اکبر و جہانگیر کے حالات کسی تفصیل کے ساتھ درج ہیں اس کے بعد اصل تاریخ کا آغاز ہوا ہے جس میں عہد شاہجہاں کے واقعات تحت نشیئی سے اورنگ زیب عالمگیر کے آغاز حکومت تک کمال شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ خاتمہ میں ان امراء حکماء علما اور شعراء کا تذکرہ لکھا ہے جنہیں شاہجہاں کے دربار سے تعلق رہا ہے۔

یہ کتاب سلسلہ کتب ہندیہ میں ۱۹۱۲ء سے طبع ہو رہی ہے اور اس وقت تک اس کی دو جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

ایڈیٹ جلد ہفتم ۱۲۳۰-۱۳۲۰ مار لے ص ۱۲۲ نا سولیس کا مضمون ص ۲۶۳

ریو جلد اول ص ۲۶۳

شاہ جہاں نامہ

تصنیف مرزا محمد طاہر آشنا المخاطب بہ عنایت خاں

شاہ جہاں کے عہد حکومت کی تیس سالہ تاریخ جس میں ابتدائے جلوس سے ۱۶۶۷ء

تک واقعات ہیں۔

مصنف اس کا طغر خاں کا فرزند اور خواجہ ابوالحسن (وفات ۱۶۲۲ء) کا پوتا

تھا۔ ابوالحسن اکبر کے زمانے میں ولایت سے ہندوستان میں آیا اور شاہزادہ دانیال کا

وزیر اور صوبہ جات دکن کا دیوان مقرر ہوا۔ جہانگیر نے اپنے زمانہ میں عہدہ وزارت او

منصب پنجہری سرفراز فرمایا۔

طغر خاں جہانگیر اور شاہ جہاں کے امراء عظام میں شامل تھا اور بادشاہ نے

اسے کتیمیر کا صوبہ دار مقرر کیا تھا۔ ۱۶۲۸ء میں بہ مقام لاہور اس کا انتقال ہوا ہے۔

فارسی کا مشہور شاعر مرزا صاحب اس کی ملاقات کے لئے ولایت سے آیا اور مدت تک

اس کے دربار میں متوسل رہا۔

محمد طاہر شاہ جہاں کے دوہری منصب داروں میں شامل تھا۔ جب اوزنگ نیب

برسر حکومت ہوا تو اس نے کتیمیر میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور ۱۶۸۱ء میں انتقال کیا۔

شعرو سخن سے اس کو خوب دلچسپی تھی۔ تذکرہ نویوں نے اس کے دیوان کا ذکر کیا ہے

جس میں غزلیات کے علاوہ متعدد قصائد وثنویات بھی شامل ہیں (امثال الامجاد اول

ص ۳۴، جلد دوم ص ۴۳۔ سر آزاد ص ۹۵ تلخ الافکار ص ۳۳ و ۳۴۔

محمد طاہر کا شاہ جہاں نامہ اُن تاریخوں کا مختص ہے جو شاہ جہاں کے حکم سے

مختلف مصنفوں نے مختلف اوقات میں تصنیف کئے ہیں اور اسی وجہ سے اس کو

تذکرہ نویسوں نے مختص احوال سی سالہ شاہجہاں کے نام سے موسوم کیا ہے اس کا
ابتدائی ناخذ محمد امین قزوینی کا بادشاہ نامہ ہے جس میں اس نے جلوس کے چوتھے
سال سے دسویں سال تک ضروری واقعات انتخاب کئے تھے پھر اس کو عبدالحمید کی
تصنیف سے تطبیق دیکر بقیہ حالات کو تیس سال کے اختتام تک اس سے اور
اس کے مکملہ سے نقل کیا ہے اور اس کی ابتدا میں بادشاہ کے اجداد کا مختصر تذکرہ
اور پیدائش سے جلوس تک حالات اضافہ کئے ہیں خاتم میں ہندوستان کے
صولوں کی تفصیل اور ان شہزادوں اور منصبداروں کے حالات تحریر کئے ہیں جو
شاہجہاں کے عہد میں گزرے ہیں۔

اس کتاب کے دیباچہ کا انگریزی ترجمہ اور بہت سے اقباس الیٹ کی تیاج
میں شامل ہیں۔

الیٹ جلد ہفتم ص ۳ تا ۱۲ مارلے ص ۱۲۳ ریو جلد ۱ ص ۲۶۱ جلد ۲ ص ۱۰۸۳

(۲۶)

لطائف الاخبار

تصنیف محمد بدیع المخاطب بہ رشید خاں

شاہزادہ داراشکوہ کے ہم قندار کی مفصل تیاج۔

دیباچہ میں یا کتاب میں کسی اور مقام پر مصنف نے اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن
خانی خاں مورخ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب محمد بدیع کی تصنیف ہے جس کا
خطاب رشید خاں تھا اور وہ دیوان تھا۔ نواب مہابت خاں کا۔

منتخب اللباب جلد اول ص ۴۲

مصنف نے اس کا نام اگرچہ لطائف الاخبار رکھا ہے۔ لیکن زیادہ تر

تاریخ قندھار کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔ اس کا مصنف اس مہم میں شاہزادہ کے ہم
رکاب تھا۔ اس لئے اس میں اس نے اپنے چشم دید واقعات تحریر کئے ہیں۔

اس کے معنایں تین مختلف عنوانوں کے تحت میں مذکور ہیں۔
اولاً وہ واقعات جو داراشکوہ کی مہم سے پہلے گزرے ہیں مثلاً ازبکوں کا

حملہ قندھار پر۔ نذر محمد خاں والی توران کے زیرِ کمان۔ شاہزادہ مراد اور
اوزنگ زیب کا حملہ قندھار پر۔ داراشکوہ کا جانبِ قندھار روانہ ہونا

ثانیاً۔ داراشکوہ کی مہم کا روزنامہ۔ ارجادی الثانی ۱۰۳۱ھ سے ۱۰۳۵ھ
تک۔

ثالثاً۔ داراشکوہ کا مہم قندھار سے واپس ہونا اور ۹ ذی القعدہ ۱۰۳۵ھ کو کچھ
عرصہ کے لئے تمان میں قیام کرنا۔

خانی خاں جلد اول ص ۲۲، ریو جلد اول ص ۲۰۴۔ ایتھ ۳۳۸، ۳۳۹

اوزنگ زیب عالمگیر

۲۷

عالمگیر نامہ

تصنیف مرزا محمد کاظم بن محمد امین قزوینی

اوزنگ زیب عالمگیر کے عہدِ سلطنت کی وہ سالہ تاریخ جس میں ۱۰۶۷ھ سے ۱۰۷۸ھ

تک واقعات مذکور ہیں۔

مرزا کاظم کا باپ محمد امین جو زیادہ تر امینی قزوینی کی نام سے مشہور ہے۔ شاہجہاں

کے اہل دربار سے تھا اور اس نے شاہجہاں کے پہلے وہ سالہ عہدِ حکومت کی تاریخ بھی لکھی ہے

جو بادشاہ نامہ کے نام سے مشہور ہے (دیکھو نمبر ۲۲)

مرزا کاظم کو شاہجہاں نے اوزنگ زیب کا آلیق مقرر کیا تھا اوزنگ زیب جب برسر حکومت ہوا تو دفتر انشا اس کے تفویض کیا اور اپنے عہد کی تاریخ لکھنے کا حکم دیا مرزا کاظم نے آغاز حکومت سے ۸۷۳ھ تک دس سال کے حالات قلم بند کئے اور انہیں جلوس کے اسیویں سال بادشاہ کے ملاحظہ میں پیش کیا لیکن بادشاہ کے نزدیک آثار مظاہر پر نبائے باطن کی تائیس مقدم تھی اس لئے مرزا کو منع کر دیا کہ آئندہ تحریر تاریخ کا سلسلہ جاری نہ رکھے (ماثر عالمگیری ص ۱۶۸) اور اس خدمت سے ہٹا کر سلسلہ جلوس ۸۷۹ھ میں اسے اتباع خانہ کا داروغہ مقرر کر دیا (ماثر ص ۱۶۳) اس واقعہ کے دو سال بعد ۸۸۳ھ جلوس (سنہ) میں اس کا انتقال ہو گیا۔

عالمگیر نامہ ۸۷۳ھ میں سلسلہ کتب مندیہ میں بمقام مکتبہ چھپ گیا ہے۔
ریو جلد اول ص ۲۶۶۔ ایلیٹ جلد ہفتم ص ۷۸، تامل ص ۱۸۰ تا سوئیں جلد دوم ص ۱۰۸
ریو جلد سوم ص ۱۰۸ نے تاریخ محمدی کے حوالہ سے مرزا کاظم کا ۱۰۹۲ھ وفات لکھا ہے لیکن یہ غلطی ہے۔

۲۸ تاریخ آشاہ

تصنیف شہاب الدین طالش

میر جلد میر محمد سعید اردستانی الخاطب بہ خان خاناں معظم خاں والی بنگالہ کے فتوحات و سوانح آشاہ و کوچ و بہار کی تاریخ ہے جو اوزنگ زیب عالمگیر کے چوتھے اور پانچویں سال جلوس میں ۸۷۳ھ اور ۸۷۳ھ کے مابین واقع ہوئے ہیں۔
اس کا مصنف شہاب الدین طالش شاہی منصبداروں سے تھا بادشاہ نے

اسے بنگالہ میں تعینات کیا تھا اور میر جگہ کی مہات میں یہ بھی بذات خود شریک تھا اس نے اپنے ذاتی مشاہدات کی بنا پر یہ کتاب تصنیف کی اور اس کا نام فتحیہ عبریہ رکھا اس کے واقعات میر جگہ کی وفات پر ختم ہوئے ہیں جو ۲ رمضان ۱۱۷۸ھ کو خضر پور میں واقع ہوئی ہے اور اس کے اڑتالیس یوم بعد ۲۰ شوال ۱۱۷۸ھ کو مصنف نے اس کی تصنیف سے فراغت حاصل کیا ہے۔

تاریخ آشام ۱۱۷۵ھ تک میں بہ مقام کلکتہ مطبع آفتاب عالم تاب میں چھپی ہے۔ ڈاکٹر جان گل گرسٹ کی فرمائش سے فورٹ ولیم کالج کے لئے میر بہادر علی حسینی نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۱۷۵ھ میں بہ مقام کلکتہ طبع ہوا ہے اور اس اردو کا فرینچ ترجمہ ۱۸۳۵ء میں پیرس میں چھپا ہے۔

ایلیٹ جلد ہفتم ص ۱۹۹ و ۲۰۵ تا ص ۲۶۹۔ دی ٹاسی جلد اول ص ۲۳۳۔ ریو جلد اول ص ۲۶۶

(۲۹)

وقایع کوکٹہ

تصنیف نور الدین مرزا محمد شیرازی المتخاطب نعمت خان علی اورنگ زیب عالمگیر نے ۱۱۹۶ھ میں قلعہ گوکٹہ کا جو محاصرہ کیا تھا اس کے بعض حالات و واقعات اس میں مذکور ہیں۔

مصنف کا نام نور الدین محمد ہے اس کے اجداد شیراز کے رہنے والے تھے اور خود اس کی ولادت ہندوستان میں ہوئی تھی۔ اورنگ زیب کا درباری ملازم تھا۔ ۱۱۸۵ھ میں بادشاہ نے اسے باورچی خانہ کا داروغہ بنا کر نعمت خاں کا خطاب دیا اس کے چند سال بعد اپنی حکومت کے اخیر ایام میں مقرب خاں کا خطاب سرفراز کر کے داروغہ جواہر خاں

بنادیا۔ عالمگیر کی وفات کے بعد شاہ عالم بہادر شاہ نے اعظم شاہ پر فتح حاصل کر کے سلطنت پر تسلط حاصل کیا تو اسے دانشمند خاں کا خطاب دیکر مقرب خاص مقرر کیا اور اپنے عہد سلطنت کی تاریخ نویسی اس کے تفویض کی۔ اللہ میں اس نے انتقال کیا اور بہ مقام حیدر آباد دائرہ میر محمد مومن استر آبادی میں مدفون ہوا۔ سرو آزاد ص ۳۶ انتاج الافکا ص ۲۹۹۔ گلزار آصفیہ ص ۶۱۲

وقائع گوگنڈہ بمبئی لکھنؤ، کانپور میں کئی بار چھپا ہے اور وقائع نعمت خان عالی کے نام سے مشہور ہے۔ خانی خاں نے اپنی تاریخ میں فتح گوگنڈہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے اس کا اقتباس بھی نقل کیا ہے۔ دیکھو منتخب اللباب جلد دوم ص ۳۱ تا ۳۶

۳۰

واقعات عالمگیری

تصنیف میر محمد عسکری عاقل خاں رازی

اوزنگ زیب کے عہد حکومت کے ابتدائی پنج سالہ واقعات۔ داراشکوہ شجاع۔ مراد اور اوزنگ زیب کی باہمی خانہ جنگیاں۔ ابتدا میں ولادت کا حال۔ آخر میں شاہ جہاں کے انتقال کی کیفیت بھی درج ہے۔

عاقل خاں اوزنگ زیب کا مشہور امیر ہے اس کے اجداد خوف علاقہ خراسان کے رہنے والے تھے خود اس کی ولادت اوزنگ آباد میں ہوئی ہے۔ شیخ برہان الدین راہی کامرید تھا اسی لئے رازی تخلص کیا کرتا تھا۔ سنہ ۱۰۳۵ میں اس کا انتقال ہوا ہے فارسی نظم و نثر میں اس نے متعدد تعینقات چھوڑی ہیں۔ پدماوت اور مدد مانتی کے عاشقانہ حکایا کو شمع و پروانہ اور ہروماہ کے نام سے منظوم کیا ہے۔ اپنے مرشد کے ملفوظات خرات الحیات کے نام سے جمع کئے ہیں مفصل حالات کے لئے دیکھئے۔ مائر عالمگیری ص ۸۲۔ مائر الامراء

جند ۲ ص ۶۲۱ - مرآۃ النیال ص ۲۳۸ - تنایخ الافکار ص ۱۸۱

یہ کتاب مختلف ناموں سے مشہور ہے۔ ظفر نامہ عالمگیری - وقائع عالمگیری - واقعات عالمگیری وغیرہ لیکن اس کا صحیح نام جیسا کہ مورخ خانی خاں نے لکھا ہے - واقعات عالمگیری ہے

تغیب اللباب جلد دوم ص ۳۲ - ریح اول ص ۲۴

ماثر عالمگیری

تصنیف محمد سانی مستعد خاں

اوزنگ زیب کے عہد سلطنت کی پہلی سالہ تاریخ - گیارہویں سال جلوس (شہنشاہ) سے وفات (۱۱۱۸ھ) تک

مستعد خاں - نواب غنایت السیاح کا منشی تھا۔ اپنے آقا کی فرمائش سے شاہ عالم بہادر شاہ کے عہد حکومت میں ۱۱۲۲ھ کے قریب اسے مرتب و مدون کیا۔ اور تخت نشینی سے دسویں سال جلوس تک جو واقعات گزرے ہیں انھیں ماثراً محمد کاظم کے عالمگیر نامہ سے انتخاب کر کے مقدمہ کے طور پر ابتدا میں شامل کیا ہے۔

غنایت اللہ خاں اوزنگ زیب کا امیر اور مستعد خاص تھا۔ بادشاہ نے اس کی وساطت سے جو احکام اعیان و امرا کے نام صادر کئے تھے ان کو اس نے احکام عالمگیری کے نام سے جمع کئے ہیں اور جو شقے خود بادشاہ نے اپنے قلم خاص سے لکھے تھے ان کا ایک مجموعہ مرتب کر کے اسے کلمات طیبات کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ۱۱۳۹ھ میں بعد حکومت محمد شاہ یو شاہ اس نے وفات پائی ہے۔ ماثراً الامرا جلد ۲ ص ۸۲۸

ماثر عالمگیری سلسلہ کتب ہندیہ میں ۱۱۴۱ھ میں بہ مقام کلکتہ چھپ گئی ہے۔

ایلیٹ جلد ۱ ص ۸۱ تا ص ۱۹۷ - مارلے ص ۱۲۷ ریح جلد اول ص ۲۷۰

جانشینانِ اوزنگ زیب عالمگیر

۳۲

بہادر شاہ نامہ

تصنیف نور الدین مرزا محمد شیرازی الخاطب بہ نعمت خانی

عالمگیر اوزنگ زیب کے دوسرے فرزند شاہ عالم بہادر شاہ
 (۱۲۱۹ھ تا ۱۲۳۴ھ) کے پہلے دو سالہ حکومت کی تاریخ ہے، بادشاہ نامہ
 عہد مبارک، یہی اس کا نام ہے، اس کا ایک حصہ جس میں عظیم شاہ
 اور بہادر شاہ کی معرکہ آرائیوں کا تذکرہ ہے، جنگ نامہ نعمت خانی
 کے نام سے لکھنؤ اور کانپور کے مختلف مطابع میں کئی باجھپ چکا ہے
 اور راجہ راجیشور راؤ صاحب اصغر نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے
 جو کارنامہ کے نام سے مطبع نو کشور پریس کانپور میں طبع ہوا ہے، نعمت
 خان عالی کے لئے دیکھو نمبر ۲۹،

۳۳

تاریخ ارادت خان

تصنیف نواب رادت خاں وضع ولد کفایت خاں شگستہ
 نواب ارادت خان کی سوانح عمری اور اس کے زمانہ کے

ہفت سال واقعات کی تاریخ جس کی ابتداء عالمگیر اورنگ زیب کی وفات
(۱۱۱۹ھ) سے ہوئی ہے اور ۱۲۵۱ھ کے آغاز پر جبکہ فرخ سیر قیاب
ہو کر دہلی میں داخل ہوتا ہے اس کا خاتمہ ہوا ہے،

مصنف کا اصلی نام میر مبارک اللہ ہے اس کا دادا میر محمد باقر
جہانگیر کے عہد میں میر بخشی کی خدمت پر مامور تھا، جب شاہ جہاں برسر حکومت
ہوا تو اس کو اپنا وزیر بنالیا، اس کے بعد خان اعظم کے عوض دکن کی
ایالت اس کے تفویض کی، اس کی دختر شاہ شجاع سے منسوب تھی اس نے
۱۲۵۸ھ میں وفات پائی ہے،

اس کے باپ میر محمد اسحق نے شاہ جہان اور اورنگ زیب کے
عہد میں مختلف خدمات انجام دیئے، اورنگ زیب نے جب داراشکوہ پر
فتح حاصل کی تو اس کو آودہ کا صوبہ دار بنادیا، اس کے دو ماہ بعد ۱۲۶۸ھ
کے ماہ ذی الحجہ میں اس کا انتقال ہو گیا،

مبارک اللہ عالمگیر کے مشاہیر امراء سے تھا، بادشاہ نے ابتدا میں
اسے آختہ سنگی کی خدمت پر مامور کیا، ۱۲۸۹ھ میں جلوس کے تیقوتوں میں
اسلام آباد چاکنہ کی فوجداری پر مامور ہوا، ۱۲۸۹ھ میں بادشاہ نے
ارادت خاں کا خطاب دیکر اورنگ آباد کا فوجدار بنادیا، اس کے کچھ
عرصہ بعد گلبرگہ کا قلعہ دار مقرر ہوا، شاہ عالم نے جب جلوس کیا تو اسے
منصب چار ہزاری سے سرفراز فرمایا ارادت خاں نے فرخ سیر کے
عہد میں ۱۲۸۹ھ میں انتقال کیا،

ارادت خاں کا تخلص واضح تھا اور وہ میر محمد زمان راسخ (وفات
۱۲۸۹ھ) سے ملکر کہتا تھا، شعر خوب کہتا اور زبردست انشا پرداز تھا،

اس کے نشآت جو پنج رقعہ اور نیا بازار کے نام سے مشہور ہیں چھپ گئے
 اور عام طور پر ملتے ہیں، مآثر عالمگیری ص ۱۰۵ ص ۲۳۱ ص ۲۸۲ ص ۴۰۲
 مآثر الامرا جلد اول ص ۲۰۲ تا ص ۲۰۶ سرو آزاد ص ۱۲۶، مرادہ اسخیاں ص ۲
 نتائج الافکار ص ۹

ارادت خاں نے اپنی سوانح ۱۱۲۶ء میں تمام کی ہے، لیکن دیگر
 مصنفین کی طرح کسی خاص نام سے موسوم نہیں کیا ہے، عام طور پر ملتے
 سوانح ارادت خاں یا تاریخ ارادت خاں کہتے ہیں، میجر اسکات نے
 کسی قدر اختصار کے ساتھ اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۹۰۸ء
 میں لندن میں چھپا ہے، مولوی سید اشرف شمس نے اردو میں بھی ترجمہ کیا
 ہے جو سوانح ارادت خاں کے نام سے حیدرآباد میں طبع ہوا ہے، ایلٹ
 جلد ہفتم ص ۵۲۲ تا ص ۵۲۲ ریو جلد سوم ص ۹۳۸،

۳۴

شاہ عالم نامہ

تصنیف میر غلام علی خان ولد بہکاری خاں روشن الدولہ مستخرج بہک

شاہ عالم دوم کے پہلے دو سالہ عہد حکومت کی تاریخ ہے مولف نے
 تہذیب کے طور پر عالمگیری نامی کے جلوس سے اس کی ابتداء کی ہے اور ان
 تمام واقعات کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جو شاہ عالم کو حصول سلطنت
 کیلئے پیش آئے تھے، مرثیوں کی اس مشہور لڑائی پر جو ۱۷۶۱ء میں
 پانی پت میں واقع ہوئی تھی یہ کتاب ختم ہو گئی ہے۔

اس کا مصنف میر غلام علی خاں شاہزادہ مرزا جوان نجات
 بہادر شاہ کا ملازم تھا، کرنیل فرنگلن نے شاہ عالم کی جو تاریخ لکھی ہے
 اس میں اس سے بھی بہت کچھ مدد لی ہے، ڈاکٹر سہروردی اور مرزا
 کاظم شیرازی نے اسے ایڈیٹ کر کے ۱۹۱۲ء میں بنگال ایشیاٹک
 سوسائٹی کے سلسلہ کتب ہندیہ میں چھپوایا ہے، ایڈیٹ جلد ہفتم ص ۳۹۳،

۳۵

تاریخ شاہ عالم

تصنیف منوال ولد بہادرنگھ

شاہ عالم بادشاہ کے اڑتالیس سالہ عہد حکومت کی تاریخ ابتدا جلوس
 (۱۷۶۳ء) سے وفات (۱۸۲۱ء) تک۔

اس کا مصنف جس کا نام ایٹ نے منوال لکھا ہے دفتر خالصہ کا
 منشی تھا اس نے کتاب میں سلسلہ تاریخ کو قائم رکھنے کیلئے بطور تمہید کے
 عالمگیر ثانی کے اخیر عہد کی مختصر تاریخ لکھی ہے، اس کے بعد شاہ عالم کے
 واقعات کو سال بسال قلم بند کیا ہے ابتداء سے تیسویں سال تک واقعات
 تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں اس کے بعد چونکہ مصنف کی مینائی زائل ہو گئی تھی
 اس لئے اکیسویں سال سے اڑتالیسویں سال تک کے واقعات مجمل طور پر
 تحریر کئے ہیں، ایڈیٹ نے اس کا جو نسخہ دیکھا ہے اس میں صرف چوبیس سال
 کے واقعات تھے کرنیل فرنگلن نے شاہ عالم کی جو تاریخ لکھی ہے، اسکی
 بنیاد اسی کتاب پر قائم لگئی ہے ایڈیٹ جلد ہفتم ص ۳۹۳ راجہ جلد سوم ص ۱۲۳ محبوب الالباب ص ۲

عبرت نامہ

تصنیف محمد خیر الدین الہ آبادی

شاہ عالم ثانی (۱۷۰۳ء تا ۱۷۵۷ء) کے عہد حکومت کی مفصل تاریخ ابتداء سے ۱۲۰۶ھ تک اور ابتداء میں ایک مختصر تذکرہ بادشاہ کے آباد و اجداد کا،

اس کا مصنف الہ آباد کا باشندہ تھا، ابتداء میں مسٹر انڈرسن کے یہاں ملازم ہوا جو انگریزوں کی طرف سے دربار سندھیا میں ۱۷۹۹ء سے ۱۷۹۹ء تک رزیڈنٹ تھا، جو مرہٹوں اور انگریزوں کے مابین معاہدات ہوئے تو اودن کے ترجمہ کرنے میں مصنف نے انڈرسن کو بہت بڑی امداد دی، ۱۸۰۲ء میں مصنف بیمار ہو گیا تو انڈرسن کی ملازمت چھوڑ دی، اس کے بعد چند روز کے لئے شاہزادہ جہاندار شاہ کا ملازم ہو گیا، ۱۸۰۲ء میں لکھنؤ پہنچا، اور ایک سال نواب ساد علی خان کے دربار میں گزارا، ۱۸۰۳ء میں لکھنؤ سے جون پور چلا آیا اور یہاں کی سکونت اختیار کر لی اور برٹش گورنمنٹ نے اس کے لئے پینشن مقرر کر دی تھی، اس سے اپنی زندگی کے بقیہ ایام جون پور میں بسر کئے، یہاں تک کہ ۱۸۴۳ء میں انتقال کیا، ایلیٹ جلد ہشتم ص ۲۳-۲۵۲ ریو جلد سوم ص ۹۴۶،

مصنف نے اس کے علاوہ تاریخ کی چند اور کتابیں بھی لکھی ہیں مثلاً

(۱) تاریخ جون پور، یہ کتاب ابراہیم ولڈ کی فرمائش سے ۱۲۱۱ھ میں تصنیف ہوئی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ ۱۲۱۲ھ میں کلکتہ میں طبع ہوا ہے
(۲) صفحہ تازہ - راجگان بنارس کی تاریخ ہے اور یہ بھی ابراہیم ولڈ کی فرمائش سے تالیف ہوئی ہے، ایلیٹ نے اس کا نام بلونت نامہ لکھا ہے

اس میں حسب ذیل پانچ ابواب ہیں،

باب اول راجہ خسارام اور اس کے قرابت داروں کا تذکرہ

باب دوم راجہ بلونت سنگھ کا تذکرہ ۱۱۶۲ھ تا ۱۱۸۴ھ

باب سوم راجہ جیت سنگھ کا تذکرہ ۱۱۸۵ھ تا ۱۱۹۵ھ

باب چہارم راجہ بھی پت ناراین کا تذکرہ

باب پنجم راجہ ادوے ناراین کا تذکرہ

اس کتاب کے جس قدر نسخے موجود ہیں ان میں صرف ابتداء کے تین

باب پائے جاتے ہیں، اس سے خیال ہوتا ہے کہ مصنف نے اخیر کے

دو باب تمام نہیں کئے تھے، ریو جلد سوم ص ۹۹۵ ایلیٹ جلد ہفتم،

(۳) تاریخ گوالیر، اس کا نام کارنامہ گوالیر ہے، اس میں نہایت قدیم

زمانہ سے ۱۲۱۲ھ تک گوالیار کی تاریخ مذکور ہے، ریو جلد سوم ص ۱۰۲۸

عبرت نامہ کی ابتداء ایک طویل مقدمہ سے ہوئی ہے، جس میں

مصنف نے شاہ عالم بادشاہ کے آباء و اجداد کا تذکرہ امیر تمبور سے

عالمگیر ثانی کی وفات تک تحریر کیا ہے، اس کے بعد ۱۱۶۳ھ سے ۱۲۰۹ھ تک

شاہ عالم کی اڑتیس سالہ حکومت کے حالات کمال شہرج و بسط کے

ساتھ تحریر کئے ہیں،

۷ ابراہیم ولڈ جون پور کا ڈسٹرکٹ جج رہا، ۱۲۲۲ھ میں اس کا انتقال ہوا ہے،

اس کتاب کی تصنیف کا نشانہ یہ ہے کہ مصنف اس تباہی اور بربادی کو بیان کرے جو غلام قادر خان کی ظالمانہ طرز عمل کے باعث متیوری شہزادوں اور خود شاہ عالم بادشاہ اور اس کے خاندان پر عاید ہوئی ہے، غلام قادر نے جب بادشاہ کو اندھا کر دیا اور اس کے خاندان پر طرح طرح کے ظلم و ستم برپا کر کے شرودھ کئے تو مرہٹوں نے اسے گرفتار کر کے ربیع الاول ۱۲۰۲ھ میں قتل کر دیا اور اس کے "نسر" ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر دہلی میں بھیج دیئے، یہ عبرت خیز واقعہ چونکہ اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے اس لئے مصنف نے اس کا نام عبرت نامہ رکھا ہے،

عبرت نامہ کا انتساب مختلف نسخوں میں مختلف ناموں سے کیا گیا ہے، برٹش میوزیم میں اس کے دو نسخے ہیں، ان میں سے ایک نسخہ میں محمد علی خاں کا نام ہے جو ۱۲۵۲ھ سے ۱۲۵۸ھ تک نصیر الدولہ کے لقب سے حکمران رہا ہے، ریو جلد سوم ص ۹۴، دوسرے نسخہ میں بجائے اسکے لارڈ مارکوئس ویلنزی کا نام درج کر دیا گیا ہے، یہ نسخہ گورنر جنرل کے یہاں اس وقت پیش ہوا ہے جبکہ وہ ۱۸۰۲ھ کے ماہ جنوری میں حیات کرتا ہوا اودہ کے دارالسلطنت میں وارد ہوا تھا، ریو جلد سوم ص ۹۴، ایک تیسرے نسخہ میں ان ناموں کے عوض سر جارج ہلر و بارلو کا نام پایا گیا ہے جو ابتدائے نکال سیول سروس میں شامل تھا اس کے بعد ۱۸۰۶ء سے ۱۸۱۳ء تک مدراس کا گورنر رہا، ۸ دسمبر ۱۸۴۶ء کو انگلستان میں مر گیا۔ بوکلینڈ ڈکشنری ص ۲۔

سلاطین تیموریہ کی عام تاریخ

۳۷

منتخب اللباب

تصنیف میر محمد ہاشم خانی خان نظام الملکی

ہندوستان کی عام تاریخ ہے اس میں ابتداء فتح اسلام سے
محمد شاہ بادشاہ کے زمانہ تک حالات مذکور ہیں اور یہ کتاب تین جلدوں
میں منقسم ہے،

جلد اول میں امیر ناصر الدین سلطین کے عہد سے سلطان ابراہیم
لودھی کے انقراض تک سلاطین دہلی کا تذکرہ ہے

جلد دوم سلاطین تیموریہ سے متعلق ہے،
جلد سوم میں سلاطین دکن کے حالات ہیں،

پہلی جلد نادر دکیا ب ہے، دوسری اور تیسری جلدیں بنگال

ایشیا تک سوسائٹی کی سعی و کوشش سے سلسلہ کتب ہندیہ میں چھپ گئی ہیں،

سیر المتاخرین میں خانی خاں کا نام ہاشم علی خاں تحریر ہے،

لیکن خود خانی خاں نے کتاب کے دیباچہ میں اپنا نام محمد ہاشم خانی
المخاطب بہ خانی خاں نظام الملکی لکھا ہے، بعض یورپین مصنف خیال کرتے ہیں

اس کا لقب خانی خاں لفظ خفا سے نکلا ہے اور اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی
ہیں کہ اوزنگ زیب عالمگیر نے بڑی تاکید کے ساتھ حکم دے رکھا تھا کہ
اس کے عہد کی تاریخ لکھی نہ جائے، لیکن خانی خاں کے خفیہ طور پر اپنی
تاریخ لکھی اور جب اس کی اشاعت ہوئی تو مصنف کا لقب خانی خاں
مشہور ہو گیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ خانی خاں کے اجداد خواف کے
باخذے تھے، جو خراسان میں نیشاپور کے قریب آباد ہے (زمرہ القلوب
ص ۱۸۲) اور اسی سے منسوب ہو کر اس نے خانی خاں یا جیسا کہ مصمصام الدولہ
ماثر الامرا (جلد اول ص ۲۶۲ و جلد سوم ص ۶۸) میں لکھا ہے خوافی خاں کے
لقب سے شہرت حاصل کی ہے،

خانی خاں کے اقارب شاہان تیموریہ کے متوکل تھے اس کے باپ کا
نام خواجہ میر ہے وہ شاہزادہ داؤد بخش کا ملازم تھا اور اس کے اسیر ہونے
تک اس کی رفاقت میں رہا (جلد دوم ص ۱۵۵) خانی خاں کے خالو کا نام
خواجہ کلان ہے، اوزنگ زیب نے ۹۶۸ھ میں جب شاہزادہ محمد سلطان
کو اجین کا صوبہ دار بنایا تو خواجہ کلان کو اس کا دیوان و نائب مقرر کیا اور
کنایت خان کا خطاب دیکر عطاے خلعت و اسب و قیل سے مفتخر فرمایا
(جلد دوم ص ۱۹ و ص ۲) خانی خاں نے سید محمد علامی سے علم حاصل کیا تھا
یہ بزرگ اپنے عہد کے فاضل اجل اور ریاضی دان بمشیل تھے (جلد اول ص ۱۸)
اوزنگ زیب کے عہد میں خانی خاں سا لہا سال عالمان گجرات کی رفاقت
میں رہا اور سورت و احمد آباد میں کاروبارے نمایاں انجام دیئے (جلد دوم
ص ۲۲۲۔ ص ۶۴۵) ۱۱۲۵ھ میں فرخ سیر نے خانی خاں کو دکن کا دیوان مقرر کیا
(جلد دوم ص ۴۴) یہ خدمت خانی خاں نے تین سال تک انجام دی اسکے بعد

جب دربار میں واپس آیا تو فرخ سیر نے مصطفیٰ آباد چوڑہ کا فوجدار بنادیا (جلد ۲ ص ۶۷) محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں نواب نظام الملک آصف جاہ دکن کے صوبہ دار مقرر ہوئے تو انہوں نے خانی خاں کو اپنا دیوان کل بنالیا اور اسی زمانہ سے اس نے اپنا لقب خانی خان نظام الملکی اختیار کیا، منتخب اللباب کی دوسری جلد جس میں سلاطین تیموریہ کے حالات ہیں بابر بادشاہ کے فتح ہندوستان سے شروع ہوئی ہے، اس کے بعد ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہ جہاں، اورنگ زیب، اعظم شاہ، بہادر شاہ جہاں اور شاہ، فرخ سیر، محمد شاہ کے واقعات شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہیں اس کے ابتداء میں ایک مقدمہ ہے جس میں ترک بن یافث کے زمانہ سے بابر کے جلوس تک شاہان مغول کا مختصر حال مذکور ہے،

خانی خان نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس میں محمد شاہ کے حالات ۱۱۳۰ھ تک تحریر ہیں لیکن محمد شاہ کے حالات میں ایسے متعدد واقعات موجود ہیں جو ۱۱۳۰ھ کے بعد وقوع پذیر ہوئے ہیں، مثلاً مبارز خاں کا مارا جانا اور حیدر آباد پر نواب نظام الملک آصف جاہ کا متصرف ہونا یہ واقعہ ۱۱۳۰ھ کا ہے (جلد دوم ص ۹۵) اسی طرح اشرف خاں اتھالی وفات کے بعد شاہ طہماسب صفوی کا ایران کی حکومت پر دوسری مرتبہ بحال ہونا یہ واقعہ ۱۱۳۲ھ میں سرزد ہوا ہے (جلد دوم ص ۹۷) اور اس سے ظاہر ہے کہ خانی خاں اس تاریخ کی تالیف و ترتیب میں ۱۱۳۲ھ تک مصروف و مشغول رہا، اورنگ زیب کے انیسویں سال جلوس سے کتاب کے اختتام تک خانی خاں نے اپنے چشم دید واقعات اور معتبر مسوغات تحریر کئے ہیں، چنانچہ اورنگ زیب کے حالات میں ایک موقع پر خود خانی خان نے

اس کا ذکر اس طرح کیا ہے ،

” امارا قلم المحروف بقدر مقدور دست و بازو بعد تفتیش تمام و تفحص تمام بعضے مقدمات و واقعات قابل تحریر کہ از السنہ کہن سالان ثقہ مسموع نمودہ و از اہل ذنن و واقعہ نگار کل تحقیق کردہ و درین مدت برائی العین مشاہدہ نمودہ بدستور خوشہ چنیان بے بفاعت از صدیکے بزبان خامہ می و بد“

تیسری جلد جس میں سلاطین دکن کے حالات ہیں ، بجائے خود ایک مستقل کتاب ہے اس میں ابتداً ایک مقدمہ ہے جس میں قبایل عرب کے دکن میں آکر سکونت پذیر ہونے اور سلاطین دہلی کی فتوحات دکن کی سرگذشت بیان کی ہے ، اس کے بعد سلاطین دکن کی تاریخ شروع ہوئی ہے ، جسکے دو حصے ہیں ، پہلے حصہ میں سلاطین بہمنیہ کا ذکر ہے ، دوسرے حصہ میں ملوک الطوائف کے حالات ہیں ،

دوسری جلد دو جلدوں میں ۱۸۶۸ء سے ۱۸۷۴ء تک تقریباً چھ سال میں بہتمام کلکتہ چھپی ہے ، تیسری جلد کو سرولزلی ہریگ نے ۱۹۲۱ء میں کلکتہ میں چھپوایا ہے ، دوسری جلد کے طویل اقتباسات کا انگریزی ترجمہ پروفیسر ڈوسن نے کیا ہے ، جو ایمرٹ کی تاریخ میں ساتویں جلد کے صفحہ ۲۱۱ سے صفحہ ۵۳۳ تک طبع ہوا ہے ، واکر لیس کا مضمون قسط سوم ص ۲۶۵۔ مارلے ص ۱۸۸ ڈف کی تاریخ مرثیہ جلد اول ص ۹

۳۸

سیر المتاخرین

تصنیف نواب میرزا حسین خاں ولد نواب میرزا بیت علی خان طباطبائی
ہندوستان کے سلاطین مغلیہ کی عام تاریخ جس میں اورنگ زیب عالمگیر

وفات (۱۱۹۵ھ) سے ۱۱۹۵ھ تک واقعات مذکور ہیں،

غلام حسین خان کے اجداد سادات کرام اور ابراہیم طہا طہا کی اولاد سے تھے شاہ جہان آباد میں اس کی سکونت تھی، اسی جگہ ۱۱۹۵ھ میں غلام حسین کی ولادت ہوئی تھی، غلام حسین کی نانی کو نواب مہابت جنگ ناظم صوبہ عظیم آباد سے قرابت قریبہ تھی اسی تعلق کے باعث یہ خاندان شاہ جہاں آباد سے آکر بہار میں سکونت پذیر ہو گیا تھا اور غلام حسین کے والد نواب ہدایت علی خاں کو مہابت جنگ نے بہار کی نیابت دیدی تھی غلام حسین خان کا ابتدائی زمانہ شاہ عالم بادشاہ کے دربار میں گزرا، پھر شاہ جہان آباد سے بہار میں آنے کے بعد اس نے نواب عاسم علی خاں کی معاجبت اختیار کر لی، اور ایک مرتبہ اسکی طرف سے سفیر جو کہ گورنر جنرل وارن ہسٹنگز کی خدمت میں بھی گیا، جنرل گادروڈ رزیدنٹ چنار گڑھ کے ساتھ اس کی بیحد دوستی تھی اور اس کی سفارش سے کچھ عرصہ اس نے دربار اودھ میں بھی بسر کیا اس کے بعد وہاں سے بہار میں واپس آکر اپنی جاگیر حسین آباد میں جو ہسرام کے قریب واقع ہے اپنی زندگی کے بقیہ ایام گزارے اور ۱۲۱۳ھ کے قریب اسی جگہ وفات پائی اور اپنے خاندانی مقبرہ میں مدفون ہوا،

سیر التاخرین تین جلدوں میں منقسم ہے،

جلد اول میں نہایت قدیم زمانہ سے اورنگ زیب عالمگیر کی وفات تک ہندوستان کی عام تاریخ مذکور ہے، اس کو مقدمہ سیر التاخرین کہتے ہیں، مصنف نے اس کی بنیاد سوجان رائے کی خلاصۃ التواریخ (نمبر ۲) پر قائم کی ہے اور اسے اصلاح دیکر از اول تا آخر بطور مقدمہ کے

اپنی کتاب میں شامل کر لیا ہے،
جلد دوم میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات سے ۱۱۹۵ھ تک
سلاطین دہلی کے واقعات تحریر ہیں،

جلد سوم میں بنگالہ کے وہ واقعات مرقوم ہیں جو ۱۱۵۵ھ سے
۱۱۹۵ھ تک وقوع پذیر ہوئے ہیں، جلد دوم کے دیباچہ سے ظاہر ہوتا
ہے کہ غرہ صفر ۱۱۹۲ھ کو مصنف نے اس کی تصنیف کا آغاز کیا، جلد سوم
کے خاتمہ پر تحریر ہے کہ، ار رمضان ۱۱۹۵ھ کو اسے ختم کر کے شغل تصنیف
و تالیف سے فراغت حاصل کی، ایلٹ جلد ہشتم ۱۱۹۲ھ تا ۱۱۹۵ھ ماری ص ۱۰۱۔
ریو جلد اول ص ۲۸ تا ۲۸۱۔

مقدمہ ۱۸۳۶ء میں اور جلد دوم و سوم ۱۸۳۳ء میں بمقام کلکتہ
طبع ہوئے ہیں، کامل نسخہ جس میں تینوں جلدیں شامل ہیں ۱۸۶۶ء اور
۱۸۸۳ء میں دو بار مطبع خشئی نو لکھنؤ میں چھپا ہے، حاجی مصطفیٰ نے
جو ایک نو مسلم فرانسیسی تھا، مقدمہ کو چھوڑ کر باقی کتاب کا انگریزی میں
ترجمہ کیا، جو تین جلدوں میں ۱۸۸۹ء میں بمقام کلکتہ طبع ہوا، پھر اس
ترجمہ کی جنرل برکس نے اصلاح و نظر ثانی کی اور اسے ۱۸۳۲ء میں لندن
میں چھپوایا۔

سید فز زند علی حسینی متوطن مونگیر مضافات صوبہ بہار نے ۱۷۹۵ء
میں سیر المتاخرین کا انتخاب کیا اور اس کا نام مختص التواریخ رکھا۔ اور
اس کے تین دفتر قرار دیئے، دفتر اول عہد امیر تیمور سے بہت و دوم
جلوس محمد شاہ بادشاہ (۱۱۵۲ھ) تک دفتر دوم حالات صوبہ جات بنگالہ
و عظیم آباد و اودیسہ جس کی ابتدا و فخر الدولہ کی حکومت عظیم آباد و شجاع الدولہ

داماد مرشد قلی خان کی حکومت بنگالہ داؤڈ ایسہ سے ہوتی ہے اور انگریزوں کے تسلط پر جو ۱۱۹۵ھ کا واقعہ ہے اختتام ہوا ہے، دفتر سوم میں ۱۱۵۲ھ سے شاہ عالم ثانی کے جلوس بست و سویم تک واقعات ہیں، محمد عبدالکریم نے جو فورٹ ولیم کے دارالانشاء میں ملازم رہا ۱۱۸۵ھ میں اس شخص پر نظر ثانی کی اور اسے زبدۃ التواریخ کے نام سے موسوم کر کے مرشد اور اسٹرلنگ کی تحریک سے ۱۲۳۳ھ میں بمقام کلکتہ سرکاری مطبع میں چھپوایا،

منشی علی بخش نے اقبال نامہ تیموری کے نام سے اردو زبان میں صرف اس حصہ کا ترجمہ کیا جو سلاطین مغلیہ سے متعلق ہے اور اسے ۱۲۸۸ھ میں بمقام دہلی مطبع اردو اخبار میں چھپوایا، نالہ جواہر لال نے تینوں جلدوں کا ایک بہترین خلاصہ اردو میں لکھا اور مخزن التواریخ اس کا نام رکھا اور اسے ۱۲۵۵ھ میں آگرہ میں طبع کرایا، منشی گوگل پرشاد نے کامل کتاب کا حرف بحرف ترجمہ کیا اور مرآۃ السلاطین کے نام سے مطبع نو لکھنؤ میں ۱۲۹۱ھ میں چھپوایا

۳۹ تاریخ منطقتہری

تصنیف نواب محمد علی خان انصاری
ہندوستان کے سلاطین تیموریہ کی مشہور و معتبر تاریخ جس میں شہنشاہ
بابر کے فتح ہندوستان سے ۱۲۸۲ھ تک واقعات ہیں،

اس کا مصنف پیر ہرات خواجہ عبداللہ انصاری کی اولاد سے
ہے اس کا باپ عزت الدولہ بدایت اللہ خاں اور دادا شمس الدولہ لطف اللہ

فرخ سیر اور محمد شاہ کے درباری امیر تھے، مصنف کی سکونت بنگالہ میں تھی اور نواب مظفر جنگ نے اسے ترمہٹ اور حاجی پور کی عدالت فوجداری کا داروغہ مقرر کیا تھا،

نواب مظفر جنگ جس کا اصلی نام محمد رضا خاں شیرازی ہے، تاریخ بنگالہ میں غیر معمولی شہرت رکھتا ہے، سلاطین تیموریہ نے اسے نظامت بہار و بنگالہ کی نیابت تفویض کی تھی اور ۱۲۰۶ء میں بمقام مرشد آباد اس کا انتقال ہوا تھا۔ مصنف اسی کے نام سے منسوب کر کے اس کتاب کا نام تاریخ مظفری رکھا ہے،

ایلیٹ نے اس کتاب کا جو نسخہ دیکھا ہے اس میں ۱۲۱۵ء تک واقعات ہیں، برٹش میوزیم میں جو نسخہ ہے اس کا اخیر واقعہ جس پر کتاب ختم ہو گئی ہے ۱۲۲۵ء میں واقع ہوا ہے اس اعتبار سے اس کتاب کے تاریخ اقسام کا تعین کرنا ناممکن امر ہے،

مصنف نے اس کے علاوہ ایک اور ضخیم تاریخ لکھی ہے جس میں ہندوستان کے واقعات عمومی مذکور ہیں، یہ کتاب بحر المواجه کے نام سے موسوم ادین جلد وینیں منقسم ہے،

پہلی جلد میں ہندوؤں کے زمانہ سے ابراہیم لودھی تک سلاطین دہلی کی تاریخ ہے، دوسری جلد میں دکن گجرات سندھ، بنگالہ، مالوہ، غانڈیس جو پور کشمیر کے سلاطین کا ذکر ہے، تیسری جلد میں بابر کے جلوس سے محمد شاہ کی وفات تک واقعات ہیں،

حقیقت یہ ہے کہ تاریخ مظفری بحر المواجه کی جلد سوم کا نقش ثانی ہے اور مصنف نے اس کی ابتداء میں دیباچہ کے پانچ صفحات اور اخیر میں

شاہ عالم کے جلوس تک واقعات اضافہ کر کے اسے ایک جدا کتاب بنادیا اور اسے تاریخ مظفری کے نام سے موسوم کر دیا ہے،

تاریخ مظفری میں بابر کے عہد سے شاہ عالم کی وفات تک سلاطین تیموریہ کے حالات ہیں ابتدائی حصہ میں محمد شاہ کے جلوس تک مذکور ہے، نہایت اختصار سے لکھا ہے، اس کے بعد محمد شاہ کے جلوس سے شاہ عالم کی وفات تک واقعات اس تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں کہ ان سے کتاب کا دوثلث حصہ مملو ہو گیا ہے اور اس عہد کے متعلق معتبر و مفصل ہونے کے لحاظ سے یہ تاریخ اپنی آپ نظر ہے۔

مشرکین نے اپنی تاریخ زوال سلطنت مغلیہ کی بنیاد اسی کتاب پر قائم کی ہے، ایلٹ جلد ہشتم ص ۹۱۶۔ ریو جلد اول ص ۲۸۳

۴۰

خلاصۃ التیواریخ

تصنیف مہاراجہ کلیان سنگھ ولد مہاراجہ ختاب رائے
ہندوستان کے سلاطین تیموریہ کی تاریخ ابتداء سے لے کر آج تک
اور نظامائے ہنگالہ کا تذکرہ،

اس کے مصنف کا نام اور خطابات اس طرح ہیں، انتظام املاک
ممتاز الدولہ مہاراجہ کلیان سنگھ تہر جننگ ابن ممتاز املاک مہاراجہ ختاب رائے
بہادر منصور جننگ مصنف کا دادا اہمیت سنگھ دہلی کا باشندہ اور امیر الامرا لہنا
شمس الدولہ کا دیوان تھا، اس کے باپ مہاراجہ ختاب رائے کو بادشاہ نے
بہار کا ناظم مقرر فرمایا تھا ۱۸۷۷ء میں ختاب رائے نے جب پٹنہ میں تعال کا

تو اس کا فرزند مہاراجہ کلیان سنگھ اس کا جانشین قرار پایا، دارن مٹینگ کے زمانہ میں جب جدید اغظامات عمل میں آئے تو مہاراجہ کلیان سنگھ بہار کی حکومت سے محض و ل کر دیا گیا، اس کے بعد کلیان سنگھ نے پٹنہ کی سکونت چھوڑ دی اور کلکتہ میں جا کر سکونت پذیر ہو گیا اور وہاں اس نے اپنی عمر کے چوبیس سال گزارے ۱۸۶۱ء میں جب سخت بیمار ہو گیا تو کلکتہ سے پٹنہ کو واپس آیا اس کی عدم موجودگی میں اس کے باغات اور محلات جو پٹنہ میں واقع تھے تباہ و برباد ہو گئے تھے اس لئے اس نے بانسے پور میں ایک باغ کرایہ سے لیکر میاں کی سکونت اختیار کی اسی زمانہ میں ابراہیم ولند نے اس کے فرزند مہاراجہ دولت سنگھ بہار و دلیر خبک کے توسط سے خواہش کی کہ نواب میر قاسم علی شاہ نالہم ننگال کا ایک مفصل تذکرہ تحریر کیا جائے،

نظمائے ننگال اور دیگر صوبہ جات ہندوستان کے حکام چونکہ سلاطین تیموریہ کے ملازم و ماتحت تھے اس لئے مصنف نے کتاب کی ابتدا سلاطین تیموریہ کے احوال سے کی اس کے بعد نظمائے ننگال کا تذکرہ قلم بند کیا اسی دوران میں مصنف کی بیانی زایل ہو گئی تھی اس لئے کسی تاریخی تصنیف یا یادداشت سے اپنی تالیف میں مدد لینے سے محذور ہو گیا۔ اور محض اپنے حافظہ کی بنیاد پر اس تاریخ کے جملہ واقعات لکھوائے،

یہ کتاب ۲۴ ربیع الاول ۱۲۸۱ھ کو تمام ہوئی ہے اور اس کے مضامین دو حصوں میں منقسم ہیں،

پہلے حصہ میں امیر تیمور کے زمانہ سے محمد اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک سلاطین تیموریہ کے حالات ہیں،

دوسرے حصے میں نظمائے بہار و ننگال کا مفصل تذکرہ تحریر ہے اسکی

ابتداء میر محمد قاسم خان کی نظامت (۱۱۷۴ھ) سے کی ہے اور خاتمہ اُس
تذکرہ پر ہوا ہے جبکہ مصنف بہار کی نیابت سے مغزول ہو کر کلکتہ میں سکونت
پذیر ہوا تھا، یہ واقعہ ۱۱۹۸ھ کا ہے،

اس حصہ میں جن نظاماء کا تذکرہ ہے ان کے ناموں کی تفصیل یہ ہے۔

مختصر تذکرہ،

(۱) جعفر خان ۱۱۱۶ھ تا ۱۱۳۸ھ اس کو اورنگ زیب نے مرشد قلی خاں

کا خطاب دیا تھا،

(۲) شجاع الدولہ -

(۳) مہابت جنگ الہ وردی خان -

(۴) سراج الدولہ غلام حسین خان -

(۵) میر محمد جعفر خان -

مفصل تذکرہ -

(۶) میر محمد قاسم خان ربیع الاول ۱۰۷۴ھ

(۷) منجم الدولہ فرزند محمد جعفر خان،

(۸) سیف الدولہ فرزند محمد جعفر خان، ۲۲ ذی القعدہ ۱۱۷۹ھ تا ۱۱۸۲ھ

(۹) مبارک الدولہ

نواب سرفراز حسین خان نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا ہے جو
بہار اڈولف ریسیج سوسائٹی کے رسالوں میں شائع ہوا ہے۔ رسالہ بابہ ۱۹۲۳ء
صفحہ ۲۹ رسالہ بابت ۱۹۲۶ء صفحہ ۴۴۲۔

ریو جلد سوم ص ۹۲۵ -

امراءِ تیموریہ کے تذکرے

۴۱

ماثر الامراء

تصنیف نواب شاہ نواز خاں صمصام الدولہ
سلطنت تیموریہ کے ان مشاہیر امراء کا بسوط مفصل تذکرہ، جو
شہنشاہ اکبر کے زمانہ سے محمد شاہ کے اخیر عہد تک گزرے ہیں،
مصنف کا نام سید عبدالرزاق اکھنسی ہے اس کے اجداد خراسان
کے علاقہ خواف کے باشندے تھے، اس کا پڑداد امیر کمال الدین حسین
اکبر بادشاہ کے عہد میں ولایت سے ہندوستان میں آکر شاہی ملازمت
میں شامل ہو گیا مصنف ہر رمضان ۱۱۱۱ھ کو لاہور میں پیدا ہوا، ابتداء
عمر میں اورنگ آباد جلا آیا، اور نواب نظام الملک آصف جاہ کا ملازم
ہو گیا۔ نواب صاحب نے اسے صوبہ برار کا دیوان مقرر کر دیا، آصف جاہ کے
فرزند نواب ناصر خجنگ کے ساتھ مصنف کے مخلصانہ تعلقات تھے، اور
۱۱۵۲ھ میں ناصر خجنگ نے جب آصف جاہ سے بغاوت کی تو مصنف
ناصر خجنگ کا شریک حال ہو گیا، اس واقعہ کے بعد آصف جاہ نے اسے
خدمت سے معزول کر دیا اور وہ معتوب ہو کر تقریباً نو سال گوشہ نشین رہا
اس عرصہ میں اس نے ماثراً الامراء کی تصنیف شروع کی، اور پانچ سال کی

مسلسل محنت کے بعد اس کا بہت سا حصہ مرتب و مدقون کر لیا، ۱۱۱۱ھ میں نواب آصف جاہ کی وفات کے بعد جب نواب ناصر جنگ برسر حکومت ہوئے تو انہوں نے مصنف کو اپنا وزیر بنا لیا، اس کے بعد جب نواب صلاحیت جنگ کا زمانہ آیا تو صمصام الدولہ کا خطاب دیکر اپنا دکیل مقرر کر لیا، اس کے چار سال بعد ۱۱۳۲ھ میں ۱۱۱۱ھ کو بمقام آوازنگ آباد ایک شورش میں بعض مفسدوں نے اسے قتل کر دیا (منقح التواریخ ص ۳۳۳) صمصام الدولہ نے ماثر الامراء کے علاوہ فارسی شعرا کا ایک تذکرہ بھی لکھا ہے، جس میں ابتداء شعر فارسی سے اپنے زمانہ تک تمام مشاہیر شعراء کے تذکرے جمع کئے ہیں، اور عہد انو طبقات میں منقسم کیا ہے، اس کا نام بہارستان سخن ہے اور اسکے دو نسخے کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہیں (ریو جلد ۳ ص ۱۲۵)

صمصام الدولہ جب مارا گیا تو مفسدوں نے اس کے مال و اسباب کو لوٹ لیا، اس نہنگامہ میں ماثر الامراء کا مسودہ بھی تلف ہو گیا، کچھ عرصہ کے بعد اس کے خشتہ اجزاء میر غلام علی آزاد بلگرامی کو ملے جس کو انہوں نے ترتیب دیا اور اس کی ابتداء میں ایک دیباچہ اور مصنف کے حالات اور وسط کتاب میں امراء کے چار تذکرے اپنی تصنیف سرو آزاد سے اخذ کر کے اس میں اضافہ کئے اس طرح پر اس نسخہ میں ۱۲۶۵ امراء کے حالات جمع ہو گئے میر عبدالحی خاں کو جو مصنف کا فرزند ہے ۱۱۸۲ھ میں ماثر الامراء کے چند اور اجزاء مل گئے جس میں (۱۲۵) امراء کے حالات تھے اس کے بعد عبدالحی نے (۳۲۰) امراء کے اور حالات خود لکھے اور ان سب کو حروف تہجی پر تقیم کر کے (۵۳۰) تراجم کا ایک جدید نسخہ ۱۱۹۱ھ میں مرتب کیا اس کے ابتداء میں اپنا دیباچہ لکھا، اس کے بعد مولانا آزاد کا دیباچہ

مصنف کے حالات اور مصنف کا دیباچہ شامل کیا پھر تراجم کی مفصل فہرست مرتب کی اس کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے۔
عبدالحی خان کی ولادت ۱۲۱۲ھ میں ہوئی اور نواب صلابت جنگ
 شمس الدولہ دلاور جنگ کا خطاب دیکر اسے دولت آباد کا نائب مقرر کیا اور ۱۲۱۲ھ میں جب مصمصام الدولہ مارا گیا تو نواب صلابت جنگ نے اسے قلعہ گوکنڈہ میں محبوس کر دیا، نواب نظام علی خان جب برسر حکومت ہوئے تو ۱۲۳۲ھ میں اسے رہا کر کے خلعت سے سرفراز کیا اور اس کا آبائی خطاب مصمصام الدولہ مصمصام الملک عطا فرمایا اس کے بعد عبدالحی خان نے مختلف خدمات انجام دیں، یہاں تک کہ ۱۲۹۶ھ میں بمقام ادنک آباد انتقال کیا ہے، خزانہ عامرہ ص ۲۹۶۔

عبدالحی خان نے ماثر الامرا کا جو نسخہ مرتب کیا تھا وہ بھی اس وقت مروج و متداول ہے، اور اسے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال نے سلسلہ کتب ہندیہ میں تین جلدوں میں ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۵ء تک چھپوا کر شایع کرایا ہے،

ایچ بیورج نے اس کا انگریزی میں ترجمہ شروع کیا اس پر بہت سے حواشی بھی لکھے ہیں اور اس کی پہلی جلد سلسلہ کتب ہندیہ میں ۱۹۱۰ء میں طبع ہوئی ہے

مذکرۃ الامرا

تصنیف منشی کیول رام اگر والہ

اکبر کے عہد سے شاہ عالم بادشاہ کے عہد تک دربار تیموریہ میں جس قدر امرا گذرے ہیں ادن کا تذکرہ ہے اور ۱۱۹۲ھ میں تمام ہوا ہے اس کا مصنف رگھوناتھ داس اگر والہ کا فرزند، مضافات بلند شہر کا باشندہ اور شاہ عالم بادشاہ کے زمانہ میں منشی خانہ شاہی میں ملازم تھا، اس نے ایک ضخیم کتاب فن النشائیں بھی لکھی ہے، جس کا نام طلسمات خیال ہے اس کے مسودات مصنف کے فرزند منشی نوکھتور نے ۱۱۹۷ھ میں صاف کئے ہیں،

مذکرۃ الامرا کو ماثر الامرا کے مقابلے میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے اس کی خصوصیت صرف یہ ہے کہ ہندو امراء کے حالات اس میں علیحدہ لکھے ہیں، ایلٹ جلد ۸ ص ۱۹۲ - ریو جلد ۱ ص ۳۳۹ بوڈلین نمبر ۲۵۸

سلاطین دہلی کے ہمعصر فرمانروائوں کی تاریخیں

سندھ

۴۳

تیج نامہ

تصنیف محمد بن علی بن حامد بن ابی بکر الکوفی

راجہ تیج والی الہور کے افسانہ آمیز واقعات اور عربوں کے فتح
ہندو کی تاریخ۔

ایک نامعلوم الاسم عربی تصنیف کا ترجمہ ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے
کہ مولانا کمال الدین اسماعیل بن علی تشققی کے اجداد سے کسی شخص نے تصنیف
کیا تھا، سلطان معز الدین محمد بن سام کے غلام ناصر الدین قباچہ والی ملتان

(۶۲۵ھ) کے زمانہ میں ۶۱۳ھ کے بعد محمد بن علی الکوفی نے اچھ سے بھکر میں آکر اس کتاب کو عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا اور اسے عین الملک فخر الدین حسین بن ابی بکر الاشعری کے نام سے معنون کیا یہ کتاب ابواب و فصول پر منقسم نہیں ہے بلکہ اس کے واقعات مختلف عنوانوں کے تحت میں مذکور ہیں منجملہ ان کے بعض اہم عنوانوں کی تفصیل یہ ہے

پہلے پانچ بن سیلاب کی تاریخ، رائے ساہی کے وزیر رام کی خدمت میں پانچ کا حاضر ہونا،

پانچ کا رانی سہندی ملکہ راجہ ساہی کے یہاں باریاب ہونا،

پانچ کا وزیر مقرر ہونا

پانچ کے ساتھ رانی کا عشق،

رائے ساہی کا انتقال،

پانچ کا رائے ساہی کی جگہ برسر حکومت ہونا، مہرت کے ساتھ لڑائی۔ رانی کے ساتھ بیاہ۔

پانچ کے بہائی چندر اکا آنا اور الور کی بنیاد قائم کرنا

پانچ کا اسکالندہ سے ملتان میں آنا اور کشمیر کی سرحد کا قیام کرنا

پانچ کا سیوستان کی جانب مہم روانہ کرنا،

پانچ اور اکہم لوہانہ والی برہمن آباد کے واقعات

پانچ کا کرمان کی طرف جانا اور گلران کی سرحد کا قیام کرنا،

پانچ کا اربیل کی طرف حملہ اور انتقال کرنا

پانچ کے بہائی چندر اکا الور میں برسر حکومت ہونا۔

عرب تاج محمد علانی سے زمینداران رائل کا جھگڑا
 محمد بن قاسم کے فتوحات - راجہ داہر سے لڑائی اور ایک
 لڑائی میں راجہ کے مارے جانے سے اس کی حکومت کا خاتمہ
 یہ کتاب اس واقعہ پر ختم ہو گئی ہے - راجہ داہر کی دو دختر و ن کا
 دمشق میں پہونچنا اور خلیفہ ولید بن عبد الملک کے حکم سے ان کا قتل ہونا
 اس کتاب کو "تاریخ مند و سند" اور منہاج الکسالک ہی کہتے
 ہیں، ایلیٹ کی تاریخ میں اسکا ایک کارآمد اقتباس شامل ہے، جلد اول
 (ص ۳۱ تا ص ۲۱۱) - پوسٹنس نے بھی اس کا ایک اقتباس بنگال ایشیائی
 سوسائٹی کے رسائل میں شائع کیا ہے - جلد ہفتم ص ۹۳ - تا ص ۹۶ ص ۲۹۷
 تا ص ۳۱۰ جلد دہم ص ۱۸۳ تا ص ۱۹۷ - ص ۲۹۷ تا ص ۲۷۱ -

۴۴

تاریخ سندھ

تصنیف سید محمد معصوم نامی بن سید صفائی الحسینی الزیدی البھکری

سندھ کی مفصل تاریخ مسلمانوں کی فتوحات اکبر بادشاہ کے تسلط تک
 اس کا مصنف سید محمد معصوم بہکری ہیں جو سندھ کا ایک مشہور شہر ہے
 پیدا ہوا، ۱۹۹۱ء میں جب اس کے والد سید صفائی کا انتقال ہو گیا تو اپنے
 وطن بہکری سے کلکٹر گجرات میں آیا - اور مرزا نظام الدین احمد بخشی مصنف
 طبقات اکبری کے ندیموں میں شامل ہو گیا، اس کے کچھ عرصہ بعد دارالسلطنت
 میں آکر شہنشاہ اکبر کی ملازمت کر لی، ۱۶۱۷ء میں بادشاہ نے اسے سفیر بنا کر

شاہ عباس صفوی کے دربار میں بھیجا اور ۱۵۱۵ء میں جب اس سفارت سے واپس آیا تو جہانگیر نے اسے امین الملک کا خطاب دیا، اس کے بعد اپنے وطن کو واپس چلا گیا اور ۱۵۱۹ء میں بمقام بہکر اس کا انتقال ہو گیا، اس نے نظم و نثر میں متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں مثلاً خمسہ نظامی کے جواب میں حسب ذیل غنویات ہیں

(۱) مہدن الافکار بجواب مخزن الاسرار (۲) حسن و ناز بجواب شیرین و خسرو (۳) پری صورت بجواب لیلی مجنوں (۴) خمسہ متحیرہ بجواب مفت پیکر (۵) اکبر نامہ بجواب سکندر نامہ، طب میں دو کتابیں بہت مشہور ہیں۔ طب نامی اور مفردات معصومی،

تاریخ سندھ چار حصوں میں منقسم ہے

حصہ اول۔ بلاد سند کے اسلامی فتوحات بزمانہ خلیفہ ولید بن

عبد الملک اور ان حکام و عمال کا تذکرہ جو خلفائے نبی امیہ اور نبی عباس کے طرف سے سندھ میں حکمران رہے ہیں۔

حصہ دوم۔ ان سلاطین ہندوستان کا تذکرہ جن کے حکام و

عمال نے بلاد سندھ میں اس وقت تک حکومت کی ہے اور سندھ کے حکمران خاندان سومرہ اور سمہ کی تاریخ ۹۱۶ء تک

حصہ سوم۔ سلاطین ارغونیہ کی تاریخ ذوالنون خاں کی حکومت

سے سلطان محمود اکی دفات تک (۹۹۲ء) اور بعض حکام تہتہ کا تذکرہ ۹۹۳ء تک،

حصہ چہارم۔ سند کے واقعات ۹۹۲ء سے اکر کے تسلط تک

جو اس وقت ہے اور قلعہ بہکر کے حکام کا تذکرہ

اس کے اکثر اجزاء کا انگریزی ترجمہ البیٹ کی جلد اول میں شامل ہے۔

کشمیر

۴۵ واقعات کشمیر

تصنیف ملاح محمد اعظم ولد خیر الزماں خاں

کشمیر کی عام تاریخ ہے جس میں ابتداء سے زمانہ تصنیف یعنی ۱۱۶۰ تک واقعات مذکور ہیں۔ اس کے مصنف ملاح محمد اعظم کشمیر کے علماء کبار سے ہیں۔ ۸۵۰ھ امران کی وفات ہوئی ہے۔ اور انہوں نے ثمرات الاشجار، فوائد المشایخ، تجربۃ الطالبین وغیرہ بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔

واقعات کشمیر کی تصنیف ۱۱۴۸ھ میں شروع ہوئی اور ۱۱۵۹ھ کے بعد اختتام کو پہنچی، اس کے مضامین کتب ذیل سے ماخوذ ہیں۔

- (۱) تاریخ بد علی (۲) تاریخ رشیدی تصنیف مرزا حیدر دہلوی
- (۳) منتخب التواریخ تصنیف حسن بیگ (۴) تاریخ حیدر ننگ جادورہ
- (۵) شہسی نامہ تصنیف بالہ نصیب (۶) درجات السادات، تصنیف خواجہ الحق تاجو (۷) اسرار الابرار تصنیف یاباد اور سکولی (۸) تحفۃ الفقرا۔ (۹) ماثر عالم گیری وغیرہ۔

یہ کتاب ایک مقدمہ تین قسم اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے

مقدمہ :- ذکر صوبہ کشمیر :-
قسم اول :- ذکر نیاں صوبہ کشمیر و ذکر راجگان قدیم جنہوں نے
کشمیر میں حکومت کی ہے ۔

قسم دوم :- ذکر سلاطین کشمیر :-

قسم سوم :- ذکر سلاطین تیموریہ جنہوں نے کشمیر میں حکومت کی ہے
جہانگیر کی تخت نشینی سے محمد شاہ کے جلوس تک ،

خاتمہ کشمیر کے عجائب و غرائب کا بیان ، اور پرگنہ جات کی تفصیل ،

اس کا بہت بڑا حصہ مشاہیر کشمیر کے حالات سے مملو ہے اور ہر بادشاہ
کے حالات کو ختم کر کے مصنف نے اس عہد کے علماء فقہاء اور شعراء کا تذکرہ
نہایت تفصیل کے ساتھ تحریر کیا ہے ۔

یہ کتاب ۱۸۹۲ء میں لاہور میں چھپی ہے ، انشی اشرف علی نے اس کا
اردو میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۸۹۶ء میں بمقام دہلی چھپا ہے ، مسٹر نیول نے اس
کا ایک کارآمد ملخص کیا ہے جو کشمیر کی اسلامی تاریخ کے عنوان سے رسالہ
بنگال ایشیاٹک سوسائٹی (جلد ۵ ص ۲۰۶ تا ص ۲۲۱) میں شائع ہوا ہے
پروفیسر ولسن نے اس کتاب کے متعلق ایک محققانہ مضمون تحقیقات ایشیا
(جلد ۵ ص ۲ تا ص ۵) میں شائع کیا ہے ، نیز دیکھو رسالہ ایشیا جلد اول ص ۳۶۶
جلد ہفتم ص ۶ رسالہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال جلد بت دسویں ص ۲۵۳
تذکرہ علمائے ہند ص ۱۸۰ ۔

گجرات

۲۶

تیاغ گجرات

تصنیف شاہ ابوترابؒ لی ولد سید قطب الدین شکر شیرازی

گجرات کی تاریخ منظر شاہ دوم کی وفات (۹۳۲ء) سے اکبر کی
تسخیر گجرات اور منظر شاہ سوم کی احمد نگر سے روانگی تک جو ۹۲ سالہ عرصہ
اس کے مصنف شاہ ابوتراب شیراز کے سادات کرام سے تھے
ان کے دادا سید غیاث الدین جو سید شاہ میر کے لقب سے مشہور ہیں
۸۹۵ء میں شیراز سے آکر چانپانیر میں سکونت پذیر ہوئے، ان کے
فرزند سید قطب الدین شکر اللہ نے سلاطین گجرات کی فرمائش پر
چانپانیر سے آکر احمد آباد میں رہائش اختیار کی، شاہ ابوتراب گجرات
کے سربراہ آوردہ حضرات میں گئے جاتے تھے۔ اکبر نے جب گجرات فتح
کیا تو ان کو اپنے مقربین میں شامل کر لیا، اور ۹۵۹ء میں جب
حاجیوں کا قافلہ ہندوستان سے مکہ کو روانہ ہوا تو اکبر نے ان کو پانچ
لاکھ روپیہ نقد و مکر قافلہ سالار بنایا۔ ۱۳ جمادی الاول ۹۷۳ء کو شاہ حسن نے

انتقال کیا، اور اپنے آباد کئے ہوئے قصبہ اسادل میں مدفون ہوئے،
مرآۃ احمدی خاتمہ ص ۲۰ انگریزی ترجمہ ضمیمہ ص ۵۶۔

شاہ ابو تراب نے اس تاریخ میں سلاطین تیموریہ اور شاہان گجرات
کے تعلقات، منسلک حملوں کی کیفیت اور اکبر کی تسخیر گجرات کے واقعات
کو جو ان کے عینی مشاہدات پر مبنی ہیں، خوب شرح و بسط کے ساتھ
لکھا ہے اور آخر میں اپنے سفر مکہ اور وہاں سے اٹھارہ قدم رسول کے
لاٹے کی مفصل سرگزشت بیان کی ہے،

یہ کتاب سنہ ۱۹۰۹ء میں سلسلہ کتب ہندیہ میں شائع ہوئی ہے اور
سر ڈینیسن رائس نے اس پر دیباچہ اور مفید تعلیقات کہے ہیں،

۳۴

مرآۃ سکندری

تصنیف سکندر بن محمد المعروف بشیخ منہجو

سلاطین گجرات کی تاریخ ابتدا سے مظفر شاہ ثالث کی وفات
تک جو گجرات کا اخیر بادشاہ ہے

شیخ سکندر گجرات کے باشندے اور مرزا خان اعظم کے صحابہ
تھے اخیر عمر میں انہوں نے جہانگیر کی ملازمت اختیار کر لی تھی۔ سنہ ۱۶۱۶ء
میں جب جہانگیر نے گجرات کا سفر کیا تو ان کے باغ میں بھی بطور تفریح
رونق افروز ہوا تھا۔ توذک جہانگیری جلد اول ص ۲۱۳۔

مرآۃ سکندری کے مطبوعہ نسخوں میں اس کا سن تصنیف مذکور نہیں ہے۔ لیکن مرآۃ احمدی (جلد اول ص ۱۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب سن ۱۲۰۰ میں تمام ہوئی ہے، اور مصنف نے اس کی تصنیف میں تاریخ مظفر شاہی۔ تاریخ احمد شاہی جلوائی شیرازی۔ تاریخ محمود شاہی۔ تاریخ مظفر شاہی ملاطالی تاریخ بہادر شاہی سے مدد لی ہے اور جو واقعات نکات سے سنے تھے انہیں بھی درج کتاب کیا ہے، مضامین کی ترتیب اس طرح پر ہے،

- (۱) ذکر انساب سلاطین گجرات
- (۲) ذکر سلطان محمد بن ظفر خان
- (۳) ذکر سلطان مظفر
- (۴) ذکر سلطان احمد شاہ
- (۵) ذکر سلطان محمد شاہ بن احمد شاہ
- (۶) ذکر سلطان قطب الدین احمد شاہ بن محمد شاہ
- (۷) ذکر سلطان داؤد شاہ بن احمد شاہ
- (۸) ذکر سلطان محمود شاہ بیکڑہ
- (۹) ذکر سلطان مظفر شاہ ثانی
- (۱۰) ذکر سلطان سکندر شاہ بن مظفر شاہ
- (۱۱) ذکر سلطان بہادر شاہ
- (۱۲) ذکر سلطان محمود شاہ
- (۱۳) ذکر سلطان احمد شاہ
- (۱۴) ذکر سلطان مظفر شاہ ثالث

مرآة سکندری کو بمبئی کے گورنر الفنسٹن نے مشہور خطاط حمزہ
مازندرانی سے لکھوا کر ۱۲۸۱ھ میں یونان میں چھپوایا تھا اس کے بعد اس کا
دوسرا ایڈیشن ۱۳۰۰ھ میں بمقام بمبئی مطبع فتح الکریم سے شائع ہوا۔
بارلی ص ۸۳۔ ریو جلد اول ص ۲۸۷

۴۸

مرآة احمدی

تصنیف مرزا محمد حسن خان صاحب سبیلی محمد خان بہادر دیوان گجرات

گجرات کی عام تاریخ - قدیم زمانہ سے مرثیوں کے تسلط تک جو
۱۷۴۲ھ کا واقعہ ہے۔

اس کا مصنف ۱۱۱۲ھ میں برہان پور میں پیدا ہوا۔ اس کا والد
۱۲۰۰ھ میں گجرات کا وقایع نگار مقرر ہوا تو یہ بھی آٹھ سال کی عمر میں اپنے
والد کے ہمراہ احمد آباد چلا آیا اور علوم رسمہ کو تحصیل کر کے شاہی ملازمت
میں داخل ہو گیا ۱۲۵۸ھ میں جب اس کے والد کا انتقال ہو گیا کٹھنہ باجی کی
امینی اس کے تفویض ہوئی اور اس نے اپنے فرائض جب بعدگی تمام
انجام دیئے تو بادشاہ نے اسے ۱۲۵۹ھ میں دیوانی گجرات کا عہدہ جلیلہ
سرفراز فرمایا اور جب مرثیوں کا ملک پر تسلط ہو گیا تو مصنف نے خانہ نشینی
اختیار کر لی اور عمر کا بقیہ حصہ مرآة احمدی کی تحریر و تطبیق میں بسر کیا،
مصنف نے ۱۳۰۰ھ میں اس کتاب کی تصنیف شروع کی اور

چار سال کے بعد ۱۱۷۴ھ کے حدود میں اسے اختتام کو پہنچایا اور اسکے مضامین حسب ذیل ترتیب پر مرتب کئے۔

- ۱ صوبہ گجرات کے بند و لبت کا تذکرہ
- ۲ راجگان گجرات کا تذکرہ
- ۳ سلطان محمود غزنوی کا سومنات کو فتح کرنا
- ۴ صوبہ گجرات پر سلاطین اسلام کا تسلط
- ۵ سلاطین گجرات کا تذکرہ جو مرآۃ سکندری سے ماخوذ ہے
- ۶ سلاطین تیموریہ کا مختصر حال۔ امیر تیمور سے عالمگیر ثانی کی وفات تک جو ۱۱۷۳ھ میں واقع ہوئی ہے۔
- ۷ اکبر کا گجرات کو فتح کرنا۔ جو اکبر نامہ سے ماخوذ ہے۔
- ۸ گجرات کے واقعات بڑاہ حکومت جہانگیر بادشاہ جو اقبال نامہ سے ماخوذ ہیں۔

۹ گجرات کے واقعات بڑاہ حکومت شاہ جہاں بادشاہ جو بادشاہ نامہ سے ماخوذ ہیں۔

- ۱۰ گجرات کے واقعات بڑاہ حکومت اورنگ زیب عالمگیر
- ۱۱ گجرات کے واقعات جو شاہ عالم بہادر شاہ کے زمانہ سے شاہ عالم دوم کے جلوس تک واقع ہوئے ہیں۔
- ۱۲ خاتمہ اس میں حسب ذیل مضامین ہیں۔

- ۱ بنائے شہر احمد آباد اور اس کے مضافات کا تذکرہ
- ۲ عمارات مقدسہ اور مقابر و مزارات اولیاء اللہ کا تذکرہ
- ۳ ساکنین گجرات کا تذکرہ۔

۴ ہندوستان کے معاہد اور تیرتھوں کا تذکرہ
 ۵ گجرات کے سرکار اور پرگنات کی تفصیل -
 ۶ سرکاری عہدوں اور خدمتوں کا بیان
 ۷ پیشکش کی تفصیل جو مختلف سرکاروں اور زمینداروں سے
 وصول ہوتی ہے -

۸ گجرات کے بنادر اور جزائر کا بیان -

۹ گجرات کے دریا اور پہاڑوں کا بیان

۱۰ گجرات کے بعض عجائب و غرائب کا بیان

مرآۃ احمدی کے ابتدائی حصہ کو جس میں اکبر کی وفات تک واقعات،
 جیمس برڈن نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو تاریخ گجرات کے نام سے ۱۸۳۴ء
 میں لندن میں چھپا ہے - سراہی - سی - سیلی نے گجرات کے مسلمان فرمانروا
 خاندانوں کے نام سے جو تاریخ ۱۸۸۶ء میں لکھی ہے اس میں بھی مرآۃ
 احمدی کے اکثر اجزاء کا ترجمہ موجود ہے -

اصل فارسی نسخہ ۱۲۳۱ھ میں بمبئی کے مطبع فتح الکریم میں چھپا ہے

لیکن اس میں صرف ۱۲۳۱ھ کے آغاز تک واقعات ہیں ۱۲۳۱ھ سے
 ۱۲۳۱ھ تک پچاس برس کے واقعات اس میں سے حذف ہو گئے ہیں - اس حصہ کو

مولوی نواب علی ایم اے نے ایڈٹ کر کے ۱۹۲۷ء میں بڑودہ اور ٹیل

انسٹیٹیوٹ کی طرف سے شائع کرایا ہے - مٹریڈن نے جو ریاست بڑودہ کے

وزیر مال تھے، خاتمہ مرآۃ احمدی کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اسے

بھی بڑودہ اور ٹیل انسٹیٹیوٹ نے ۱۹۲۸ء میں شائع کر دیا ہے -

دکن

سلاطین بہمنیہ و نظام شاہیہ

۲۹

برہان المآثر

تصنیف علی بن عزیز اللہ طباطبایا

سلاطین بہمنیہ اور نظام شاہیہ کی تاریخ جس میں ابتداء سے سلسلہ تک واقعات ہیں اس کا مصنف ملا عزیز اللہ کیلان کا باشندہ تھا اور شاہ طاهر کے ایما سے برہان نظام شاہ کے عہد میں احمد نگر میں آیا تھا اس کا فرزند ملا علی مرتضیٰ کے ندیمان مجلس اسے تھا سلسلہ میں اس نے اپنی تاریخ لکھی ہے اور اسے تین مختلف وارا السلطنتوں کے محافظ سے تین طبعوں پر

تقسیم ہے۔
جلد اول . ذکر سلاطین حسن آباد گلبرگ۔

۱ سلطان علاء الدین حسن شاہ بہمنی ۸۴۲ھ تا ۸۵۵ھ

- ۲ محمد شاه بن علاء الدین حسن شاه ۴۵۰ تا ۴۴۵
 ۳ مجاهد شاه بن محمد شاه بهمنی - ۴۴۵ تا ۴۴۹
 ۴ داود شاه بن محمود خاں بن علاء الدین حسن شاه ۴۴۹ تا ۴۴۸
 ۵ محمد شاه بن محمود خاں ۴۴۸ تا ۴۴۹
 ۶ غیاث الدین بهمن شاه بن محمد شاه ثانی ۴۴۹ تا ۴۴۹
 ۷ شمس الدین داود شاه ثانی بن محمد شاه ثانی ۴۴۹ تا ۴۴۸
 ۸ تاج الدین فیروز شاه بن احمد خاں ۴۴۸ تا ۴۲۵
 بن علاء الدین حسن شاه -
 طبقه ثانی . ذکر سلاطین محمد آباد بیدر
 ۹ شهاب الدین احمد شاه بن احمد خاں ۴۲۵ تا ۴۳۸
 ۱۰ علاء الدین احمد شاه بن احمد شاه ۴۳۸ تا ۴۴۲
 ۱۱ همایون شاه بن علاء الدین احمد شاه ۴۴۲ تا ۴۴۵
 ۱۲ نظام شاه بن همایون شاه ۴۴۵ تا ۴۴۶
 ۱۳ محمد شاه بن همایون شاه ۴۴۶ تا ۴۴۷
 ۱۴ محمود شاه بن محمد شاه ۴۴۷ تا ۴۴۷
 طبقه ثالث . ذکر سلاطین احمد نگر
 ۱ احمد نظام الملک بحری ۴۹۱ تا ۴۹۱
 ۲ برهان نظام شاه ۴۹۱ تا ۴۹۱
 ۳ حسین نظام شاه ۴۹۱ تا ۴۹۲
 ۴ مرتضیٰ نظام شاه ۴۹۲ تا ۴۹۲
 ۵ شاهزاده میران حسین بن قنوی شاه ۴۹۲ تا ۴۹۴

متفرق واقعات ۹۹۷ھ سے ۱۰۲۷ھ تک
 برہان المائر سے ترجمہ کر کے میجر گنگ نے سلاطین بہمنیہ کے
 حالات اور سرولز کی ہیگ نے سلاطین نظام شاہیہ کے حالات انڈین
 انٹیلی کویری میں شائع کرائے ہیں،

سلاطین عادل شاہیہ

۵۰ مذکرۃ الملوک

تصنیف رفیع الدین ابراہیم بن نور الدین توفیق شیرازی
 سلاطین عادل شاہی کی تاریخ ابتدا سے ۱۰۲۷ھ تک اور ان کے ہم عصر
 سلاطین کا ذکر جو ہندوستان و دکن اور ایران میں برسر حکومت تھے، اس کا
 مصنف مرزا رفیع الدین شیراز کا باشندہ اور افضل خان وزیر علی عادل شاہ
 کا عزم راہ بھائی تھا ۹۹۷ھ میں ایران سے ہندوستان آیا اور علی عادل شاہ
 اول کے دربار میں خواں سالار مقرر ہو گیا ابراہیم عادل شاہ ثانی کے زمانہ میں
 مختلف خدمات انجام دے ۱۰۲۷ھ میں سفیر مورخ نظام شاہی دربار کو گیا،
 واپس آنے کے بعد بادشاہ نے اسے دارالضرب کا مہتمم بنا دیا اس نے ۱۰۲۷ھ
 سے اپنی تاریخ لکھنی شروع کی اور ۱۰۲۷ھ میں اسے اتمام کو پہنچایا یہ کتاب
 نواب اب پر منقسم ہے جن کی تفصیل یہ ہے۔

باب اول سلاطین بھینہ کی تاریخ ابتدا سے سلطان محمود شاہ کے
جلوس تک (۹۶۸ء)

باب دوم تذکرہ یوسف عادل شاہ

باب سوم تذکرہ اسماعیل عادل شاہ

باب چہارم تذکرہ ابراہیم عادل شاہ اور تاریخ راجگان بیجا نگر

باب پنجم تذکرہ علی عادل شاہ تاریخ جلوس سے رام راج دالی بیجا
نگر کے حملہ احمد نگر تک جو ۹۶۶ء کا واقعہ ہے۔

باب ششم سلاطین گجرات کی تاریخ ابر کے فتوحات تک سلاطین شاہ
قطب شاہی کی تاریخ عہد حکومت علی عادل شاہ کے

بقیہ واقعات فتح نرکا پور تک جو ۹۸۲ء کا واقعہ ہے۔

باب ہفتم افضل خان کی سرگذشت اور علی عادل شاہ کے بقیہ واقعات

باب ہشتم ابراہیم عادل شاہ اور ابراہیم بن برہان نظام شاہ کی تاریخ

باب نہم سلاطین ایتھوپیا کے حالات بابر سے جہانگیر کے جلوس تک

سلاطین صفویہ کی تاریخ بالخصوص شاہ عباس ماضی کا افضل

تذکرہ ۱۰۸۰ء تک ملک غیر۔ مغارات یلوراء اور دکن پر

شاہزادہ پرویز کے حملے اور اسیر گزشتہ کی فتح کا تذکرہ۔

بساتین السلاطین

تصنیف محمد ابراہیم زبیری
بیجا پور کے سلاطین عادل شاہیہ کی تاریخ جس میں ابتدا سے اور زبیر

عالمگیر کے فتح سیجا پور تک واقعات ہیں،

مطبوعہ نسخہ کے دیباچہ میں مصنف کا نام محمد ابراہیم زمبیری درج ہے (ص ۵) مار لے اور ڈاکٹر ایچھے نے بھی یہی نام بیان کیا ہے اسکے خلاف ڈاکٹر ریونے غلام مرتضیٰ المدعو بہ صاحب حضرت داماد شاہ عبدالرحمنی کو اس کا مصنف بتایا ہے اور اس بارے میں بعض فلمی فنوں کے خاتمہ کی غلط عبارت کی وجہ سے ریو کو یہ اشتباہ ہو گیا ہے۔ حقیقت میں یہ کتاب محمد ابراہیم کی تصنیف ہے اور خود محمد ابراہیم نے اپنی ایک دوسری تصنیف روضۃ الاولیاء میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

محمد ابراہیم سیجا پور کے خاندان زمبیریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا لقب بادشاہ حضرت تھا، سید شاہ عبداللہ حسینی کے مرید و خلیفہ تھے انہوں نے بساتین کے دو سال بعد ۱۲۲۲ھ کو روضۃ الاولیاء تمام کی ہے روضۃ الاولیاء میں بزرگان سیجا پور کا مبسوط تذکرہ ہے اس کے مفہامین شجرہ جنید یہ ملفوظات شاہ حبیب اللہ اور گنج الاسرار شاہ ہاشم حسینی سے اخذ کئے ہیں اور ان واقعات کو بھی جنہیں اپنے مرشد شاہ عبداللہ حسینی اور ان کے داماد محمد غلام مرتضیٰ عرف صاحب حضرت سے سنے تھے جگہ جگہ نقل کر دئے ہیں

بساتین السلاطین ۱۲۱۵ھ میں تمام ہوئی ہے اور اس کے مفہامین کتب ذیل سے ماخوذ ہیں۔

- ۱ تاریخ فرشتہ جوش ۱۰۱۵ھ میں بعد ابراہیم عادل شاہ تمام ہوئی ہے،
- ۲ تذکرۃ الملوک تصنیف میر رفیع الدین شیرازی جوش ۱۰۲۰ھ میں تصنیف ہوئی
- ۳ محمد نامہ تصنیف ملا لہو ولد ملا لہوری تشریفی ہیں عہد محمد عادل شاہ کے حالات میں

۴ تاریخ علی عادل شاہ تصنیف مید نور الدین ولد قاضی سید علی محمد بیجا پوری

۵ علی نامہ تصنیف میاں نصرتی ملک الشعراء علی عادل شاہ

۶ مسودات شیخ ابو الحسن ولد قاضی عبدالعزیز در حال علی عادل شاہ و سکندر عادل شاہ

، تاریخ خانی خاں

اس کتاب میں آٹھ بادشاہوں کا تذکرہ ہے اور اسے آٹھ لباقین

میں اس ترتیب کے ساتھ تحریر کیا ہے،

۹۱۷	۸۹۵	ذکر یوسف عادل شاہ	بستان اول
۹۲۱	۹۱۶	ذکر اسماعیل عادل شاہ	دوم
۹۶۵	۹۲۱	ذکر ابراہیم عادل شاہ	سوم
۹۸۸	۹۶۵	علی عادل شاہ اول	چہارم
۱۰۳۵	۹۸۸	ابراہیم عادل شاہ ثانی	پنجم
۱۰۴۸	۱۰۳۵	محمد عادل شاہ	ششم
۱۰۹۴	۱۰۴۸	علی عادل شاہ ثانی	ہفتم
		سکندر عادل شاہ	ہشتم

بستان ہشتم میں سلطنت عادل شاہی کے انقطاع اور اوڑنگ

عالمگیر کی فتح کا تذکرہ کرنے کے بعد علاقہ بیجا پور کے حالات انگریزوں کے تسلط تک اختصار کے ساتھ تحریر کئے ہیں یہ کتاب ۱۳۱۸ھ میں حیدر آباد میں چھپ گئی ہے۔

سلاطین قطب شاہیہ

۵۲

تاریخ سلطان محمد قطب شاہ

گو لکندہ کے سلاطین قطب شاہیہ کی تاریخ جس میں ابتداء سے ۱۰۲۵ء تک واقعات ہیں یہ کتاب سنہ ۱۰۲۶ء میں سلطان محمد قطب شاہ کے حکم سے تصنیف ہوئی ہے اور اس میں سنہ ۱۰۲۶ء کے ماہ شعبان تک واقعات لکھ دیے ہیں، جو سلطان محمد کا چھٹا سال، بیس ہے۔

دیباچہ میں مصنف کا نام نہیں ہے، زمانہ حال کے ایک مصنف نے اس کو ملا عرب شیرازی کی تصنیف بتایا ہے، لیکن اس کی کوئی سند اس سے بیان نہیں کی ہے۔ ملا عرب شیراز کے باشندے اور قطب شاہی دبار کے مشہور خطاط تھے، سلطان محمد نے انہیں اپنا کتاب دار بنایا تھا سلطان عبدالقطب شاہ کے گیارہویں سال جلوس میں ان کا انتقال ہوا ہے ہانکے پور کے کتب خانہ مشرقیہ میں ان کے ہاتھ کا لکھا جہانگیر نامہ کا ایک نسخہ موجود ہے جو سنہ ۱۰۲۶ء میں مکتوب ہوا ہے اور اس کے خاتمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا نام محمد مومن مشہور بہ عرب شیرازی ہے۔

ڈاکٹر ریو کا بیان ہے کہ یہ کتاب اختصار ہے۔ خورشاہ کی تاریخ کا خورشاہ بن قباد احمینی عراق کے سادات سے تھے، ابتداً احمد نگر میں آکر نظام شاہ کے متوکل ہوئے، ۹۵۲ء میں برہان شاہ نے انہیں سفر بناکر شاہ طہما سب صفوی کے دربار میں بھیجا۔ اس سفارت سے واپس ہو کر انہوں نے گو لکنڈہ کی سکونت اختیار کی جہاں ۹۵۲ء میں انکا انتقال ہوا۔ انہوں نے اپنی تاریخ ابراہیم قطب شاہ ۹۵۶ء کے عہد میں تصنیف کی ہے، جس میں ابتداً آفرینیش عالم د آدم سے ۹۵۶ء تک خلفائے اسلام اور سلاطین ایران و ہندوستان کے حالات مذکور ہیں اور اخیر حصہ میں بہمنی اور قطب شاہی خاندانوں کا حال کسی قدر تفصیل سے لکھا ہے، قطب شاہی کے نامہ نگار نے خورشاہ کی تاریخ کو تاریخ میسو ط کے نام سے یاد کیا ہے اور اس سے اپنی کتاب میں صرف وہ حالات اقتباس کئے ہیں جو سلاطین قطب شاہیہ اور ان کے آبا و اجداد سے تعلق رکھتے ہیں اسکے علاوہ بعض واقعات کو تاریخ محمود شاہی اور مرغوب القلوب سے اخذ کر کے کتاب میں اضافہ کیا ہے ان میں پہلی کتاب ملا عبد الکریم شیرازی نے لکھی ہے دوسرے کتاب کو سلطان ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں صدر جہاں لاحین بی نے تصنیف کیا ہے۔

قطب شاہی کے مضامین ایک مقدمہ چار مقالے اور ایک خاتمہ پر

منقسم ہیں۔

اس میں سلاطین قطب شاہیہ کا نسب نامہ۔ امیر قرا یوسف

مقدمہ ترکمان اور اس کی اولاد کا تذکرہ مرقوم ہے۔

مقالہ اول ذکر سلطان قلی قطب شاہ ۹۲۴ ۹۵۰

۹۵۴	۹۵۰	ترتال دوم	ذکر جمشید قلی و سجان قلی قطب شاہ
۹۸۸	۹۵۴	سوم	ابراہیم قلی قطب شاہ
۱۰۲۰	۹۸۸	چہارم	ذکر محمد قلی قطب شاہ
۱۰۲۵	۱۰۲۰	پنجم	ذکر محمد قطب شاہ

برگہ سنے تاریخ فرشتہ کے انگریزی ترجمہ میں سلاطین قطب شاہیہ کا جو ذکر ابتداء سے مشتمل ہے لکھا ہے وہ اسی کتاب سے ماخوذ ہے اور اس کا اردو ترجمہ مولوی ذکا اللہ مرحوم کی تاریخ ہندوستان میں شامل ہے مارچ ۸۲ء و ۸۳ء ریلو جلد اول ص ۲۲۰۔ خورشاہ کی تاریخ کیلئے تاریخ فرشتہ جلد دوم ص ۱۶۷۔ ریلو جلد اول ص ۱۰۱۔

۵۳

حلیقۃ السلاطین

تصنیف ملا نظام الدین احمد بن عبد اللہ شیرازی الصاعدی

سلطان عبداللہ قطب شاہ کی تاریخ ہے جو ۱۰۲۳ھ میں پیدا ہوا اور اپنے والد سلطان محمد قطب شاہ کی وفات کے بعد ۱۰۳۵ھ میں برسر حکومت ہوا۔ اس میں ابتدا تخت نشینی سے جلوس کے سولہویں سال ۱۰۵۵ھ تک واقعات ہیں یہ تاریخ سلطان محمد قطب شاہ کا مکمل ہے جس کا ذکر گذشتہ نمبر (۵۲) میں ہوا ہے

سلاطین قطب شاہیہ و شاہان آصفیہ

۵۴

تاریخ ظفر

تصنیف لالہ گرد ہاری لال احقر

فرمانروایان حیدر آباد کی تاریخ ہے اور ۱۱۵۵ھ میں تصنیف ہوئی ہے مصنف نے اس کے مضامین دو ابواب میں تقسیم کئے ہیں، باب اول میں سلاطین قطب شاہیہ کے واقعات اور اورنگ زیب عالمگیر کے تسخیر گو لکنڈہ کا تذکرہ ہے۔

باب دوم میں سلاطین تیموریہ اور شاہان آصفیہ کے وقایع مذکور ہیں ان کے ضمن میں جگہ جگہ گو لکنڈہ اور حیدر آباد کی مشہور عمارات کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ ایسی خصوصیت ہے جو اس سے پہلے کی تصنیفات میں بہت کم پائی جاتی ہے قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے ۱۹۲۶ء میں بمقام گورکھ پور جھپو کر شائع کیا ہے

۵۵

حلیقۃ العالم

تصنیف میرزا ابوالقاسم بن میر ضی الدین المومنی الشوشتری المناطبت نواب میرزا سلاطین قطب شاہیہ اور شاہان آصفیہ کی مہبوط و مفصل تاریخ ہے

اس میں سلطان قلی قطب شاہ کی تخت نشینی سے ۱۲۲۳ھ تک واقعات مذکور ہیں
 اس کتاب کے قلمی اور مطبوع نسخوں کی ابتداء میں جو دیباچہ تحریر
 ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب نواب میر عالم کی تصنیف ہے۔ لیکن
 بعض قلمی نسخوں میں مقالہ ثانی کے عنوان پر مختصر سی تمہید پائی گئی ہے جس
 میں تحریر ہے کہ اس کتاب کو سید ابوتراب ولد سید احمد رضوی نے تصنیف کیا
 اور اس کے دیباچہ کو نواب میر عالم کے نام نامی سے زینت بخشا اسی
 بنیاد پر گرانٹ ڈف نے انہی تاریخ مرہٹہ (جلد اول ص ۴۲۸) میں اور
 ڈاکٹر ریو نے برٹش میوزیم کے مخطوطات فارسی کی فہرست (جلد اول ص ۱۱۸)
 میں اسے سید ابوتراب کی تصنیف بتایا ہے، لیکن اس کے علاوہ کوئی اور
 دلیل ایسی موجود نہیں ہے جس سے ثابت ہو سکے کہ یہ میر عالم کی تصنیف نہیں
 بلکہ سید ابوتراب کی تصنیف ہے۔

سید ابوتراب حیدر آباد کے ممتاز مصنفین سے ہیں انہوں نے ۱۲۴۱ھ
 میں نواب سکندر جاہ میر اکبر علی خان بہادر کے حکم سے سلاطین قطب نامیہ
 کی ایک ضخیم تاریخ لکھی ہے اور اسے قطب نامے عالم کے نام سے موسوم
 کیا، یہ کتاب نہایت نادر و کمیاب ہے۔ اور اس کے مضامین ایک مقدمہ
 سات ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہیں، یہ ہی ترتیب حقیقتہ العالم کے مقالہ اول
 کی ہے۔ لیکن ان دونوں کی عبارتیں ایک دوسرے سے بالکل متضاد ہیں،
 نواب میر عالم بہادر حیدر آباد کے امراء کبار سے ہیں ان کے اجداد
 شوہرتر کے رہنے والے تھے، سید رضی۔ نواب آصف جاہ بہادر کے زمانہ
 میں ولایت سے وارد حیدر آباد ہوئے اور نواب رکن الدولہ بہادر کی سفارش
 سے آصف جاہ نے انہیں منصب و جاگیر سے سرفراز فرمایا، نواب میر عالم

۱۶۶ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوئے ابتدا میں نواب نظام علی خاں آصف جاہ ثانی نے انہیں سرکار انگریزی کا وکیل مقرر کیا، اس خدمت کو نواب اعظم الامرا ارسطو جاہ کی وفات تک انجام دیتے رہے ۱۸۱۹ء میں جب اعظم الامرا نے انتقال کیا تو میر عالم عہدہ وزارت سے سرفراز ہوئے، ۱۸۳۲ء میں ان کا انتقال ہوا اور حملہ الملک میر محمد نون استرآبادی کے دائرہ میں مدفون ہوئے ان کے حالات کتب ذیل میں دیکھئے گلزار آصفیہ ص ۳۰۵۔ نگارستان آصفی ص ۲۱۔ تحفۃ العالم ص ۱۵۳۔
 حلیقۃ العالم دو مقالوں پر منقسم ہے۔

مقالہ اول ذکر سلاطین قطب شاہیہ ابتداء سے انقراض سلطنت تک

مقدمہ ذکر نسب سلاطین قطب شاہیہ

باب اول ذکر حکومت سلطان قلی قطب شاہ

باب دوم ذکر حکومت جشیہ قطب شاہ دشاہزادہ سبحان قلی

باب سوم ذکر حکومت ابراہیم قطب شاہ

باب چہارم ذکر حکومت محمد قلی قطب شاہ

باب پنجم ذکر حکومت محمد قطب شاہ

باب ششم ذکر حکومت عبداللہ قطب شاہ

باب ہفتم ذکر حکومت ابوالحسن تانا شاہ و ذکر تخر اور نگ زیب عالمگیر

مقالہ ثانی ذکر شاہان آصفیہ ابتداء سے ۱۸۱۹ء تک

مقدمہ ذکر صوبہ داران سلاطین تیموریہ

باب اول ذکر حکومت نواب نظام الملک آصف جاہ بہادر

باب دوم ذکر حکومت نواب نظام الدولہ ناصر جنگ بہادر

باب سوم ذکر حکومت نواب میر الممالک صلاحیت جنگ بہار
 باب چہارم ذکر حکومت نواب میر نظام علی خاں بہار نظام الملک آصف جاہ ثانی
 مقالہ اول تاریخ محمد قطب شاہی اور جد لقا السلاطین سے ماخوذ
 ہے، بعض واقعات محمد قاسم فرشتہ اور خانی خاں کی تاریخوں سے بھی نقل
 کئے ہیں۔ مقالہ ثانی کا ماخذ وہ تاریخیں ہیں جنہیں وہلی کے درباری
 مورخین نے لکھا ہے۔ بالخصوص تاریخ خانی خاں، اثر الامراء اور مولانا
 آزاد بلگرامی کی تصنیفات سے اس کا بیشتر حصہ منقول ہے۔

یہ کتاب حیدر آباد میں دو مرتبہ چھپی ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۲۶۶ء میں
 نواب سراج الملک بہادر نے اپنی خانگی چاہ خانہ میں چھپوایا۔ اس کے بعد
 دوسری مرتبہ ۱۳۱۰ء میں نواب فخر الملک بہادر کے ایام سے مطبع یدی
 میں طبع ہوئی ہے۔

گلزار آصفیہ

تصنیف حکیم غلام حسین ہلوی مخاطب خان راسخا

سلاطین قطب شاہیہ اور شاہان آصفیہ کی تاریخ ابتداء ۱۲۵۸ء
 مصنف کے والد مسیح الدولہ حکیم الممالک خواجہ محمد باقر خاں نواب
 میر نظام علی خاں بہادر کے طبیب خاص آتھے۔ مصنف کی ولادت ۱۱۹۹ء
 میں ہوئی اور ۱۲۳۱ء میں جب نواب سکندر جاہ برسر حکومت ہوئے تو مصنف
 کو اپنا طبیب خاص مقرر فرمایا۔ ۱۲۵۵ء میں مصنف نے اسکی تالیف شروع کی

تین سال و چند ماہ کی مدت میں آخر ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۸ء کو اسے ختم کیا
یہ کتاب ایک مقدمہ چار باب اور ایک خاتمہ پر منقسم ہے
مقدمہ مصنف کے حالات

باب اول سلاطین قطب شاہی کے واقعات ابتداء سے اوزنگا
عالمگیر کی فتح تک اور حیدر آباد و گولکنڈہ کی عمارات کا تذکرہ

باب دوم شاہان آصفیہ کے حالات ابتداء سے نواب ناصر الدولہ
بہادر آصفیہ رابع کی تخت نشینی تک جو ۱۲۵۸ء کا واقعہ ہے

باب سوم دربار آصفیہ کے وزراء و امراء مشاہیر علماء و حکماء و شعراء کا تذکرہ
باب چہارم دکن کے چھ صوبہ جات کی کیفیت اور محال و مدخل کی تفصیل

خاتمہ اسپس دو فصل ہیں۔ فصل اول میں وکلاء سرکار انگریزی
(زید نیس) اور فصل دوم میں کیفیت آبادی بگیم بازار
اور ساہوکاران و تاجران ذی ثروت کا تذکرہ ہے۔

یہ ضخیم کتاب ہے اور ۳۱۲۰ میں لکھنؤ میں چھپی ہے۔

شاہان آصفیہ

۵۷

سوانح دکن

تصنیف منعم خاں بہمانی اوزنگا بادی
دکن کے چھ صوبوں کا حال اور شاہان آصفیہ اور لکنے امرائے دربار کا تذکرہ

اس کا مصنف منعم خان اوزنگ آباد کا باشندہ اور نواب نظام علی خان
 آصف جاہ ثانی کے اہل دربار سے تھا۔ ۱۹۷۷ء میں اس نے یہ کتاب لکھی اور
 اس کے مضامین کتب ذیل سے اخذ کئے ہیں (۱) نقحات الانس (۲) اکبر نامہ
 شیخ ابوالفضل (۳) مہفت اقلیم امین رازی (۴) تاریخ فرشتہ (۵) مراۃ العالم
 (۶) بیاض امانت خان (۷) ذخیرۃ الخواتین (۸) بہارستان سخن (۹) مائرالامل
 (۱۰) تاریخ فتحیہ (۱۱) سردآزاد (۱۲) خزانہ عامرہ (۱۳) مراۃ الصفا (۱۴)
 آوارجہ دیوانی دکن ۔

اس کے مضامین کی تفصیل یہ ہے ۔

حصہ اول ذکر صوبہ جات دکن معہ تفصیل سرکارات و پرگنات (۱)

صوبہ نجد بنیاد اوزنگ آباد (۲) صوبہ خاندیس (۳) صوبہ

برار (۴) صوبہ محو آباد بیدر (۵) صوبہ دارالظفر بجاپور،

(۶) صوبہ فرخزہ بنیاد حیدر آباد ۔

حصہ دوم ذکر احوال شاہان و امراء آصفیہ

(۱) احوال نواب نظام الملک آصف جاہ اول (۲) احوال نواب

نظام الدولہ ناصر جنگ شہید (۳) احوال امیرالامرا نواب

غازی الدین خاں فیروز جنگ (۴) احوال امیرالاملاک

نواب سلامت جنگ بہادر (۵) احوال نواب نظام علی خان بہادر

آصف جاہ ثانی (۶) احوال امیرالامرا نواب شجاع الملک

پسر نواب آصف جاہ اول (۷) احوال نواب رکن الدولہ

میر موسیٰ خاں بہادر (۸) احوال اسماعیل خاں مہنی (۹)

احوال ابراہیم بیگ ظفر الدولہ (۱۰) احوال میر عبدالحی خان

صمصام الملک (۱۱)، احوال اعظم الامراء سلجوقیہ (۱۲)، احوال نواب شمس الامراء بہادر (۱۳)، احوال نواب شرف الامراء بہادر (۱۴)، احوال نواب منظر الدولہ بہادر (۱۵)، احوال نواب سراج الدولہ والاچہ (۱۶)، احوال رن مست خاں بہادر (۱۷)، احوال حیدر علیخان بہادر (۱۸)، احوال راجہ مادھو راؤ سواری (۱۹)، احوال رگھوجی بھوسلہ

۵۸ ماثر آصفی

تصنیف لالہ چمپی ناراین شفیق اوزنگ باد

شہان آصفیہ کی مفصل تاریخ ابتداء سے ۱۲۰۳ء تک

چمپی ناراین دکن کا مشہور مصنف ہے۔ نواب نظام الملک آصف جاہ اول کے دیوان لالہ فسارام کافرزد اور میر غلام علی آزاد بلگرامی کا شاگرد تھا، ۱۱۵۵ھ میں بمقام اوزنگ آباد اس کی ولادت ہوئی اور ۱۲۲۳ھ میں حیدر آباد میں انتقال کیا، تاریخ و تراجم میں اس نے بہت سی کارآمد کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً شمسیت شگرف جو دکن کی عام تاریخ ہے، لباطلہ الغنائم جس میں مرثیوں کا تذکرہ ہے۔ مآثر حیدری جس میں حیدر علی خاں اور اس کے نامور فرزند بیوسلطان کے واقعات ہیں۔ گل رعنا اور شام غریبان۔ جو فارسی شعرا کے تذکرے ہیں۔

ماثر آصفی ۱۲۰۸ء میں تصنیف ہوئی ہے اس میں بطور تمہید نواب نظام الملک

آصف جاہ کے اجداد کا مختصر حال لکھا ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل بادشاہوں کے مفصل حالات تحریر کیے ہیں،

(۱) نواب نظام الملک آصف جاہ اول

(۲) نواب ناصر خجک بہادر شہید۔

(۳) نواب صلاحیت خجک بہادر۔

(۴) نواب نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی۔

ضرا مرثیوں کے حالات اور اخیر میں امیروں اور راجاؤں کے تذکرے درج ہیں ضخیم کتاب ہے اس کے نسخے بہت دستیاب ہوتے ہیں۔

۵۹

آصف نامہ

تصنیف شاہ تجلی علی حیدر آبادی

نواب میر نظام علی خاں بہادر آصف جاہ ثانی کے عہد کی مسو و مفصل تاریخ جس میں ابتدا و جلوس سے ۱۲۰۶ھ کے ماہ شعبان تک واقعات ہیں ابتدا میں نواب نظام الملک آصف جاہ اول کے اجداد کا مختصر تذکرہ ہے اس کے بعد آصف جاہ اول کے آغاز حکمرانی سے نواب نظام علی خاں کی تخت نشینی تک ناصر خجک اور صلاحیت جنگ کے ضروری حالات بھی لکھے ہیں۔

اس کے مصنف شاہ تجلی نواب نظام علی خاں کے اہل دربار سے تھے انہوں نے جب یہ کتاب تصنیف کی تو نواب اعظم الامراء اور سلو جاہ نے اس کے صلہ میں پچاس ہزار روپے امرائے دربار سے دو لاکھ ۱۲۱۵ھ میں ان کا انتقال ہوا اور جملۃ الملک علامہ میر محمد مومن استر آبادی کے دائرے میں مدنون ہوئے

گلزار آصفیہ ص ۳۸۳۔

اس کتاب کا نام ریونے نوزک آصفی اور ایستے تے تذکرہ آصفی لکھا ہے

لیکن اس کا صحیح نام جیسا کہ خود مصنف نے لکھا ہے، آصف نامہ ہے درین سال مبارک فال فیقر مولف این آصف نامہ را حکم عالی شرف نفاذ بیوست یہ کتاب سنہ ۱۲۱۸ء میں توڑک آصفیہ کے نام سے حیدرآباد میں چھپی ہے۔ میر احمد علی موسوی نے اسپرخواستی لکھے ہیں جن سے کتاب کے بہت سے واقعات پر روشنی پڑتی ہے۔ مسٹر بانگبھری نے اپنی تاریخ نظام علیاں کو جو سنہ ۱۲۵۰ء میں کلکتہ میں چھپی ہے۔ اسی آصف نامہ سے اخذ کیا ہے۔

۶۰ نگارستان آصفی

تصنیف سید التوفات حسین خان بنارس

شاہان آصفیہ کی اولاد و احفاد اور اعیان و امرا کی تاریخ ہے اس کا مصنف بنارس کا باشندہ تھا۔ اس کے والد سید عزیز اللہ خاں نے حیدرآباد کی زریڈنسی میں انجمن جس کرک پیٹریک ایک عرصہ تک منشی گری کے خدمات انجام دئے تھے۔ سنہ ۱۲۲۸ء میں ہنری رسل جب زریڈنٹ مقرر ہو کر حیدرآباد آیا تو مصنف کو بنارس سے بلا کر اپنا منشی بنایا۔ اس کے قریباً تیس سال بعد سنہ ۱۲۳۱ء میں اپنے آقا کی فرمائش سے یہ کتاب تصنیف کی۔

اس میں نواب نظام الملک آصف جاہ کے اجداد اور آل اولاد کی تفضیل درج ہے جو زمانہ تالیف کتاب تک موجود تھے اس کے بعد متفرق مضامین مذکور ہیں مثلاً سلطنت کے اعیان و اربکان کا تذکرہ۔ صوبہ جات و گن کے محاصل کا گوشوارہ۔ تلہ جات کی تفضیل شہر حیدرآباد کے بنا کی کیفیت وغیرہ

یہ کتاب ۱۲۲۳ء میں حیدرآباد میں چھپ گئی ہے۔

مرتبہ

۶۱

وقائع جنگ مرہٹہ

تصنیف امین الدولہ نواب علی ابراہیم خاں بہانا صر جنگ

احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کے مابین بمقام پانی پت جوڑائی ہوئی ہے اس کی مفصل تاریخ ہے۔

اس کے مصنف نواب علی ابراہیم خاں بیٹے کے رہنے والے اور نواب

تھانم علی خاں عالیجاہ نالہم ننگالہ کے متوسل آتے۔ ننگالہ کی حالت جب مایل بانحطاط ہو گئی تو انہوں نے انگریزوں کی ملازمت اختیار کر لی اور لارڈ کارنوالس کے زمانہ میں پہلے بنارس کے چیف مجسٹریٹ اس کے بعد گورنر مقرر ہوئے اور ۱۸۵۷ء میں اسی جگہ ان کا انتقال ہوا۔ ان کی تصنیفات سے

حسب ذیل کتابیں زیادہ مشہور ہیں (۱) گلزار ابراہیم اردو شعرا کا تذکرہ جو ۱۱۹۶ھ میں بہادر شاہ عالم بادشاہ تصنیف ہوا ہے اور اسے مرزا علی لطف نے ڈاکٹر جان گلکرسٹ کے ایم اے سے ۱۲۱۵ھ میں اردو میں ترجمہ کیا ہے اور گلشن بہار اس کا نام رکھا۔ (۲) خلاصۃ الکلام فارسی کے شتوی گو شعرا کا تذکرہ جس میں

ایک سوانحیہ سیاسی شمولوں کا انتخاب ہے اور ۱۹۵۷ء میں تمام ہوا ہے۔ (۳) صفحہ ابراہیم اس میں فارسی کے عام شعراء کے حالات اور کلام کا انشاس ہے وقایع جنگ مرہٹہ بعد لارڈ کارنوالس ۱۸۱۸ء میں بنارس میں تصنیف ہوئی ہے اس میں ابتداء تمہید کے طور پر مرہٹوں کے ابتدائی حالات اجمال کے ساتھ مذکور ہیں اس کے بعد ۱۸۱۸ء سے ۱۸۹۶ء تک مرہٹوں کے پچیس سالہ واقعات مفصل تحریر کئے ہیں، جنگ پانی پت کا حال ایک ایسے شخص کی زبانی لکھا ہے جو اس جنگ میں خود شریک تھا۔

۶۲

بسیاط الغنایم

تصنیف لالہ کچھی نالی بن شفیق اوزنگ آبادی

مرہٹوں کی تاریخ جس میں ابتداء سے پانی پت کی لڑائی تک واقعات ہیں اس کے مصنف کا تذکرہ ہم نے ماثر آصفی نمبر (۵۸) کے تحت میں بیان کیا ہے۔ بسیاط الغنایم ایک مرہٹی تاریخ کا فارسی ترجمہ ہے جس کے مصنف اور عہد تصنیف کی نسبت ترجمہ نے کسی قسم کی صراحت نہیں کی ہے یہ ترجمہ ۱۹ اجاد کی ۱۲۱۴ء کو تمام ہوا ہے اسکی ابتداء میں مترجم نے ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں مرہٹوں کے مختلف خاندانوں کی تفصیل۔ خاندان بہوسل کی وجہ تسمیہ اور اس کے نسب کی تحقیق مذکور ہے اس کے بعد اصل تاریخ شروع ہوئی ہے جس کی ابتدا ایسوجی اور اس کے اجاد کے تذکرہ سے ہوئی ہے۔ اور خاتمہ پانی پت کی لڑائی پر ہوا ہے جو ۱۲۱۴ء کا واقعہ ہے۔

اس کتاب کو غلام محمدانی خاں گوہر نے ۱۳۱۲ھ میں بمقام حیدرآباد
چھپوایا ہے۔

اودہ

۶۴

عماد السعادت

تصنیف سید غلام علی خان نقوی

نواب برہان الملک سعادت خان اور ان کے جانشینوں کی تاریخ ہے
مصنف کے والد سید محمد اکمل خان کا وطن رائے بریلی تھا اور وہ شاہ عالم
بادشاہ ثانی کے طیب خاص اور شانہ آؤہ محمد اکبر ثانی کے مختار تھے۔ مصنف آٹھ
سال کی عمر میں اپنے وطن سے آکر دہلی میں سکونت پذیر ہوا۔ ۱۲۲۲ھ میں جب
غلام قادر خان رومیہ نے دہلی میں شورش برپا کی تو اس نے گامہ سے پریشان ہو کر
مصنف کے والد نے حج بیت اللہ کے لئے دکن کی راہ سے حجاز کا سفر کیا۔
مصنف نے لکھنؤ میں آکر ۱۲۲۲ھ میں یہاں زریڈنٹ کرنل جان سلی کی ملازمت
اختیار کر لی اور اس کی فرمائش سے ۱۲۲۴ھ میں اس کتاب کو تالیف کیا۔
برہان الملک نواب سعادت خان جن کا اصلی نام محمد امین ہے
سادات پٹنہ پور سے تھے۔ ان کے والد مرزا محمد نصیر ولایت سے آکر

تہمٹ میں سکونت پذیر ہوئے۔ محمد امین کو محمد شاہ نے ابتدا میں بیانہ کافوجدار مقرر کیا۔ اس کے بعد ۱۲۶۶ء میں اودہ کے صوبہ دار قرار پائے اور برہان الملک نواب سعادت خان کا خطاب ملا۔ ۱۲۷۱ء میں کرنال کی لڑائی میں مارے گئے۔ ان کے بعد ان کے داماد ابو المنصور خان صفدر جنگ ان کے جانشین ہوئے اور اودہ کی حکومت اس زمانہ سے ان کے خاندان میں موروثی ہو گئی۔

اس کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں

ذکر برہان الملک نواب سعادت خاں صوبہ دار اودہ

ذکر نظام الملک نواب آصف جاہ صوبہ دار دکن۔

ذکر نواب ذکر یا خاں صوبہ دار لاہور۔

ذکر نواب ناصر خاں صوبہ دار کابل

ذکر عہدۃ الملک نواب امیر خان

ذکر نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ صوبہ دار اودہ

ذکر نواب علی دردی خاں مصاحب جنگ نالحم ننگال

ذکر نواب شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ۔

سکھوں کے حالات

مرہٹوں کے حملے تحت گاہ دہلی پر بالاجی کے زیر کمان

ذکر قاسم علی خاں نالحم ننگال

ذکر نواب آصف الدولہ صوبہ دار اودہ

ذکر نواب سعادت علی خاں صوبہ دار اودہ

۱۲۱۶ء میں نواب سعادت علی خاں کی ملاقات گورنر جنرل مارکوئیس

ولزلی سے بتعام کا پورہ ہونی سے واقعہ پر اصل کتاب ختم ہو گئی ہے اس کے بعد

ایک ضمیمہ ہے جس میں لکھنؤ پر بالا جی راؤ کے حملہ آور ہونے کی کیفیت مذکور ہے۔
 یہ کتاب ۱۸۶۲ء میں لکھنؤ میں چھپی ہے، سرکنگ نے اپنی تاریخ
 زوال سلطنت مغلیہ کے اکثر مضامین اس کتاب سے اخذ کئے ہیں، ایلٹ
 جلد ہفتم ص ۲۹۲ مارے ص ۹۳ ریو جلد اول ص ۳۰۸۔

افاغنه

۶۴

گل رحمت

تصنیف محمد سعاد یار خان ولد حافظ محمد یار خان

حافظ الملک حافظ رحمت خاں کی تاریخ ہے جو رد سہیلوں کا مشہور
 سردار ہے مرہٹوں کی لڑائی میں بہت بڑا حصہ لیا ایک عرصہ تک کتھیر اور بریلی
 میں حکمران رہا۔ شجاع الدولہ کے اہما سے جب انگریزوں نے اس پر یورش کی
 تو امر صفر ۱۲۸۵ھ کو عین معرکہ میں مارا گیا۔

مصنف اس کا حافظ رحمت خان کا پوتا اور نواب ستیا باب خاں کا
 بھتیجا ہے نواب ستیا باب خاں نے بھی حافظ رحمت خاں کی ایک تاریخ لکھی
 ہے جس کا نام گلستان رحمت ہے۔ مصنف نے دیا چہ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب
 گلستان رحمت کا خلاصہ ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں واقعات

گلستانِ رحمت سے بہت زیادہ مفصل اور مکمل لکھی ہیں اور بقول سر جان ایٹ کے روپوں کے متعلق جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان سب میں اس کو امتیاز حاصل ہے۔ یہ کتاب ۱۲۹۹ء میں تصنیف ہوئی ہے اور چار فصلوں میں منقسم ہے۔

فصل اول حافظ رحمت خاں نسب نامہ اور ان کے اجداد کا تذکرہ۔

فصل دوم علی محمد خاں کا تذکرہ اور حافظ رحمت خاں کا ہندوستانی زمانہ

فصل سوم حافظ رحمت خاں نے کشمیر میں جو انتظامات کئے تھے

ان کی تفصیل ان واقعات کا تذکرہ جو وفات تک سرزد ہوئے شجاع الدولہ کے ساتھ لڑائی جو ۱۲۵۰ء میں واقع ہوئی

فصل چہارم کشمیر پر شجاع الدولہ کا قبضہ۔ حافظ رحمت خاں کی اولاد کا تذکرہ

چارلس ایٹ نے گلستانِ رحمت کو انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو لندن میں ۱۸۸۴ء میں طبع ہوا ہے، اگل رحمت ۱۲۵۰ء میں آگرہ میں چھپی ہے اگل رحمت اور گلستانِ رحمت دونوں کے متعلق ایک کارآمد بیان اور بعض مضامین کے اقتباس دیکھئے ایٹ کی تاریخ میں جلد ہفتم ص ۲۰۱ تا ص ۳۱۲۔

بنگالہ

ریاض السلاطین

تصنیف غلام حسین زید پوری متخلص بہ حکیم
بنگالہ کی عام تاریخ ہے ابتداء سے انگریزوں کے تسلط تک۔

اس کا مصنف بنگال کے ایک دیگر زرافسر جارج اڈونی کا ملازم تھا اپنے آقا کی فرمائش سے ۱۲۱۰ھ میں اس نے یہ تاریخ نگہنی شروع کی دو سال کی محنت کے بعد ۱۲۱۲ھ میں تمام کیا۔ ریاض السلاطین اس کا تاریخی نام ہے اس کے مضامین ایک مقدمہ اور چار ابواب پر منقسم ہیں۔

مقدمہ کیفیت ممالک بنگالہ و ذکر راجگان و حکام۔
باب اول ذکر صوبہ داران سلاطین دہلی اسلامی فتوحات کی ابتداء سے محمد بن تغلق کے عہد تک۔

باب دوم ذکر سلاطین بنگالہ سلطان فخر الدین مبارک شاہ کے جلوس سے سلاطین منلیہ کے تسلط تک۔

باب سوم ذکر ناظمین بنگالہ۔ جہانگیر کے عہد سے زمانہ تالیف تک۔

باب چہارم ذکر قلعہ اہل افریخ بر ممالک بنگالہ۔

یہ کتاب ۱۹۱۰ء میں بمقام کلکتہ سلسلہ کتب ہندیہ میں چھپی ہے۔ چارلس اسٹوارٹ نے اپنی تاریخ بنگالہ میں جو ۱۳۱۰ء میں چھپی۔

ہے اس سے بے حد استفادہ کیا ہے۔ مولوی عبدالسلام نے اسکا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۹۰۲ء سلسلہ کتب ہندیہ میں شائع ہوا ہے۔

۶۶

منطق نامہ

تصنیف منشی کرم علی

ناظمین بنگالہ کی بسوط و مفصل تاریخ۔ نواب علی وردی خاں

مہابت جنگ کے عہد نظامت سے ۸۶ھ تک جبکہ نواب سید محمد رضا خاں
منظفر خٹک کو انگریزوں نے حکومت بنگالہ سے معزول کیا،

اس کا مصنف ناظمین بنگالہ سے خاندانی تعلق رکھتا تھا، اور نواب
منظفر خٹک کے یہاں عرصہ تک ملازم تھا، ۸۶ھ میں انگریزوں نے مظفر خٹک
کو معزول کر دیا تو مصنف مختلف برائشانیوں میں مبتلا ہو گیا اور ان کے تخیل کو
رفع کرنے کیلئے اس نے یہ کتاب لکھنی شروع کی اور جب تمام ہو گئی تو اپنے آقا
کے نام سے منسوب کر کے مظفر نامہ اس کا نام رکھا اس کے نسخے کلکتہ کے اکثر
کتب خانوں میں موجود ہیں، ریو جلد اول ص ۳۱۳ ایضاً نمبر ۹، ۴۔

کرنامہ

۶۷

توزک الاجاہی

تصنیف سید برہان اللہ سید حسن ہاڈمی

ملک کرنامہ اور خاص کر نواب انور الدین بہادر اور ان کے جانشین
نواب محمد علی خاں والا جاہ کی مفصل تاریخ ہے

اس کا مصنف برہاں خاں نتھز نگر تریخپلی کا باشندہ تھا حسام الملک
نواب محمد عبداللہ خاں فرزند چہارم نواب والا جاہ کی سرکار میں ملازم ہو کر اس کے

ہمراہ مدراس آیا اور اسی جگہ ۱۲۳۸ھ میں انتقال کیا۔ اس نے توزک والا جاہی کے علاوہ اور بھی کتابیں لکھی ہیں مثلاً نعرہ حیدری و انشائے برہانی وغیرہ عمدۃ الملک نواب محمد علی خاں والا جاہ کی فرمائش میر سمیع خاں ابجدی نے والا جاہ اور ان کے اجداد کا تذکرہ لکھا اور اسے انور نامہ سے موسوم کیا لیکن اس میں منظوم ہونے کی وجہ سے بعض واقعات مقدم و مؤخر ہو گئے، بعض اہم واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے عوض نہایت اجمال سے بیان کر دیا سوائے اس کے بعض واقعات جو بایان گہاٹ سے تعلق رکھتے تھے بالکل ترک ہو گئے تھے اس بنا پر نواب حسام الملک کے حکم سے مصنف نے یہ کتاب نثر میں لکھی اور انور نامہ میں جو خامیاں تھیں ان کو دور کر دیا اور اس کے دو دفتر قرار دیے۔

دفتر اول والا جاہ کے اجداد کا تذکرہ۔ کرائٹک کی گذشتہ تاریخ والا جاہ کے فتوحات فرانیسیوں کی بغاوت - قلعہ پہو پوری (پانڈپوری) کی فتح تک

دفتر دوم وہ واقعات و محاربات جو سینہ قلعہ پہو پوری کے بعد سرزد ہوئے اسلاطین و امراء عظام کے مکاتیب امرا دران نامدار اور فرزندان والا تبار کے اکوایف۔

میسور

۶۸

نشان حیدری

تصنیف حسین علی ولد شید علی قادر کرانی

نواب حیدر علی خاں والی میسور اور اس کے نامور فرزند نواب فتح علی خاں
 میسور سلطان کی مفصل تاریخ جو میسور سلطان کی وفات (۱۲۱۳ھ کے عین سال
 بعد ۲۰ شوال ۱۲۱۴ھ کو تصنیف ہوئی ہے۔

اس کا مصنف ۱۱۹۶ھ سے ۱۲۰۱ھ تک قریباً پانچ سال میسور سلطان کے
 دربار میں ملازم رہا ہے اور اس کتاب میں اپنے حشم دید واقعات بتیہرہ موعا
 منضبط کئے ہیں اس نے اس سے قبل تاریخ میں ایک اور کتاب لکھی ہے
 جس کا نام تذکرۃ البلاد و الحکام ہے اس میں کرناٹک کے راجاؤں اور نائیکوں
 کے حالات اور ان کے خاندانوں کی تفصیل درج ہے۔ اور نشان حیدری میں
 کئی جگہ اس کا حوالہ بھی دیا ہے۔

یہ کتاب ۱۳۰۶ھ میں بمبئی میں چھپی ہے۔ گرنیل ولیم ملیس نے اس کا ترجمہ
 انگریزی میں کیا جو ۱۸۴۲ھ تاریخ حیدر نائیک نواب کرناٹک کے نام سے اور ۱۸۶۲ھ
 میں تاریخ حکومت میسور سلطان کے نام سے دوبار چھپا ہے۔

کازنامہ حیدری

تصنیف ملا غلام حسین صنفی پوری

نواب حیدر علی خاں اور میو سلطان کے عہد حکومت کی مفصل تاریخ جو میو سلطان کے فرزند شاہزادہ محمد سلطان کی فرمائش سے ۱۸۶۶ء میں تصنیف ہوئی ہے۔

اس کا مصنف گورکھ پور کا باشندہ۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی کا شاگرد تھا تحصیل علم کے بعد اس نے کلکتہ میں آکر سکونت اختیار کی اور اسی جگہ ۱۸۶۳ء کو انتقال کیا۔ اسے عربی فارسی انگریزی میں کافی ہارت حاصل تھی اور اس نے تینوں زبانوں میں متعدد کتابیں لکھی تھیں فارسی میں بہت سی لکھائیں لغات العرب کے نام سے قاموس کا ترجمہ کیا تھا جو ۱۸۶۳ء میں کلکتہ میں اور ۱۸۶۶ء میں لاہور میں چھپا ہے۔

چارلس اسٹوارٹ نے جوہر ثغور و واقع انگلستان کے مدرسہ ایٹ انڈیا کمپنی میں السنہ مشرقیہ کا مدرس تھا۔ میو سلطان کے کتب خانہ کی توسیعی فہرست بنائی اور اس کی ابتدا میں حیدر علی خاں اور میو سلطان کا تذکرہ لکھا۔ شاہزادہ محمد سلطان نے مصنف سے اس تذکرہ کو فارسی میں ترجمہ کرنے کی فرمائش کی۔ دوران ترجمہ میں معلوم ہوا کہ یہ تذکرہ نہایت مختصر ہے اور اس میں ضروری واقعات ترک ہو گئے ہیں۔ اس لئے مصنف نے انگریزی اردو فارسی کی متعدد کتابوں سے اخذ کر کے تمام ضروری واقعات تفصیل کیساتھ

اس میں اضافہ کر دئے اور یہ کتاب ترجمہ کے عوض ایک مستقل تصنیف ہو گئی اور اسے شانزادہ نے سر تھامس ہربرٹ ماڈک پریزیڈنٹ کونسل آف انڈیا کے نام سے ڈیڈیکٹ کر کے مشکوٰۃ میں بہ تمام کلکتہ تعلق ٹائپ میں چھپوایا۔ اس کی ابتدا میں بطور مقدمہ دکن کے جغرافیائی حالات - آخر میں بطور ضمیمہ نیپو سلطان کی اولاد کے دیور میں سکونت پذیر ہونے اور وہاں سے نکل کر کلکتہ میں وارد ہونے کی سرگزشت لکھی ہے اس کے بعد ان مسکاتیب کو درج کیا ہے جو فرما نروایان روم و مصر و ایران و کابل نے نیپو سلطان کے نام تحریر کئے تھے۔

مولوی احمد علی گوپاموی نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے جو ۱۲۶۲ھ میں حلاتِ حیدری کے نام سے کلکتہ میں طبع ہوا ہے۔

ضمیمہ

سلاطین دہلی کی تاریخیں

۷۰

خزائن الفتح

تصنیف میں ابوالحسن امیر خسرو دہلوی

سلطان علاء الدین محمد شاہ خلجی ۶۹۵ھ تا ۷۱۶ھ کے ابتدائی پندرہ سالہ عہد حکومت کی تاریخ بعض مورخین نے اس کا نام تاریخ علانی لکھا ہے، بخشی نظام الدین احمد اور عبدالقادر بدایونی نے اپنی تاریخوں میں اس سے واقعات نقل کئے ہیں اس کے ابتدائی حصہ میں تخت نشینی، انتظام سلطنت کا رہائے خیر اور مغل حملہ آوروں کی مدافعتانہ لڑائیوں کا تذکرہ ہے، اس کے بعد راجپوتانہ گجرات، مالوہ، دیوگیر، رانگل اور معبر کے فتوحات مذکور ہیں۔ بالخصوص رانگل اور معبر کے فتوحات کو نہایت تفصیل کے ساتھ نصف کتاب میں بیان کیا ہے۔ امیر خسرو نے اسے نہایت فصیح و بلیغ اور دقیق عبارت میں تحریر کیا ہے اور جگہ جگہ نازک خیالی کے شاعرانہ استعارات استعمال کئے ہیں

جس کے باعث یہ کتاب فارسی ادب اور انشا پر دازی کا اعلیٰ ترین نمونہ بن گئی ہے
 ملا عبد القادر بدایونی کہتے ہیں کہ اس کی عبارت منجزہ اور اس کے مثل دوسری کتاب
 لکھنا طاقت بشری سے خارج ہے (منتخب التواریخ طبع لکھنؤ ص ۲۸)

امیر خسرو ۵۲۰ھ میں پیدا اور ۶۲۵ھ میں بمقام دہلی فوت ہوئے ہیں آپ
 کے حالات کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ مشائخ صوفیہ اور شعرا کے
 حالات میں آٹھویں صدی ہجری کے بعد جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان تمام
 میں آپ کے حالات مرقوم ہیں اور ان سے ہر شخص بہ آسانی استفادہ کر سکتا ہے
 تاہم یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے تصنیفات میں خزائن الفتوح کے
 علاوہ اور پانچ چھ کتابیں ایسی ہیں جن میں تاریخ ہند کے چند اہم واقعات اور اپنے
 بعض ہم عصر سلاطین کے کارنامے مذکور ہیں۔ مثلاً (۱) قرآن السعیدین یہ مثنوی ۶۸۸ھ
 میں لکھی گئی ہے اس میں سلطان معز الدین کی قباد بادشاہ دہلی اور اس کے باپ
 سلطان ناصر الدین بغیر خاں والی بنگالہ کی ملاقات کا تذکرہ ہے جو ۶۸۸ھ میں اودھ
 میں دریائے گھاگر کے ساحل پر ہوئی ہے (۲) عشقیہ جس میں سلطان علاء الدین
 محمد شاہ خلجی کے فرزند خضر خاں اور گجرات کے راجہ کرن کی دختر دیول رانی کے
 عشق و محبت کی تاریخی داستان مذکور ہے۔ یہ مثنوی ۷۱۵ھ میں تمام ہوئی ہے
 (۳) مفتاح الفتوح یا فتح نامہ جلالی اس میں سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی کے ابتدائی
 فتوحات کا تذکرہ ہے۔ (۴) نسیم۔ یہ مثنوی ۷۱۶ھ میں تصنیف ہوئی ہے اور
 اس میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے عہد سلطنت اور دربار کے واقعات ہیں
 (۵) تعلق نامہ اس میں سلطان غیاث الدین محمد تغلق شاہ کے عہد حکومت کا تاریخی بیان
 ہے۔ ملا نظام الدین احمد نے اپنی تاریخ طبقات اکبری میں اس سے واقعات
 اخذ کئے ہیں یہ مثنوی جہانگیر کے عہد میں کیا ہو گئی تھی دہلی کے شاہی کتب خانہ

میں اس کا ایک نسخہ موجود تھا۔ لیکن اس کے بعض اجزاء تلف ہو گئے تھے ۱۹۱۵ء
میں اس کو مکمل کرنے کے لئے دوسرا نسخہ میسر نہ آیا تو جاگیر نے شعراءے دربار کو
حکم دیا کہ اس کا گم شدہ حصہ از سر نو نظم کر کے کتاب مکمل کریں۔ سعد و شعراء نے
طبع آزمائی کی۔ لیکن حیاتی کاشی کی نظم بادشاہ کو پسند آئی اور اسے تعلق نامیٹاں مل کر کے
اُس کے صلیب میں شاعر کو زر سرخ و سفید میں وزن کر کر اُن کے ہم وزن چھ ہزار
اشرفیاں عطا کیں (خزانہ عامرہ ص ۱۹۲)

دولت شاہ سمرقندی نے اپنے تذکرہ (طبع لاہور ۱۹۷۷ء) میں امیر خسرو کے
اور دو تاریخی تصنیفات کا تذکرہ کیا ہے۔ شاقب ہند اور تاج دہلی لیکن یہ نسخے مدت
ہوئی تباہ و برباد ہو کر ناپید ہو گئے ہیں اور ان کی نسبت اس وقت کسی قسم کے
معلومات کا حیا کرنا ناممکن امر ہے۔

قرآن السعین اور دولرانی ۱۳۳۷ھ اور ۱۳۳۸ھ میں سلسلہ تصنیفات امیر خسرو
میں بمقام علی گڑھ طبع ہو گئی ہیں۔ نہ پہر ۱۳۱۳ھ میں دہلی میں طبع ہوئی ہے۔ مفتاح
الفتوح دیوان غرۃ الکمال میں شامل ہے۔ تعلق نامہ کا ایک نام تمام نسخہ مولانا حبیب الرحمن
شروانی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

خزان الفتوح سید معین الحق معلم تاریخ جامعہ اسلامیہ کے اہتمام سے ۱۹۲۶ء
میں بمقام علی گڑھ چھپ گئی ہے۔ پروفیسر محمد حبیب نے مفصل حواشی اور متعدد مضمون
کے ساتھ اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ جو مجلہ توائخ ہند کی آٹھویں اور نویں جلد
میں بالاقساط طبع ہوا ہے۔

تاریخ مبارک شاہی

تصنیف ملا یحییٰ بن احمد بن عبداللہ سرہندی

سلاطین دہلی کی تاریخ جس میں سلطان معز الدین محمد بن سام کے فتوحات سے ۸۳۸ھ تک چھبیس بادشاہوں کا سنہ وار تذکرہ۔

مصنف کے حالات پر وہ خفا میں مستور ہیں لیکن یہ کتاب مدت مدید تک عہد قبل از مغول کی نسبت نہایت معتبر و مستند سمجھی گئی ہے۔ ملا نظام الدین احمد ملا عبدالقادر بدایونی حکیم محمد قاسم فرشتہ اور بہت سے دوسرے مؤرخین نے اپنی تصنیفات میں اس عہد کے بیشتر واقعات اسی کتاب سے نقل کئے ہیں۔ اس کتاب کا ابتدائی حصہ سلطان فیروز شاہ تغلق کے جلوس تک مختلف تاریخوں سے ماخوذ ہے اس کے بعد زمانہ تالیف کتاب تک قریباً پچاسی سال کے واقعات مصنف نے تقہ روایات اور عینی مشاہدات کی بنا پر قلمبند کئے ہیں۔

یہ کتاب ایشیا ٹک سوسائٹی آف بنگال کی طرف سے سلسلہ مکتب ہندیہ میں شمس العلماء مولانا محمد ہدایت حسین کے زیر اہتمام ۱۹۳۱ء میں طبع ہو کر شائع ہو گئی ہے ایٹ جلد چارم ص ۷۱

اُمراءِ تمپوریہ کے تذکرے

۷۲

ماثر رحیمی

تصنیف ملاح عبدالباقی نہاوندی

محمد عبد الرحیم خان خاناں ولد بیرم خاں کی سوانح عمری اور اس کے آبا اجداد کا مفصل تذکرہ ہے۔

عبد الرحیم شہنشاہ اکبر کا مشہور سپہ سالار ہے۔ ۱۴ صفر ۹۶۲ھ کو بمقام لاہور پیدا ہوا اور جلوس چانگیر بادشاہ کے اکیسویں سال ۱۰۳۲ھ میں بہتر سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اس کی نسبت بعض ضروری حوالوں کے لئے اسی کتاب کا صفحہ ۳۵ دیکھئے۔

مصنف کتاب ملاح عبدالباقی اور اس کے پدر و برادر آقا بابا اور آقا خضر اولیت ہمدان کے اکابر و اعیان سے تھے۔ شاہ عباس صفوی والی ایران کے عہد حکومت میں ہمدان کی نظارت آقا بابا سے اور کاشان کی وزارت آقا خضر سے متعلق تھی اور خود مصنف اپنے پدر و برادر کے ایام نظارت و وزارت میں بلا دسمنان و بسطام و لاہیجان و گیلان وغیرہ کے دفاتر محصولات خالصہ بادشاہی کا افسر تھا ۱۰۱۶ھ میں ایک بدعاش نے آقا خضر کو مار ڈالا اس کے بعد بعض مفسد اور سخن سازوں کے باعث عبدالباقی

کا ایران میں رہنا دشوار ہو گیا تو ترک وطن کر کے عتبات عالیہ کی زیارت کرتا ہوا ۱۲۳۳ھ میں وابل کے راستہ سے دکن میں وارد ہوا اور برہان پور آکر خانساناں کے دربار میں باریابی حاصل کی اسی سال مائثر رحیمی کی تالیف قدوین پر مامور ہوا۔ دو سال کے بعد ۱۲۳۵ھ میں یہ کتاب تمام ہوئی اس کے بعد قریباً سترہ سال اور زندہ رہ کر عبدالباقی نے ۱۲۶۲ھ میں انتقال کیا۔

مائثر رحیمی تقریباً تین ہزار صفحات کی ضخیم کتاب ہے اور اس کے مضامین ایک مقدمہ، چار فصول اور ایک خاتمہ پر منقسم ہیں۔

مقدمہ۔ اس میں خانساناں کے اسلاف اور ان کی گزشتہ حکومت و امارت کا تذکرہ ہے

فصل اول۔ اس میں خانساناں کے والد پیرم خاں کے حالات ہیں۔ اس کے ضمن میں امیر ناصر الدین بکتگین کے عہد سے جہانگیر کے جلوس تک شاہاں دہلی کے واقعات، حکامان بنگالہ و جون پور و مالوہ و کشمیر و ملتان وغیرہ کے تذکرے اور سلاطین مغلیہ کے مفصل فتوحات مذکور ہیں۔

فصل دوم اس میں خانساناں کے علمی کمالات۔ رفاہ عام کے تعمیرات۔ علوم و فنون اور صنعت و حرفت کی سرپرستی اور قتب خانہ کے حالات ہیں۔

فصل چہارم۔ اس میں خانساناں کی اولاد کا تذکرہ ہے۔

خاتمہ۔ اس میں خانساناں کے دربار کے علما و فضلا، حکماء، اطباء، شعراء، خطاط، مصوٰد اور دیگر ارباب ہنر کا تذکرہ ہے۔

مصنف نے اس کتاب کی تالیف میں تاریخ و تراجم کی معتبر و مستند کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔ اور جگہ جگہ کتب ذیل کے حوالے دئے ہیں۔

تاریخ گزیہ من تصنیف حمد اللہ بن ابوبکر بن احمد مستوفی۔ تالیف ۱۲۶۲ھ

ظفر نامہ	من تصنیف	شرف الدین علی یزدی	تالیف ۸۲۸ھ
مطلع السعیدین	"	عبدالرزاق بن اسحق سمرقندی	۸۷۵ھ
روضۃ الصفا	"	میر خوند محمد بن خاوند شاہ بلخی	۹۰۰ھ قریب
حبیب الیر	"	خوند میر غیاث الدین بن ہمایا الدین الحسینی	۹۳۰ھ
نکارستان	"	محمد بن احمد غفاری	۹۵۹ھ
لب التواریخ	"	امیر تیمی بن عبد اللطیف قزوینی	"
تاریخ اکبری	"	محمد عارف قندھاری	"
طبقات اکبری	"	نظام الدین احمد ہروی	۱۰۰۲ھ
مختب التواریخ	"	ملا عبد القادر بدایونی	۱۰۰۴ھ
اکبر نامہ	"	علامی ابو الفضل بن شیخ مبارک گوری	۱۰۱۰ھ
<p>ماثر رحیمی - ایشیا تک سوبھاٹی آف بنگال کی طرف سے سلسلہ کتب ہندیہ میں محسن العلماء مولانا محمد بدایت حبیبی کے زیر اہتمام ۱۹۱۰ء سے ۱۹۳۱ء تک تقریباً بیس سال کے عرصہ میں تین ضخیم ضخیم جلدوں میں طبع ہو کر شائع ہوئی ہے۔ ریو جلد اول ص ۱۳۱</p> <p>جلد سوم ص ۹۷ ضخیم ۱۰۸۹ ایلٹ، جلد ششم ص ۲۳۷</p>			

اطراف الاسماء

مصنفین کے نام

- | | |
|--------------------------------|---------------------------------|
| شاہ نواز خاں = مصمّم الدولہ | ابو تراب رضوی - ۱۰۱ |
| شمس سراج غنیف - ۳۰ | ابو تراب ولی شیرازی - ۸۵ |
| شہاب الدین طالش - ۵۳ | ابو الفضل بن مبارک - ۳۹-۴۰ |
| شیر علی انیسوس - ۳۰ | ارادت خاں واضح - ۵۷ |
| مصمّم الدولہ شاہ نواز خاں - ۷۵ | الداد سرہندی - ۳۷ |
| ضیاء الدین برنی - ۲۷ | امیر حیدر حسینی - ۴۱ |
| عاقل خاں محمد عسکری | امیر خسرو دہلوی ۱۲۱ |
| عبد الباقی بہادندی ۱۲۵ | برہان خاں ہانڈی - ۱۱۶ |
| عبد الحق دہلوی - ۱۲۷ | شجلی علی حیدر آبادی - ۱۰۷ |
| عبد الحمید لاہوی ۴۸ | جوہر آفتاب چچی - ۳۷ |
| عبد الرحیم خانخاناں - ۳۵ | چتر سن - ۲۲ |
| عبد الرحیم صفی پوری - ۱۱۹ | حسین علی کرمانی - ۱۰۸ |
| عبد القادر بدایونی - ۱۳ | خانی خاں - محمد ہاشم |
| عزت خاں مرزا کامگار حسینی - ۴۴ | غیر الدین الہ آبادی - ۶۱ |
| علی ابراہیم خاں - ۱۰۹ | رشید خاں - محمد بدیع - ۵۱ |
| علی بن غریز الشہ طباطبایہ - ۹۱ | رفیع الدین شیرازی - ۹۳ |
| علی محمد خاں دیوان گجرات - ۸۸ | سعادت یار خاں - ۱۱۳ |
| عنایت خاں - محمد طاہر - ۵۰ | سکندر منہجہ بن محمد گجراتی - ۸۶ |
| غلام حسین خاں دہلوی - ۱۰۳ | سوجان رائے - ۱۹ |

- محمد علی خاں الفساری - ۷۰
 محمد قاسم فرشته - ۱۶
 محمد کاظم قزوینی - ۵۳
 محمد معصوم نامی - ۸۱
 محمد باشم خانی خاں - ۶۴
 مستجاب خاں - ۱۱۳
 مستعد خاں - محمد سانی - ۴۴
 مقدم خاں - محمد شریف - ۵۶
 منالال - ۶۰
 منعم خاں بهدانی - ۱۰۴
 منہاج الدین جوزجانی - ۲۸
 میر عالم شوستری - ۱۰۰
 نظام الدین احمد ہروی - ۹
 نظام الدین احمد الصاعدی شیرازی - ۹۹
 نظام الدین حسن بن احمد نظامی - ۲۶
 نعت الشہرہوی - ۳۱
 نعت خاں عالی - ۵۴-۵۴
 نورالحق مشرقی - ۱۵
 وارث خاں تکملہ نویس - ۴۸
 یحییٰ بن احمد سرہندی - ۱۲۴
 غلام حسین خاں طباطبای - ۶۷
 غلام حسین زید پوری - ۱۱۴
 غلام علی خاں دہلوی - ۵۹
 غلام علی خاں نقوی - ۱۱۱
 فرشتہ - محمد قاسم - ۱۶
 کرم علی منشی - ۱۱۵
 کیول رام - ۷۸
 گرد پاری لال - ۱۰۰
 گلبدن بیگم - ۳۸
 لچھمی ناراین شفیق - ۲۴-۱۰۶-۱۱۰-
 محمد ابراہیم زمیری - ۹۴
 محمد اعظم کشمیری - ۸۳
 محمد امین قزوینی - ۴۷
 محمد بدیع رشید خاں - ۵۱
 محمد بن علی کونہی - ۷۹
 محمد سانی مستعد خاں - ۵۶
 محمد شریف مقدم خاں - ۴۴
 محمد صالح کنبوہ - ۴۹
 محمد طاہر عنایت خاں - ۵۰
 محمد سکری عاقل خاں رازی - ۵۵

(۲) تصنیفات کے نام

- | | |
|----------------------------------|---------------------------------|
| تاریخ سلطان محمد قطب شاہ - ۹۷ | آرائش محفل - ۲ |
| تاریخ سلیم شاہی - ۴۴ | آصف نامہ - ۱۰۷ |
| تاریخ سندھ - ۸۱ | آئین اکبری - ۴۰ |
| تاریخ شاہ عالم - ۶۰ | اخبار الاخبار - ۱۴ |
| تاریخ ظفرہ - ۱۰۰ | اقبال نامہ تیموری - ۷۰ |
| تاریخ فرشتہ - ۱۶ | اقبال نامہ جہانگیری - ۴۴ |
| تاریخ فیروز شاہی شمس عقیقہ - ۳۰ | اکبر نامہ - ۳۹ |
| تاریخ فیروز شاہی ضیائی برنی - ۲۷ | بادشاہ نامہ مرزا محمد امین - ۴۷ |
| تاریخ گجرات - ۸۵ | بادشاہ نامہ ملا عبد الحمید - ۴۷ |
| تاریخ گوالیر - ۶۲ | بجر المولج - ۷۱ |
| تاریخ مبارک شاہی - ۱۲۴ | برہان المائر - ۹۱ |
| تاریخ مظفری - ۷۰ | بساتین السلاطین - ۴۷ |
| تاریخ ہمایونی - ۳۷ | بسایط الغنائم - ۱۱۰-۴۴ |
| تاریخ ہندو سندھ - ۸۱ | پہادر شاہ نامہ - ۷۷ |
| تحفۃ الملوک - ۱۹ | تاج المائر - ۲۶ |
| تحفہ تازہ - ۶۲ | تاریخ ارادت خاں - ۵۷ |
| تذکرہ آصفی - ۱۰۷ | تاریخ آشام - ۵۳ |
| تذکرۃ الامرا - ۷۸ | تاریخ بابر - ۲۵ |
| تذکرۃ الملوک - ۹۳ | تاریخ جون پور - ۶۲ |
| تذکرۃ ملو اتھات - ۳۷ | تاریخ حق - ۱۵ |
| تذکرہ آصفی - ۱۰۷ | تاریخ داودی - ۳۳ |

- تنزک باری - ۲۵
 تنزک جهانگیری - ۴۲
 تنزک والا جاہی - ۱۱۶
 تعلق نامہ - ۱۲۱
 چار گلشن - ۲۲
 حدیقتہ - السلاطین - ۹۹
 حدیقتہ العالم - ۱۰۰
 حقیقت ہائے ہندوستان - ۲۴
 حملات حیدری - ۱۲۰
 خزائن الفتوح - ۱۲۱
 خضر خانی ددرانی - ۱۲۲
 خلاصۃ التواریخ - سوجان رائے - ۲۰
 خلاصۃ التواریخ - کلیان سنگ - ۲۰
 ذکر الملوک - ۱۲
 روضۃ الاولیاء - ۹۵
 ریاض السلاطین - ۱۱۴
 زبدۃ التواریخ نور الحق - ۱۵۰
 زبدۃ التواریخ محمد عبدالکریم - ۷۰
 سلطان التواریخ - ۱۹
 سوانح ارادت خاں - ۵۹
 سوانح اکبری - ۴۱
 سوانح دکن - ۱۰۴
 سیر المتاخرین - ۶۰
 شاہ جہاں نامہ - عمل صالح - ۴۹
 شاہ جہاں نامہ - محمد طاہر - ۵۰
 شاہ عالم نامہ - ۵۹
 طبقات اکبری - ۹-۲۹
 طبقات ناصری - ۱۰
 ظفر نامہ عالمگیری - ۵۶
 عالم گیر نامہ - ۵۳
 عبرت نامہ - ۶۱
 عمل صالح - ۴۹
 فتحیہ عبریہ - تاریخ آشام
 قرآن السعین
 قطب نامے عالم - ۱۰۱
 کارنامہ جهانگیری - ۴۴-۴۵
 کارنامہ حیدری - ۱۱۹
 گل رحمت - ۱۱۳
 گلزار آصفیہ - ۱۰۳
 گلستان رحمت - ۱۱۳
 گلشن ابراہیمی - تاریخ فرشتہ
 لطائف الاخبار - ۵۱
 مآثر آصفی - ۲۴-۱۰۶
 مآثر الامرا - ۷۵
 مآثر برہانی - بہرمان المآثر - ۹۱
 مآثر جهانگیری - ۴۶
 مآثر حیدری - ۲۴
 مآثر رحیمی - ۱۲۵
 مآثر عالمگیری - ۵۶
 مختصر التواریخ - ۲۱

- مختب اللباب - ۶۴
 مختببات ہندی - ۲۱
 منہاج المساک - ۸۱
 نشان حیدری - ۱۱۸
 نگارستان آصفی - ۱۰۸
 واقعات عالمگیری - ۵۵
 واقعات کشمیر - ۸۳
 وقایع جنگ مرہٹہ - ۱۰۹
 وقایع عالمگیری - ۵۶
 وقایع گوکٹدہ - ۵۴
 ہمالیون نامہ - ۳۸
- محرز افغانی - ۳۱
 محزون التواریخ - ۷۰
 مرآۃ احمدی - ۸۸
 مرآۃ السلاطین - ۷۰
 مرآۃ سکندری - ۸۶
 مظہر نامہ - ۱۵
 مفتاح الفتوح ۱۲۳
 مقالات جہانگیری - ۶۴
 ملخص احوال سی سالہ - ۸۱
 ملخص التواریخ - ۶۹
 منتخب التواریخ - ۱۲

Bibliographical Studies **in** **Indo-Muslim History**

A Descriptive Account
of
Reliable Historical Works
relating
to India under Muslim Rule
and
Short Biographical Sketches
of their Writers

by
Hakim Sayyid Shams-Ullah Qadri
Archaeologist

'TARIKH' OFFICE
HYDERABAD-DECCAN.
1933.

PRICE Rs. 2.